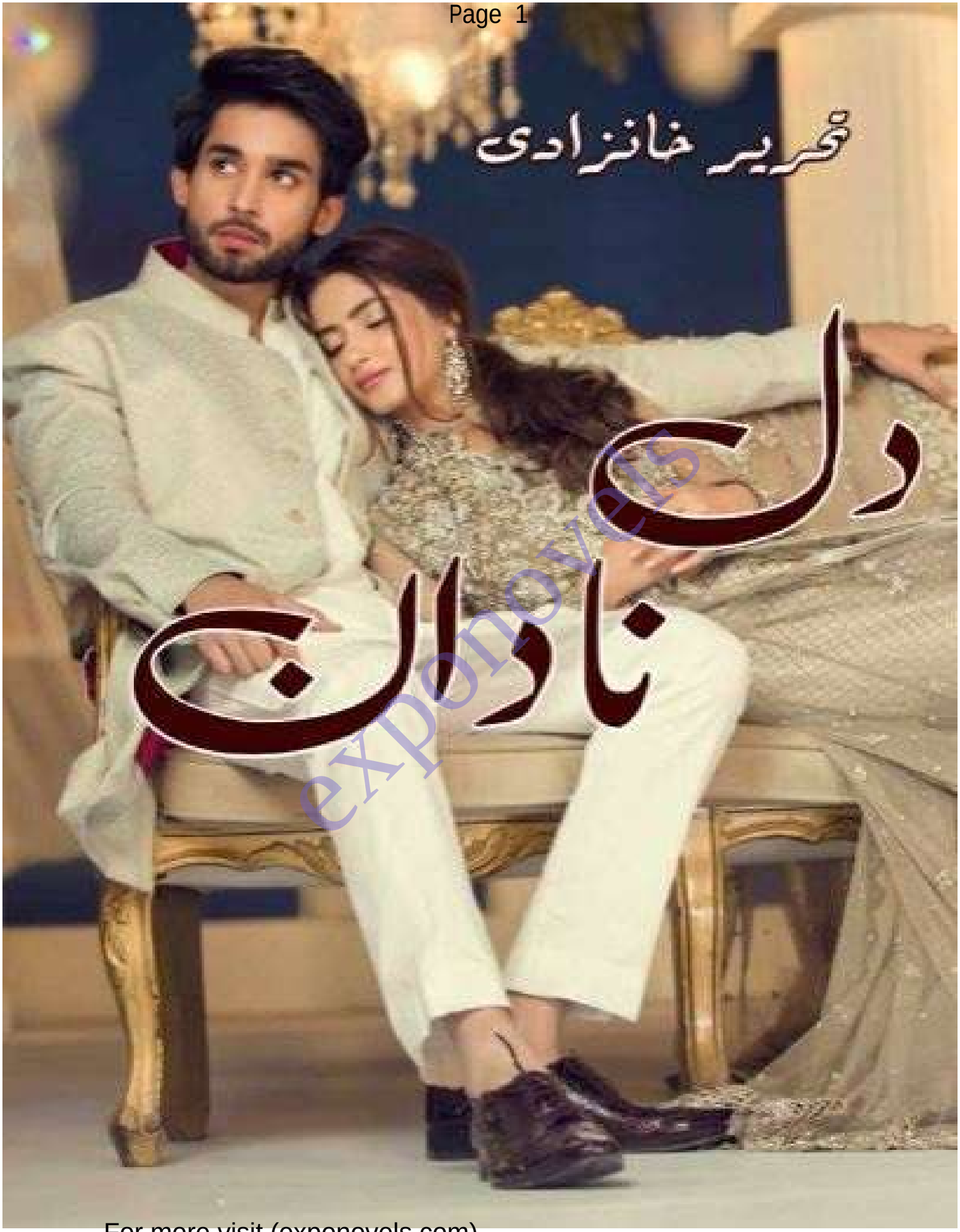

exponovels

دلِ نادان

از

خانزادی

exponovels

شادی کا دن۔۔۔۔ہر لڑکی کے لیے یہ دن بہت خاص ہوتا ہے،ماں باپ کی دعاوں تلے وہ رخصت ہو کر اپنے سسرال جاتی ہے۔

یہاں اس کا مان اس کی عزت سب اس کے شوہر کے سے ہوتا ہے۔وہ اپنا مائیکہ چھوڑ کر اپنی زندگی اپنے شوہر کے نام کر دیتی ہے۔

شوہر کا ہاتھ تھام کر مائیکے آتی ہے۔

جب وہ سسرال میں قدم رکھتی ہے تو اس کی ساری خوشیاں،امیدیں اپنے شوہر سے وابستہ ہوتی ہیں۔

شوہر ہی اس کی عزت بڑھاتا ہے اور مان بھی، اسی کے دم پر وہ سسرال میں سر اٹھا کر جی سکتی ہے لیکن اگر اسی شوہر کو ہی بیوی کی عزت و آبرو کا خیال نہ ہو تو ایسی لڑکی کی زندگی دنیا میں کسی جہنم سے کم نہی ہوتی۔

ایسی ہی ایک کہانی آپ سب کے پیشِ خدمت ہے، ایک غریب لڑکی کی کہانی جس کا نام ذمل ہے۔

شادی والے دن ہی اس کی بارات واپس چلی جاتی ہے اور اس کے باپ کے بچپن کا دوست اس کا نکاح اپنے سر پھڑے، بدتمیز بیٹے سے کرا دے گا۔

وہ لڑکی سے نکاح تو کر لے گا مگر صرف باپ کی خاطر۔۔۔۔باقی کی کہانی آپ لوگ پڑھیں گے تو پتہ چلا گا ابھی نہی بتاوں گی

ذمل اپنا بھاری بھر کم لہنگا سنبھالے آنسو بہاتی ہوئی چہرہ گھونگٹ میں چھپائے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

زندگی کب کس راہ مڑ جائے کچھ پتہ نہی ہوتا، ایسا ہی آج کچھ ذمل کے ساتھ ہوا تھا۔

آج اس کی شادی کا دن تھا اور اس کے بدتمیز بھائی کی وجہ سے اس کی بارات واپس چلی گئی۔

اس کے دوستوں نے اسے زبردستی شراب پلائی اور اس کے بعد اس نے بارات میں آئے کچھ مہمانوں کے ساتھ بدتمیزی کی۔

بات بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھ گئی کہ بارات واپس چلی گئی۔

ان کا کہنا تھا کہ جیسا بھائی ویسی بہن ہو گی"

توبہ توبہ۔۔۔۔کانوں کو ہاتھ لگاتی ہوئیں عورتیں زہر اگلتی چلی گئیں۔

exponovels

اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اچھے دوست بنانے چاہیے ورنہ بری صحبت بھی زمانے بھر کی زلت ور سوائی کا سبب بن جاتی ہے۔

ذمل کے بابا نے اسی وقت اس کے بھائی کو گھر سے نکال دیا اور سر تھام کر بیٹھ گئے۔

سارا خاندان بھی آہستہ آہستہ غائب ہونے لگا۔

جاوید صاحب سے اپنے دوست کی حالت دیکھی نہی گئی اور اسی وقت انہوں نے ایک فیصلہ کیا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بلند آواز سب کو مخاطب کیا۔

بارات واپس چلی گئی تو کیا ہوا، ذمل کی رخصتی آج ہی ہو گی۔

میں اپنی بیٹی بناوں گا اسے۔

وہ ذمل کے بابا کا کندھا تھپکتے ہوئے مسکرا دیئے اور ہال کے سب سے آخری ٹیبل کی طرف بڑھے۔

ان کا صاحبزادہ "موسیٰ خان" ٹانگ پر ٹانگ جمائے دونوں ٹانگیں کرسی پر پھیلائے اس سارے معاملے سے لاتعلق کانوں میں ہینڈ فری لگائے سر کرسی پر گرائے آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

بکھرے بال، پھٹی جینز، شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے اور جاگنگ شوز۔۔۔وہ کسی بھی ایگنل سے شادی پر آیا مہمان بلکل نہی لگ رہا تھا۔

جاوید صاحب نے ایک دکھ بھری نظر اس کے حلیے پر ڈالی اور اسے آواز دی مگر کوئی جواب نہی ملا تو انہوں نے اس کے ایک کان سے ہینڈ فری کھینچی۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور دوسرے کان سے ہینڈ فری کھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

exponovels

ہو گیا فنکشن ختم؟

اب میں جا سکتا ہوں کیا؟

منہ دوسری طرف موڑے بے رخی سے بولا۔

نہی۔۔۔۔شادی ختم نہی ہوئی ابھی، ایک کام ہے تم سے؟

مجھ سے؟

وہ شاکڈ سا باپ کی طرف واپس مڑا۔

ہاں تم سے، انہوں نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

ذمل کی شادی ٹوٹ گئی، بارات واپس جا چکی ہے۔

تم ذمل سے نکاح کر لو!

یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں یا مجھے بتا رہے ہیں؟

اس نے غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

پوچھ نہی رہا بتا رہا ہوں۔۔۔۔زبیر انکل اس وقت پریشان ہیں اور میں اپنے دوست کو پریشان نہی دیکھ سکتا۔

اوہ۔۔۔۔آپ اپنے دوست کو پریشان نہی کر سکتے مگر اپنے بیٹے کو پریشان کرنا آپ کو پسند ہے لیکن ایک بات میں آپ کو صاف صاف بتا دوں۔

میں ذمل سے نکاح نہی کروں گا۔

وہ باہر کی طرف چل دیا۔

exponovels

موسیٰ رک جاو!

جاوید صاحب اس کے پیچھے چل دیے۔

دیکھو میری مجبوری سمجھنے کی کوشش کرو بیٹا، تم ذمل سے نکاح کرلو جو کہو گے کرو گا۔

تمہاری ہر بات مانوں گا مگر پلیز یہاں سے مت جاو، میری عزت کا سوال ہے۔

میں اپنے دوست سے وعدہ کر چکا ہوں۔

وعدہ آپ نے کیا ہے میں نے نہی!

آپ ثمر سے کہہ دیں کہ وہ کرلے نکاح، وہ بھی تو آپ کا بیٹا ہے۔

میں ہی کیوں؟

ثمر اگر یہاں ہوتا تو کبھی انکار نہی کرتا۔۔۔اس کی ماں بھی وہی آگئی۔

ان سے کہہ دیں کہ یہاں سے چلی جائیں۔۔۔وہ ماں کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

بڑے بیٹے ہو تم اور آج تک کبھی اپنے ڈیڈ کی کوئی بات نہی مانی کم از کم آج ہی لحاظ کرلو، نکاح کرلو ذمل سے، وہ غصے سے بولیں۔

یہ میرا اور میرے ڈیڈ کا معاملہ ہے، آپ اس معاملے سے دور رہیں مسز خان۔۔۔۔موسیٰ کے جواب پر وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چل دیں۔

جاوید صاحب پریشانی سے بیٹے کو دیکھنے لگے۔

exponovels

کیاڈیڈ؟

آپ اپنی بیوی کو سمجھادیں کہ میرے اور آپ کے معاملات میں مت بولا کرے۔

موسیٰ!

وہ ماں ہے تمہاری۔۔۔۔۔اور تم نے خود موقع دیا ہے اسے بولنے کا۔

اگر تم میری بات مان لیتے تو وہ کبھی نہ آتی ہمارے درمیان۔

"نہی ڈیڈ۔۔۔۔۔۔کاش آپ میری بات مان لیتے تو وہ ہمارے درمیان کبھی نہ آتیں۔"

exponovels

اچھا جو بھی ابھی وقت نہی ہے میرے پاس ان سب باتوں کا اگر مجھ سے زرا سی بھی محبت ہے تو میری بات مان لو۔

کیا کہہ سکتا ہوں میں ؟

آج تک میری کب سنی ہے آپ نے جو آج سنیں گے !

چلیں۔۔۔۔۔جیسے آپ کی مرضی۔

پہلے اپنا حلیہ تو ٹھیک کر لو، انہوں نے آگے بڑھ کر اس کی شرٹ کے بٹن بند کیے جیسے وہ کوئی چھوٹا بچہ ہو۔

ان کا پیار ایسا ہی تھا موسی کے لیے، چھ سال کا تھا جب ایک اچانک ماں کو برین ہیمرج ہوا اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

جاوید صاحب نے دوسری شادی کر لی، شروع شروع میں تو سب ٹھیک رہا مگر ثمر کی پیدائیش کے بعد ان کی توجہ موسیٰ سے ہٹ گئی۔

بس اسی وجہ سے وہ دن بدن باپ سے دور ہوتا چلا گیا اور پھر ہدہ کی پیدائیش ہوئی تو ثمر اور ہدہ ان کی توجہ کا مرکز بنتے چلے گئے مگر موسیٰ کے لیے ان کی محبت کبھی کم نہی ہوئی۔

موسیٰ اپنی سوتیلی ماں کو کبھی نہی اپنا سکا وہ سمجھتا تھا کہ وہی اس دوری کی وجہ ہے۔

"اب ٹھیک ہے وہ اسے ساتھ لیے اندر کی طرف چل دیے۔

نکاح ہوا اور زمل زبیر جاوید سے مسز موسیٰ خان بن کر رخصت ہو کر اس گھر میں آ گئی۔

اسے موسیٰ کے کمرے سے باہر تک ہی چھوڑ دیا گیا۔

وہ خود ہی اپنے لہنگے سے الجھتی ہوئی بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

exponovels

ذمل کافی دیر یونہی بیٹھی رہی موسیٰ کے انتظار میں لیکن وہ نہی آیا۔

اس نے تھوڑا سا گھونگٹ اٹھا کر اپنے پرس سے فون نکال کر ٹائم دیکھا تو رات کے گیارہ بج رہے تھے۔

وہ تقریباً ڈیڑھ سے دو گھنٹوں سے ایسے ہی بیٹھی تھی۔

اس نے گہری سانس لی اور فون واپس پرس میں رکھ دیا۔

دروازہ ناک ہوا تو اس نے جلدی سے گھونگٹ نیچے گرا دیا۔

دروازے کھلا اور ملازمہ اس کا بیگ لیے اندر داخل ہوئی اور ساتھ ہدہ بھی۔

یہ بیگ یہاں رکھ دیں اور آپ جائیں۔۔۔ہدہ نے ذمل کا بیگ کمرے میں رکھوایا اور خود ذمل کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

بھابی آپ چینج کر لیں۔

ذمل اس کی بات پر چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

بھائی گھر پہنچتے ہی پھر سے باہر چلے گئے ہیں، اب پتہ نہی وہ کب آئیں گے۔

بہتر یہی ہے کہ آپ چینج کر لیں اور آرام سے سو جائیں کیونکہ انتظار کا کوئی فائدہ نہی ہے۔

وہ اپنی مرضی سے ہی گھر آئیں گے۔

کسی چیز کی ضرورت تو نہی آپ کو؟

سوری باتوں باتوں میں پوچھنا بھول ہی گئی میں۔

نہی۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلا دیا۔

exponovels

ٹھیک ہے آپ چینج کر لیں میں چلتی ہوں۔

ہدہ کمرے سے باہر نکلی تو ذمل نے گھونگٹ پھر سے اٹھا دیا اور بوجھل قدموں کے ساتھ ڈریسنگ کے پاس آ رکی۔

ڈوپٹے کی پنز اتار کر ڈوپٹہ الگ کیا اور جویلری اتارنے لگی۔

اس کے بعد جوڑا پنز اتار بال آزاد کیے اور بیگ کی طرف بڑھی۔

ڈریس نکالا اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

فریش ہو کر باہر آئی اور عشا کی نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔

یا اللہ مجھے اس رشتے کو دل سے قبول کرنے کی ہمت عطا دے۔

"اس کے دل کے ہزاروں ارمان بھی آج ٹوٹ چکے تھے، پسند کی شادی جب ایسے ٹوٹ جائے تو ایسا لگتا ہے جیسے دنیا ہی لٹ گئی ہو۔

"محبت کے بچھڑ جانے کا غم کسی عذاب سے کم نہی ہوتا اور اس کا درد وہی جانتے ہیں جو اس درد سے گزرتے ہیں،،

اس کی اور کاشف کی کہانی کسی ہیر رانجھے سے کم نہی تھی۔

"محبت جب روح میں پرواز کرنے لگے تو موت تک ساتھ رہتی ہے،،

کاشف کی غلطی بس اتنی تھی کہ وہ ذمل کے حق میں آواز نہی اٹھا سکا۔

وہ بولنا چاہتا تھا، چیخ چیخ کر سب کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ واپس نہی جانا چاہتا، اسے ذمل سے نکاح کرنا ہے۔

محبت کرتا ہے وہ اس سے، مر جائے گا وہ اس کے بغیر۔۔۔۔ مگر اس کی آواز رشتوں کے تقدس تلے کہی دب کر رہ گئی۔

exponovels

"رشتوں کا تقدس نبھاتے نبھاتے ہماری ہزاروں خواہشات مر جاتی ہیں، خود کو مارنا پڑتا ہے رشتوں کو نبھانے کے لیے،،

مگر یہ رشتے پھر بھی ہم سے خوش نہی رہتے، مطلب، خود غرضیاں ان رشتوں کو کبھی احساس کی سیڑھی نہی چڑھنے دیتے۔

کاشف چار بہنوں کا اکلوتا بھائی، بوڑھی ماں کا واحد سہارا اور گھر کا واحد کفیل تھا۔

بہت منت سماجت کے بعد اس کی اماں اس رشتے کے لیے راضی ہوئیں تھی کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی شادی اپنی بہن کی بیٹی سے کرنا چاہتی تھیں۔

وہ شروع دن سے ہی اس رشتے سے ناخوش تھیں'بس بیٹے کی خاطر چپ تھیں۔ذمل کے بھائی نے ان کا کام آسان کر دیا۔

یہاں سے بارات جیسے ہی واپس گھر پہنچی انہوں نے کاشف کا نکاح اپنی بھانجی عائشہ سے کرا دیا اور کاشف نے چپ چاپ وہ نکاح قبول کر لیا۔

نکاح ہوتے ہی کاشف چینج کر کے گھر سے باہر چلا گیا کہی دور جہاں دوسرا انسان کوئی نہ ہو، جہاں اس کے آنسو کوئی نہ دیکھ سکے۔

اس کی محبت کی میت پر آنسو۔۔۔۔ذمل کے بچھڑ جانے کا غم۔

وہ چیخنا چاہتا تھا، رونا چاہتا تھا اور اسے ضرورت تھی اس وقت تنہائی کی۔

exponovels

وہ گھر سے دور ایک پارک کے بینچ پر گھنے اندھیرے میں بیٹھا محبت کی میت پر آنسو بہا رہا تھا اور دوسری طرف ذمل تھی جو رب کے آگے ہاتھ پھیلائے صبر کی بھیک مانگ رہی تھی۔

دونوں ہی محبت کی میت پر آنسو بہا رہے تھے مگر صبر نہی مل رہا تھا۔

کس نے سوچا تھا کہ منزل کے اتنے قریب آکر راستے جدا ہو جائیں گے۔

ذمل آنسو بہاتی ہوئی جائے نماز سمیٹ کر بیڈ پر آ بیٹھی اور اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو غور سے دیکھنے لگی۔

مہندی میں چھپا ہاتھ پر لکھا کاشف کا نام دیکھنے لگی، آنسو بہہ بہہ کر اس کے ہاتھ پر گرتے رہے۔

ہاتھ پر نام کسی اور کا اور قسمت کسی اور سے جا ملی۔

کاش ہاتھ پر نام لکھنے سے لوگ اپنے ہو جاتے تو کبھی کوئی بچھڑتا ہی ناں۔

دل چاہ رہا ہے کہ اپنا دل کھینچ کر باہر نکال دوں جس دل پر تمہارا نام لکھا ہے۔

جی چاہتا ہے اپنی ہتھیلی جلا دوں جس پر تمہارا نام لکھا ہے۔

جی چاہتا ہے ان آنکھوں کو مٹا دوں جس نے تمہارے خواب سجائے۔

کیسے۔۔۔کیسے ؟

کوئی دوا ہو ایسی

تجھے دل سے بھلا دوں

چھوڑ گیا ہاتھ جس راہ میں

جی چاہے اس راہ کو جلا دوں

exponovels

تنہائی بن گئی مقدر

جی چاہے اس تنہائی کو جلا دوں

کوئی دوا ہو ایسی

تجھے دل سے بھلا دوں

کاش تم میرا ساتھ دیتے کاشف۔۔۔کاش۔۔۔۔۔ذمل پھوٹ کر رو رہی تھی۔

کاش میں تمہیں بتا سکتا ذمل کہ میں کتنا مجبور تھا۔۔کاشف چلا رہا تھا مگر یہاں اس کی آواز سننے والا کوئی نہی تھا۔

اس کی محبت ذمل اب کسی اور کی ہو چکی تھی اور وہ خود کو کسی اور کے نام کر چکا تھا لیکن بس دنیا کے لیے۔۔۔۔۔دل تو دونوں کے اس بات سے انکاری تھے۔

اتنا آسان نہی ہوتا کسی کو بھلا دینا یا خود کو کسی کے نام کر دینا'بس کہہ دینے سے کچھ نہی ہوتا بڑا مشکل ہے روحوں کا یکجان ہونا۔

پتہ نہی یہ لڑکا کب سدھرے گا،خان صاحب آپ اس کی فکر کرنا چھوڑ دیں۔

اب ہماری زمہ داری ختم ہو چکی ہے اسے سنبھالنے والی اس کی بیوی آگئی ہے اب۔مسز خان ان کو چائے کا کپ تھماتے ہوئے بولیں۔

اگر آج ثمر یہاں ہوتا تو مجھے موسی سے مدد نہ مانگنی پڑتی۔

ثمر بہت زمہ دار ہے اور سمجھدار بھی مگر موسیٰ!

exponovels

اب مجھے لگ رہا ہے کہ میں نے ذمل کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی کر دی ہے۔

وہ بہت اچھی بچی ہے، بہت سلجھی ہوئی مگر موسیٰ اس کے مقابلے میں بہت ہی غیر زمہ دار اور بگڑا ہوا لڑکا ہے۔

سمجھ نہی آتا کیسے سمجھاوں اسے، ذمل اب اس کی زمہ داری ہے۔

آپ فکر مت کریں خان صاحب!

صبح سمجھاتی ہوں اسے، آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔

اسے سمجھنے میں کچھ وقت لگے گا۔

وہ شوہر کو تسلیاں دے رہی تھیں مگر دل ہی دل میں موسیٰ کی بربادی پر خوش بھی تھیں۔

وہ جانتی تھی کہ وہ ل جیسی مڈل کلاس لڑکی کو کبھی نہی اپنائے گا مگر اپنے باپ کی وجہ سے اسے ذمل کو برداشت کرنا ہی ہو گا۔

انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ ثمر وہاں نہی تھا ورنہ آج وہ اپنے بیٹے کی بربادی پر آنسو بہا رہی ہوتی۔

ذمل کو اپنی گردن پر دباو سا محسوس ہوا تو چلانے لگی مگر اگلے ہی پل اس کی چیخ روک دی گئی اور اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

کمرے کی لائٹ آن ہوئی اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر دھنگ رہ گئے۔

موسیٰ شرٹ لیس ذمل کے چہرے پر جھکا ہوا تھا، اس کا ایک ہاتھ ذمل کے ہونٹوں پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں لائٹ کا ریموٹ تھا۔

exponovels

ذمل کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں اسے اس حالت میں دیکھ کر اور موسیٰ کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

وہ اپنا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹا مگر پھر سے واپس پلٹا۔

ذمل ابھی سنبھل کر اٹھنے ہی والی تھی کہ پھر سے تکیے پر گر گئی۔

"لڑکی۔۔۔۔اور وہ بھی میرے کمرے میں؟

موسیٰ نے جیسے خود سے ہی سوال کیا۔

کون ہو تم؟

وہ پیچھے ہٹا اور ذمل کا بازو کھینچ کر اسے بٹھا دیا۔

ذمل اس آفت پر تڑپ کر رہ رہ گئی اور اپنا بازو مسلنے لگی۔

بہری ہو کیا'میں نے پوچھا کون ہو تم؟

اب کی بار موسیٰ کی آواز تھوڑی اونچی تھی۔

ذمل ڈر کر پیچھے ہٹی اور بیڈ سے نیچے اتر کر دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔

موسیٰ اس کے دروازے تک پہنچنے سے پہلے دروازے پر موجود تھا۔

چچچچچوررررر۔۔۔۔۔۔ذمل نے چلانا چاہا مگر چلا نہ سکی۔

کیا کہا تم نے؟

میں تمہیں چور نظر آتا ہوں؟

exponovels

اس نے غصے سے ذمل کا بازو تھام کر اپنی طرف کھینچا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ذمل اس کے سینے سے جا لگی۔

خود کو سنبھالتی ہوئی پیچھے ہٹی اور اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگے۔

مجھے جانے دیں۔۔۔میں نے کچھ نہی کیا۔۔۔وہ نظریں جھکائے آنسو بہاتے ہوئے بولی۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا؟؟؟

نہی۔۔۔جب تک تم مجھے بتا نہی دیتی اپنے یہاں آنے کا مقصد، تب تک یہاں سے نہی جا سکتی۔

کیا چرانے آئی تھی یہاں؟

ککککچھ نہی آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

"غلط فہمی اور وہ بھی مجھے!

موسیٰ خان کوئی سکول جانے والا بچہ نہی جو تمہاری ایسی بات پر یقین کر لے گا۔

موسیٰ خان کے نام پر ذمل نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

اسے یاد آیا کہ میرا آج نکاح ہوا ہے موسیٰ سے مگر اس کا اپنے ساتھ رویہ دیکھ کر اسے بہت افسوس ہوا۔

ذمل نے ایک ایک جھٹکے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کیا۔

"میں آپ کی زبرستی کی بیوی ذمل ہوں' آج آپ کا نکاح جس بدقسمت سے ہوا وہ میں ہی ہو۔۔۔اتنا بول کر وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی۔

کون بیوی؟

موسیٰ کے سوال پر ذمل کو جیسے کرنٹ لگا وہ حیرت زدہ سی اسے دیکھنے لگی۔

exponovels

وہ بڑے غرور سے اپنی بات بول کر بیڈ کی طرف بڑھا اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

Get out!

ذمل اپنی جگہ پر کھڑی آنسو بہاتی رہی۔

I say Get out from my room...

وہ غصے سے ذمل کی طرف پلٹا اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے دروزے تک لے گیا۔

اسے کمرے سے باہر نکالا مگر پھر رک گیا اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے آگے بڑھا۔

اسے سیڑھیوں کی طرف دھکیل کر پورشن کا دروازہ لاک کر دیا۔

شرٹ اتار کر ٹی وی لاونج کے صوفے پر پھینکی اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

لائٹ آف کی اور آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

ذمل بے یقینی سے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

چند پل لگے اسے سنبھلنے میں کہ اس کے شوہر نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا ہے۔

وہ بے بس سی وہی سیڑھیوں پر بیٹھی آنسو بہاتی رہی دیوار سے ٹیک لگائے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔

مسز خان نے صبح ہدہ کو ملازمہ کے ساتھ ذمل اور موسیٰ کے لیے ناشتہ دے کر بھیجا، بس شوہر کے سامنے اچھا بننے کے لیے ورنہ تو وہ خان صاحب کی غیر موجودگی میں کبھی موسیٰ کو پانی تک نہی ہو چھتی تھیں۔

مام، ڈیڈ۔۔۔ جلدی آئیں بھابی سیڑھیوں میں بے ہوش پڑی ہیں۔

exponovels

ہدہ کی آواز پر وہ دونوں سیڑھیوں کی طرف دوڑے۔

ذمل سیڑھیوں میں گری ہوئی تھی ہوا اس سے بیگانی۔

مسز خان نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے ہلایا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور سب کو سامنے دیکھ کر چونک گئی۔

یہ تو بلکل ٹھیک ہے مسز شاہ نے کُن اکھیوں سے ہدہ کی طرف دیکھا۔

نہی مام وہ بھابی سیڑھیوں میں لیٹی تھی تو مجھے لگا بے ہوش ہیں۔

ویسے بھی سیڑھیاں سونے کے لیے تھوڑی ہوتی ہیں ہے ناں بھابی؟

جی۔۔۔ذمل نے سر جھکائے مختصر جواب دیا۔

یہ موسیٰ کا کام ہے، خان صاحب آگے بڑھے اور غصے سے دروازہ پیٹنے لگے۔

بد تمیزی کی بھی انتہا کر دی ہے آج اس لڑکے نے۔

نہی انکل ایسی کوئی بات نہی ہے، ذمل پھر بھی اس کے حق میں بول رہی تھی۔

آپ لوگ جائیں نیچے میں آرہا ہوں۔

خان صاحب کی آواز پر وہ دونوں ماں، بیٹی نیچے چلی گئیں اور ساتھ ملازمہ بھی۔

سورج کی تپش آنکھوں پر پڑی تو کاشف آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ بیٹھا اور ناچاہتے ہوئے بھی گھر کی طرف چل دیا۔

گھر پہنچا تو ماں اور بہنیں اسی کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

عائشہ بھی وہی بیٹھی تھی۔

exponovels

کہاں تھے تم ساری رات؟

اس کی اماں غصے سے بولیں۔

کاشف نے ان کی بات کا کوئی جواب نہی دیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

میری بات کا جواب نہی دیا کاشف؟

وہ غصے سے اس کے پیچھے چل دیں۔

میرے پاس آپ کے کسی سوال کا کوئی جواب نہی ہے اماں، الماری کھول کر اپنے کپڑے نکالتے ہوئے بولا۔

اس کمرے میں سارا سامان ذمل کے جہیز کا تھا وہ الماری کھولتے ہی سوچ میں گُم ہو گیا۔

اس اور ذمل کے کپڑے سامنے تھے جو اس نے ذمل سے ویڈیو کال پر دکھا دکھا کر سیٹ کیے تھے۔

اب ماں کو اس طرح ٹارچر کرو گے تم؟

وہ اپنی ہی یادوں میں پھر سے گُم ہو چکا تھا مگر ماں کی آواز پر الماری بند کر کے واپس پلٹا۔

یہ سارا سامان پیک کروا دیں واپس بھجوانا ہے ذمل کے گھر وہ ماں کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

بس اس لڑکی کی فکر ہے تمہیں!

ماں کی کوئی قدر نہی ہے، عاشی کا سوچو وہ بیچاری ساری رات نہی سوئی تمہاری فکر میں اور تمہیں ابھی بھی ذمل کی فکر ہے۔

وہ لڑکی تیری قسمت میں تھی ہی نہی اگر ہوتی تو تجھے مل جاتی۔

جو ملی ہے اس کی قدر کرو۔

exponovels

آپ کی بہو ہے آپ ہیں ناں اس کی قدر کرنے کے لیے۔۔۔۔مجھے اس معاملے میں مت گھسیٹیں۔

عاشی سے میرا رشتہ بس کاغذی ہے میں نے اسے دل سے قبول نہی کیا اور نہ ہی کبھی کر سکوں گا۔

بہتر یہی ہے کہ آپ میرے سامنے عاشی کا ذکر مت کریں اور رہی بات ذلل کی تو اس کے بارے میں ایک بھی لفظ نہی سنوں گا میں۔

میرے اپنے سگے رشتوں نے جو کھیل میرے ساتھ کھیلا ہے یہ میں ساری زندگی نہی بھول سکتا۔

عاشی کو کیسے خوش رکھنا ہے یہ آپ کی زمہ داری ہے میری نہی۔۔۔ آپ ہی اسے اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں میں نہی۔

تو اب کریں اپنی بہو کی خدمتیں۔۔۔۔میری خوشیاں تو چھین لیں آپ لوگوں نے مجھ سے۔

اب میرے پاس کچھ نہی آپ لوگوں کو دینے کے لیے،سب ہار چکا ہوں میں۔

میری خوشیاں ہار گئیں اور آپ کی ضد جیت گئی۔

اب مجھے میرے غم پر ماتم کرنے سے مت روکیں۔

وہ ماں کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کاشف کی اماں سر تھام کر بیٹھ گئیں مگر جب ان کی نظر دروازے پر کھڑی عاشی پر پڑی تو جلدی سے اس کی طرف بڑھیں۔

تم فکر مت کرو آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا کاشف،پتہ نہی کیا جادو کیا ہے اس جادوگرنی نے میرے بھولے بھالے بیٹے پر۔

آؤ تم یہاں بیٹھو۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ کر طرف بڑھیں مگر عاشی نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

exponovels

نہی خالہ یہ سیج ذمل کے نام کی ہے میری نہی۔۔وہ آنسو بہاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

مسلسل دستک پر آخر کار دروازہ کھل ہی گیا۔موسیٰ آنکھیں مسلتا ہوا دروازہ کھول کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔

آو بیٹا۔۔۔۔خان صاحب ذمل کو ساتھ لیے اندر داخل ہوئے۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو صبح صبح؟

نیند خراب کر دی ہے میری۔

خان صاحب نے افسردگی سے اس کی طرف دیکھا اور صوفے سے شرٹ اٹھا کر اس کی طرف پھینکی،

شرٹ پہنو۔۔۔۔ان کا لہجہ غصے والا تھا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں یہ کیا بد تمیزی ہے وہ غصے سے چلائے۔

کونسی بد تمیزی؟

اس نے شرٹ پہننے کی بجائے صوفے پر پھینک دی اور خود بھی بیٹھ گیا۔

موسیٰ میں ذمل کی بات کر رہا ہوں۔۔۔خان صاحب نے جیسے اسے یاد دلایا۔

ان کی بات پر اس نے گردن گھما کر دروازے کے پاس سر جھکائے کھڑی ذمل کو دیکھا۔

یہ۔۔۔۔؟

یہ بد تمیزی تو آپ نے کی ہے خان صاحب!

یہ میرے کمرے میں تھی،میرے بیڈ پر مجھے غصہ آیا تو نکال دیا کمرے سے باہر۔

exponovels

ذمل اس کے خان صاحب کہنے پر حیران رہ گئی۔

تمہارا دماغ تو خراب نہی ہو گیا موسیٰ؟

ذمل بیوی ہے تمہاری، یہ تمہارے کمرے میں نہی رہے گی تو کہاں رہے گی؟

"آپ نے نکاح کی ڈیل کی تھی خان صاحب کمرہ شئیر کرنے کی نہی،،

خان صاحب کی حیرت کی انتہانہ رہی موسیٰ کے جواب پر۔

بے وقوف نکاح کوئی ڈیل نہی ہے، زندگی بھر کا ساتھ ہوتا ہے۔

کان کھول کر سُن لو میری بات!

ذمل اب یہی رہے گی تمہارے ساتھ تمہارے پورشن میں اور اگر دوبارہ ایسا ہوا جو آج ہوا ہے تو اپنا انتظام کہی باہر کر لینا۔

آپ مجھے میرے گھر سے نہی نکال سکتے۔۔۔اگر کوئی یہاں سے جائے گا تو وہ ہے یہ لڑکی۔۔۔موسیٰ اپنی جگہ سے اٹھ کر غصے سے ذمل کی طرف بڑھا۔

یہ کہی نہی جائے گی اور اگر یہ گئی تو تم بھی اس گھر میں رہنے کا حق کھو دو گے۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے نیچے چلے گئے۔

موسیٰ نے ذمل کی طرف ایسے دیکھا جیسے ابھی اسے کچا کھا جائے گا۔

ممیں نے کچھ نہی کہا انکل سے۔۔۔وہ اپنے حق میں صفائی پیش کرنے لگی۔

exponovels

ڈیڈ نے مجھے گھر سے نکالنے کی دھمکی دی وہ بھی تمہاری وجہ سے۔۔۔۔دیکھ لوں گا میں تمہیں۔۔وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ذمل تھکی ہاری سی صوفے کی طرف بڑھ گئی ابھی بیٹھی ہی تھی کہ موسیٰ پھر سے واپس آ گیا۔

اپنی شرٹ اٹھائی اور پہن کر نیچے چلا گیا۔

ذمل نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

"آپ یہ ٹھیک نہی کر رہے ڈیڈ۔۔۔۔

وہ کرسی کھینچتے ہوئے خان صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔

اس لڑکی کو میں اپنے ساتھ نہی رکھ سکتا، آپ نے مجھ سے کہا تھا نکاح کر لو لیکن یہ نہی بتایا تھا کہ وہ میرے ساتھ رہے گی۔

کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو تم موسیٰ؟

وہ تمہاری بیوی ہے تو تمہارے ساتھ ہی رہے گی ناں، مسز خان نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

موسیٰ نے غصے سے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

مسز خان آپ اس معاملے سے دور ہی رہیں آپ کو کوئی حق نہی میری زندگی کا کوئی فیصلہ کرنے کا، میں اپنے ڈیڈ سے بات کر رہا ہوں۔

مجھے کیوں حق نہی تمہاری زندگی کا فیصلہ کرنے کا؟

ماں ہوں میں تمہاری!

exponovels

ماں۔۔۔۔۔موسیٰ نے ایک طنزیہ مسکراہٹ ان کی طرف اچھالی۔

"میری ماں مر چکی ہے اور آپ بس میرے ڈیڈ کی بیوی ہیں،،

میرا آپ سے کوئی تعلق نہی ہے اور نہ ہی کبھی ہو گا۔

خان صاحب خاموش تماشائی بنے سب سن رہے تھے۔

دیکھا آپ نے خان صاحب؟

یہ مجھے ماں سمجھتا ہی نہی ہے۔۔۔میں نے اس کی تربیت میں کوئی کمی نہی چھوڑی،اس کے لیے اپنی راتوں کی نیندیں قربان کیں اس دن کے لیے؟

ہو گیا آپ کا ڈرامہ؟

جائیں یہاں سے اور مجھے بات کرنے دیں،پلیز۔

وہ ایک نظر چپ چاپ بیٹھے اپنے شوہر پر ڈالتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں۔

ڈیڈ میری بات کا جواب نہی دیا آپ نے؟

وہ پھر سے کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

میرے پاس تمہارے کسی سوال کا کوئی جواب نہی ہے،جو میں نے کہنا تھا کہہ چکا ہوں۔

ذمل اب یہی رہے گی اسی گھر میں تمہارے ساتھ،نکاح کر کے لائے ہو تم اسے اس گھر میں۔

اب وہ تمہاری بیوی ہے تمہاری زمہ داری ہے۔

exponovels

اپنا حلیہ ٹھیک کرو جا کر، کیا سوچے گی وہ تمہارے بارے میں کہ کس جنگلی سے باندھ دیا ہے میں نے اسے۔۔۔۔۔انسانوں کی طرح رہنا سیکھو۔

اب تم بچے نہی رہے، شادی ہو گئی ہے تمہاری۔

اپنے لیے کچھ اچھے کپڑے خریدو، یہ کیا ہر وقت گھٹنوں سے پھٹی جینز پہن کر رکھتے ہو۔

شرٹ یا تو ہوتی نہی تمہارے جسم پر اور اگر ہو بھی تو آدھے بٹن کھلے ہوتے ہیں۔

بال دیکھو اپنے۔۔۔پتہ ہی نہی چلتا کٹنگ ہوئی ہے یا نہی اور یہ آئی بروپر کٹ سونے پر سہاگہ ہے، بلکل لوفر بنے ہوئے ہو۔

اب اپنی عادتیں بدلو، ذمل بہت اچھی لڑکی ہے وہ کیا سوچے گی تمہارے بارے میں۔

ڈیڈ؟

میں آپ سے کیا کہہ رہا ہوں اور آپ کیا بول رہے ہیں؟

"میں کسی کی خاطر خود کو نہی بدل سکتا"

آپ اس لڑکی کو اس کے گھر واپس بھیج دیں۔

Have a good day.....

خان صاحب اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے باہر کی طرف چل دیئے۔

موسیٰ نے بے بسی سے ان کو جاتے ہوئے دیکھا اور کرسی کو ٹانگ مار کر اپنا غصہ اس پر نکالتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

exponovels

اوپر آیا تو ذمل گم سم سی صوفے پر بیٹھی دکھائی دی۔

میں تمہیں اتنا ٹارچر کروں گا کہ خود ہی یہ گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جاوں گی دل ہی دل میں سوچتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد فریش ہو کر صوفے پر آ کر بیٹھ گیا، ذمل اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

آپ کے لیے ناشتہ۔۔۔۔بہ مشکل ہمت کرتے ہوئے بولی۔

موسیٰ نے کوئی جواب نہی دیا بس چپ چاپ اپنے فون پر انگلیاں چلانے لگا۔

ذمل شرمندگی سے سر جھکا کر کھڑی رہی۔

جب کافی دیر تک موسیٰ نے اس کی بات کا جواب نہ دیا تو وہ آگے بڑھی اور اس کے لیے کپ میں چائے نکال کر کپ اس کی طرف بڑھایا۔

موسیٰ نے فون سے نظریں ہٹا کر چائے کے کپ کو دیکھا اور پھر ذمل کو۔

میز سے گاڑی کی چابی اٹھائی اور نیچے کی طرف چل دیا۔

ذمل نے چائے کا کپ واپس میز پر رکھ دیا اور صوفے پر گر سی گئی۔

زبردستی کا نکاح ہے تو یہ بے رخی تو میری قسمت ٹھہری اب، کوئی بات نہی موسیٰ خان آپ کا حق بنتا ہے نخرے دکھانا۔

آپ کا کوئی قصور نہی ہے یہ تو میری قسمت ہے۔ محبت کرنے کی سزا ملی ہے مجھے، اس کا درد آخری سانس تک محسوس کرنا ہے مجھے۔

exponovels

وہ ناشتے کی ٹرے اٹھائے نیچے چلی گئی۔

نیچے پہنچی تو اس کی اماں اور ابا آئے ہوئے تھے۔

ان سے لپک کر آنسو بہانے لگی۔

ارے کیا ہوا ذمل تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے پتہ نہی کتنے سال بعد مل رہی ہو۔

اگر تم ایسا کرو گی تو انہیں لگے گا کہ تم خوش نہی ہو ہمارے ساتھ، مسز خان میٹھے لہجے میں بولیں۔

ذمل آنسو پونچھتے ہوئے بیٹھ گئی۔

بھابی ہم ذمل اور موسیٰ کو لینے آئے تھے، آپ تو جانتی ہی ہیں یہ رسم ہوتی ہے۔

اگر ولیمے کا فنکشن ہوتا تو وہاں سے گھر جاتے یہ دونوں ہمارے ساتھ لیکن اب ولیمہ تو ہوا نہی۔

ہم نے سوچا ایسے ہی لے آتے ہیں، ذمل کے بابا نے لمبی چوڑی تفصیل بیان کر دی اپنے یہاں آنے کی۔

جی بھائی صاحب مجھے تو کوئی اعتراض نہی ہے لیکن موسیٰ گھر نہی ہے اس وقت آپ لوگ ذمل کو لے جائیں۔

موسیٰ کے ساتھ ہم سب خود آئیں گے شام کو اپنی بیٹی کو لینے۔

مسز خان کے جواب پر ذمل کے اماں ابا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

وہ دراصل موسیٰ آفس چلا گیا صبح, ضروری میٹنگ تھی ورنہ میں واپس بلا لیتی اسے۔

نہی نہی بھابی کوئی بات نہی، ہم ذمل کو لے جاتے ہیں آپ سب شام کو آجایئے گا۔

لیکن پھر بھی ایک بار موسیٰ سے اجازت لے لیں، ذمل اس کی بیوی ہے کہی اس کو اعتراض نہ ہو اگر ہم ذمل کو ایسے بنا اجازت لے جائیں۔

exponovels

چلیں ٹھیک ہے میں فون کرتی ہوں اسے۔

انہوں نے موسیٰ کا نمبر ڈائل کیا اور فون ذمل کی طرف بڑھا دیا۔

ذمل ناسمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔تم بات کر لو موسیٰ سے اور اسے بتا دو بیٹا کہ تم اپنے مائیکے جانا چاہتی ہو۔

جاو اندر کمرے میں جا کر آرام سے بات کر لو۔۔۔

ذمل چپ چاپ فون کان سے لگائے کمرے میں چلی گئی۔

ہیلو۔۔۔۔۔

Who's there?

موسی کی آواز ذمل کے کانوں میں پڑی اور اسے حیرت بھی ہوئی کہ موسیٰ نے اپنی ماما کا نمبر سیو نہی کیا ہوا۔

میں ذمل۔۔۔میرے گھر والے آئے ہیں مجھے لینے تو آنٹی جی نے مجھ سے کہا کہ آپ سے اجازت لے لوں۔

کیا میں جا سکتی ہوں؟

ذمل ایک ہی سانس میں سب بول گئی کہ کہی موسیٰ کال نہ کاٹ دے۔

اجازت ہے میری طرف سے بھاڑ میں جاو'موسیٰ نے بس اتنا بول کر کال کاٹ دی۔

ذمل گہرے صدمے میں تھی موسیٰ کے الفاظ اسے کانٹوں کی طرح چُبھے،دل چاہ رہا تھا کہ ابھی جی بھر کر اپنی بربادی پر آنسو بہائے مگر ماں باپ پریشان نہ ہو یہ سوچ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

ذمل نے فون مسز خان کو واپس کر دیا۔

کیا کہا موسیٰ نے؟

exponovels

دے اجازت تمہیں جانے کی؟

مسز خان سوال پر سوال کرتی چلی گئیں، ایسے جیسے جلے پر نمک چھڑک رہی ہو۔

جی۔۔۔۔۔ذمل نے سر جھکائے مختصر جواب دیا۔

ہمم مجھے پتہ تھا وہ تمہیں نہی روکے گا۔

میرا بیٹا ہے ہی بہت اچھا، جاو خیریت سے پھر دیر ہو رہی ہے۔

جی میں اپنا بیگ اور شال لے کر آرہی ہوں۔۔۔وہ ماں باپ سے نظریں چراتی ہوئی اوپر کی طرف چل دی۔

تیار ہو کر نیچے آئی اور خدا حافظ بول کر اماں ابا کے ساتھ گھر چلی آئی۔

حرا ماں باپ کے ساتھ بہن کو آتے دیکھ خوشی سے نڈھال ہو گئی۔

آپی شکر ہیں آپ آ گئیں۔۔۔وہ ذمل سے لپک کر آنسو بہانے لگی۔

حرا ذمل اور ناصر دونوں سے چھوٹی اور سیکنڈ ائیر کی سٹوڈنٹ ہے۔

ارے ارے کیا ہو گیا حرا اگر ایسے کرو گی تو میں دوبارہ نہی آوں گی۔

آپی ایسا مت بولیں پلیز۔۔۔۔میں بہت اداس ہو گئی تھی آپ کے بغیر۔

چلو اب تو میں آ گئی ہوں ناں، جلدی سے اچھا سا ناشتہ بنا کر لاو میرے لیے۔

مل کر کھائیں گے۔۔۔۔بہت بھوک لگی ہے۔

کیوں آپی آپ نے ناشتہ نہی کیا موسیٰ بھائی کے ساتھ؟

حرا کے سوال پر ذمل کو موسیٰ کا صبح والا رویہ یاد آ گیا وہ حیران سی حرا کو دیکھنے لگی کہ اب اسے کیا جواب دوں۔

exponovels

حرا سارے سوال آج ہی پوچھ ڈالو گی کیا؟

جا کر ناشتہ بناو بہن کے لیے۔۔۔ماں نے ڈانٹا تو وہ کچن میں دوڑ گئی۔

عجیب لڑکی ہے یہ۔۔۔۔

کوئی بات نہی اماں ابھی بچی ہی تو ہے، آہستہ آہستہ سمجھدار ہو جائے گی ذمل اس کی حق میں بولی۔

تم خوش ہو ناں ذمل؟

ماں کے سوال پر وہ اب تک روکے ہوئے آنسو سنبھال نہ سکی اور ماں کی گود میں سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ذمل کیا ہوا میری بچی سب ٹھیک تو ہے ناں، ذمل کی حالت دیکھ کر وہ پریشان ہو گئیں۔

اماں میں کاشف کو بھولنا چاہتی ہوں مگر ہر گزرتے پل کے ساتھ اس کی یادیں میرے دل میں مزید مظبوط ہو رہی ہیں۔

اماں یہ سب کیا ہو گیا میرے ساتھ؟

کاشف نے کیوں کیا ایسا میرے ساتھ 'وہ میرے حق میں بول بھی تو سکتا تھا؟

لیکن اس نے راہ میں ہی میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔

کیا میں اتنی بے معنی تھی اس کے لیے؟

اگر وہ چاہتا تو آج ہم ایک ساتھ ہوتے۔۔۔۔

نہی ذمل۔۔۔اگر خدا چاہتا تو آج تم دونوں ایک ساتھ ہوتے میری جان۔

"خدا تو ہماری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے"

exponovels

اپنے بندے کے لیے کیا سہی ہے کیا غلط یہ تو بس خدا ہی جانتا ہے، وہ رب جو کرتا ہے وہی بہتر ہوتا ہے میری بچی۔

دل چھوٹا مت کرو، ہمت نہ ہارنا۔

یہ آزمائش ہے خدا کی طرف سے وہ تمہے اپنی رضا میں خوش دیکھنا چاہتا ہے۔

"خدا اپنے بندے سے ستر ماوں جتنی محبت کرتا ہے"

اور ماں کی محبت میں کبھی کھوٹ نہی ہوتی۔

خدا کے اس فیصلے کو دل سے مان لو گی تو تمہاری ہر مشکل آسان ہوتی جائے گی۔

کاشف کو بھول جاو بیٹا وہ ماضی تھا اور جو ایک بار گزر جائے وہ لوٹ کر واپس نہی آتا۔

ماضی کے پیچھے بھاگتے بھاگتے کہی اپنا مستقبل نہ کھو دینا۔

موسیٰ تمہارا شوہر ہے اب اور شوہر "مجازی خدا" ہوتا ہے۔

اس کے فرائض کی ادائیگی میں کبھی غفلت مت کرنا۔

وہ دن کہے تو دن اور رات کہے تو رات سمجھنا۔

اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور اللہ کی خوشنودگی بھی حاصل ہو گی۔

پھر دیکھنا کیسے منزل آسان ہوتی اور اللہ تمہارے شوہر کے دل میں تمہارے لیے محبت ڈال دے گا۔

ایک بار اللہ کی رضا میں خوش رہ کر تو دیکھو۔

ماں باپ تو ہمیشہ اپنی اولاد کا اچھا ہی سوچتے ہیں اس وقت ہمیں جو سہی لگا ہم نے کر دیا کیونکہ اس میں اللہ کی مرضی تھی۔

exponovels

ایک پل کے لیے سوچو اگر تمہاری شادی کاشف سے ہو جاتی تو کیا تم خوش رہ پاتی؟

شاید ہاں۔۔۔۔۔ لیکن بس چند ماہ کے لیے۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ اس کی ماں اور بہنیں تمہاری زندگی میں زہر بھرنا شروع کر دیتیں کیونکہ تم ان کی پسند نہی تھی۔

"جن گھروں میں مردوں کی زندگی کے فیصلے عورتوں کے سپرد ہو ایسے گھر کے مردوں کا مستقبل بربادی ہوتا ہے،،

وہی کاشف جس کے لیے آج تم آنسو بہا رہی ہو وہ تمہیں غلط اور اپنے گھر والوں کو درست ثابت کرتا، بڑھتے بڑھتے اختلافات اتنے بڑھ جاتے کہ اس کا جی بھر جاتا تم سے۔

اسے لگنے لگتا کہ تم سے شادی کرنا اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی اور نتیجہ۔۔۔۔۔ تم دونوں کے راستے جدا ہو جاتے۔

"مرد کی محبت برف کی طرح ہوتی ہے جو ہر گزرتے لمحے پانی بن کر بہتی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے،،

ہو سکتا ہے وہ بھی اس وقت اتنا ہی تڑپ رہا ہو گا جتنی تم۔۔۔۔۔۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ تڑپ بھی ختم ہو جائے گی۔

لاحاصل کی تمنا آخر کار انسان کو تھکا دیتی ہے۔

ایک وقت آئے گا تم دونوں بھی تھک جاو گے اور پھر راضی رہنا سیکھ جاو گے اسی میں جو تمہارا مقدر ہے، زندگی آسان لگے گی۔

اب جاو منہ ہاتھ دھولو جلدی سے بابا آنے والے ہیں تمہیں روتے دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے۔

exponovels

ذمل آنسو پونچھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

واپس آئی تو چاچو اور پھپو کی ساری فیملی آچکی تھی ان سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی اور وقت گزرتا گیا۔

سب تیار ہو چکے تھے ذمل کے گھر جانے کے لیے سوائے موسیٰ کے وہ آرام سے کمرہ بند کیے بیٹھا تھا، اس نے شکر ادا کیا کہ ذمل خود ہی یہاں سے چلی گئی اور اس کی مشکل آسان ہو گئی مگر اس کی خوشی زیادہ دیر ٹکنے والی نہی تھی۔

موسیٰ۔۔۔خان صاحب نے دروازہ ناک کیا تو وہ تیسری آواز پر بد مزہ ہوتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

مسز خان بھی ساتھ تھیں اور ان کے ہاتھ میں موسیٰ کے لیے پینٹ کوٹ اور شوز باکس تھا۔

وہ بے رخی سے واپس بیڈ پر چلا گیا۔

موسیٰ یہ سب پہن کر تیار ہو جاو اور نیچے پہنچو، دیر نہی ہونی چاہیے۔

شاہ صاحب کا انداز حکمانہ تھا۔

اور اگر نہ پہنچوں تو؟

شاہ صاحب کے واپسی کے لیے بڑھتے قدم رک گئے وہ غصے سے پلٹے۔

تو پھر میں خود آوں گا تمہیں تیار کرنے۔۔۔تو بہتر ہے خود ہی نیچے پہنچ جاو ایک ارجنٹ میٹنگ میں جانا ہے۔

ہر وقت کی ضد اچھی نہی ہوتی۔۔۔مسز خان مزید بولنے ہی والی تھیں کہ موسیٰ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

یہ میرا اور میرے ڈیڈ کا معاملہ ہے آپ سے کسی نے رائے نہی مانگی۔۔۔آپ یہاں سے جا سکتی ہیں۔

exponovels

مسز خان نے ایک نظر خان صاحب پر ڈالی اور دوسری موسیٰ پر، پیر پٹختی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

موسیٰ مام ہیں تمہاری!

سوری ڈیڈ۔۔۔ آپ جائیں میں تیار ہو کر آرہا ہوں مجھے اس زبردستی کے رشتے میں مت باندھیں۔

نہ تو وہ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی ہیں اور نہ میں انہیں ماں۔۔۔ تو آپ روز روز کی یہ ضد چھوڑ دیں۔

میں جس حال میں ہوں مجھے خوش رہنے دیں۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز!

اچھا ٹھیک ہے میں بحث نہی کروں گا تم جلدی تیار ہو کر نیچے پہنچو۔

We are already late!

وہ مایوسی سے کمرے سے باہر نکل آئے۔

وہ تیار ہو کر نیچے پہنچا تو خان صاحب نے امپورٹڈ واچ اس کی طرف بڑھائی جو نہ چاہتے ہوئے بھی موسیٰ نے تھام کر پہن لی اور سب باہر کی طرف چلدیے۔

مسز خان اور ہدہ خان صاحب کی گاڑی میں تھیں جبکہ موسیٰ اپنی گاڑی میں۔۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا۔

خان صاحب کی گاڑی ایک انجان گھر کے سامنے رکی تو موسیٰ نے بھی اپنی گاڑی سائیڈ پر پارک کی اور گاڑی لاک کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

یہ کونسی جگہ ہے خان صاحب؟

کہاں لے آئے ہیں آپ مجھے؟

وہ حیران و پریشان سا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

exponovels

فکر مت کرو اب تو تمہارا آنا جانا لگا رہے گا یہاں، آہستہ آہستہ دل لگ جائے گا تمہارا یہاں۔۔۔۔ مسز خان طنزیہ مسکرائیں۔

موسیٰ نے غصے سے ان کی طرف دیکھا۔

ڈیڈ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تو اپنی بیوی سے کہیں چپ رہیں ورنہ میں ابھی واپس چلا جاتا ہوں۔

کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو یہ لڑائی یہی ختم کر دیں تو بہتر رہے گا۔ وہ غصے سے بول کر آگے بڑھ گئے اور مسز خان بھی جلدی سے آگے بڑھیں۔

ذمل کے گھر والوں نے ان کا بہت اچھا استقبال کیا۔

اس کے بابا موسیٰ سے گلے ملے اور ماما نے موسیٰ کا ماتھا چوما۔

وہ کچھ بھی سمجھ نہی پا رہا تھا کہ آخر یہ لوگ کون ہیں۔

ہوش تو تب آیا جب حرا ذمل کے ساتھ آئی اور اسے موسیٰ کے ساتھ بٹھا دیا۔

موسی حیرانگی سے خان صاحب کی طرف دیکھنے لگا انہوں نے اسے چپ چاپ بیٹھے رہنے کا اشارہ دیا۔

مسز خان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ موسیٰ کا پارہ ہائی ہونے کو تھا۔

تو یہ سب ان کی چال تھی، مجھے یہاں اس لڑکی کے نخرے اٹھانے کو لائی ہیں۔

اچھا نہی کیا آپ نے مسز خان!

اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا آپ کو، وہ اشاروں ہی اشاروں میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچنے لگا۔

exponovels

بھائی یہ آپ کے لیے۔۔۔۔۔حرا نے خوبصورت سجاوٹ والا دودھ کا گلاس موسیٰ کی طرف بڑھایا۔

یہ لڑکی مجھے بھائی کیوں بول رہی ہے؟

میں تو اسے جانتا تک نہی۔۔۔۔۔وہ حرا کی ہاتھ سے گلاس تھامنے کی بجائے حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

موسیٰ؟

خان صاحب نے اسے غصے سے دیکھا، جس کا مطلب تھا کہ گلاس تھام لو۔

Sorry i can't drunk.

موسیٰ کے جواب پر حرا کی مسکراہٹ ایک پل میں سمٹ گئی۔

بھائی آپ کو یہ دودھ پینا ہی ہو گا، رسم ہے یہ اور میرا حق بھی۔

حق؟

کس بات کا حق؟

موسیٰ حیران ہوتے ہوئے بولا۔

ذمل ڈر کے مارے ماں کی طرف دیکھنے لگی اسے ڈر تھا کہ کہی موسیٰ سب کے سامنے کچھ ایسا ویسا نہ بول دے جس سے پھپھو اور چاچو کی فیملی کو یہ لگے کہ موسیٰ اس شادی سے خوش نہی ہے۔

بیٹا یہ رسم ہوتی ہے دلہن کی بہن کی طرف سے، اس رسم کا نام دودھ پلائی ہوتا ہے۔

تمہیں حرا کو پیسے دینے ہو گے اس کے بدلے، مسز خان نے جلے پر نمک چھڑکا۔

Whatever,,,,,

exponovels

موسیٰ چڑتے ہوئے بولا۔

کتنے پیسے چاہیے؟

وہ ایسا بولا جیسے کسی کا ادھار واپس کرنا ہو۔

پورے دس ہزار۔۔۔۔ حرا بڑے ادب سے مسکراتے ہوئے بولی۔

موسی نے اپنا والٹ نکالا اور پیسے گن کر پچاس ہزار حرا کی طرف بڑھا۔

حرا کی تو حیرت کی انتہا نہ رہی وہ حیرانگی سے ماں کی طرف دیکھنے لگی۔

انہوں نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی موسیٰ بھائی یہ بہت زیادہ ہیں اور میں تو بس مزاق کر رہی تھی۔

....Nice۔

وہ طنزیہ مسکرایا۔

لیکن میں مزاق نہی کر رہا۔

Please....

حرا حیرانگی سے سب کی طرف دیکھنے لگی۔

خان صاحب مسکراتے ہوئے آگے بڑھے۔

رکھ لیں بیٹا یہ آپ کا حق ہے۔۔۔۔ انہوں نے موسیٰ کے ہاتھ سے پیسے لے کر حرا کی طرف بڑھائے تو اس نے پیسے رکھ لیے۔

exponovels

سب کزنز اور بچوں نے تالیاں بجا کر یاہووووو کا نعرہ لگایا۔

یہ دودھ تو پی لیں آپ بھائی۔۔۔۔۔ حرا نے گلاس اس کی طرف بڑھایا مگر موسیٰ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

میں دودھ نہی پیتا۔

I am sorry.....

آپ پیتے ہیں یا نہی اس بات سے فرق نہی پڑتا مگر آج آپ کو پینا ہی ہو گا حرا نے گلاس اس کی طرف بڑھایا تو نا چاہتے ہوئے بھی موسیٰ نے گلاس تھام لیا اور منہ سے لگا لیا۔

وہ بس کسی طرح اس جھنجٹ سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔

بس بس بس بسسسسس۔۔۔۔۔۔۔ ابھی وہ پی ہی رہا تھا کہ حرا چلا اٹھی۔

تھوڑا آپی کے لیے بھی چھوڑ دیں اس نے موسیٰ کے ہاتھ سے گلاس لے کر ذمل کی طرف بڑھایا۔

ذمل نے اسے گھوری ڈالی مگر اس پر کوئی اثر نہی ہوا۔

ذمل کو زبردستی دودھ ختم کرنا پڑا۔

حرا وہاں سے گئی تو موسیٰ نے سکھ کا سانس لیا۔

عجیب زبردستی ہے، وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

ذمل اور مسز خان ہدہ سب باتوں میں مصروف ہو گئیں جبکہ موسیٰ اس ڈریس میں عجیب الجھن کا شکار بنا بیٹھا تھا۔

پتہ نہی کب جان چھوٹے گی یہاں سے۔۔۔ وہ فون کا لک آن کرتے ہوئے بولا۔

exponovels

ذمل نے اس کی آواز سن لی مگر بولی کچھ نہی۔

اس کے بات انہیں کھانا کھانے ڈائینگ ٹیبل پر جانا پڑا۔

سب کزنز اور حرا موسیٰ کے سر پر سوار تھیں۔

زبردستی اسے کھانا سرو کر رہی تھیں، موسیٰ کا دل چاہ رہا تھا ابھی یہاں سے بھاگ جائے مگر خان صاحب کی خاطر چپ بیٹھا تھا۔

مسز خان موسیٰ کی حالت کو بہت انجوائے کر رہی تھیں۔

کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور آخر کار انہیں گھر جانے کی اجازت مل ہی گئی۔

موسیٰ جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا لیکن خان صاحب کی آواز پر رک گیا۔

ان کی طرف سے حکم آیا کہ ذمل کو اپنے ساتھ لے کر جاو اپنی گاڑی میں۔

اب سب کے سامنے وہ کچھ نہ بول سکا اور مجبوراً اسے ذمل کو اپنی گاڑی میں لانا پڑا۔

اب تک اس نے ایک نظر بھی ذمل پر نہی ڈالی اور نہ ہی دیکھنا چاہتا تھا۔

ذمل کی سسکیاں گاڑی میں گونج رہی تھیں، ماں باپ سے بچھڑنے کے غم میں۔

کس مصیبت میں پھنسا دیا ڈیڈ نے مجھے۔۔۔کیسے جاہل لوگ ہیں۔

گاڑی گھر کے سامنے روکے ہارن پر ہارن بجاتے ہوئے بولا۔

ذمل نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا مگر موسی پر کوئی اثر نہی پڑا۔

گیٹ کھلا تو اس نے گاڑی پارک کی غصے سے ذمل کی سائیڈ والا دروازہ کھولا۔

exponovels

Get out from my car...

ذمل شرمندگی سے آنسو بہاتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی۔

موسیٰ نے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور اندر چلا گیا۔

تب ہی خان صاحب کی گاڑی بھی آ گئی۔

ہدہ اور مسز خان اندر چلی گئیں جبکہ ذمل کو انہوں نے وہی روک لیا۔

آو بیٹا ایک ضروری بات کرنی تھی، وہ گارڈن کی طرف بڑھے تو ذمل بھی ان کے ساتھ چل دی۔

موسیٰ کے بارے میں بات کرنی تھی بیٹا!

موسیٰ بہت ضدی اور غصے والا لڑکا ہے، وہ شروع سے ایسا نہی تھا بیٹا۔

جب اس ماں کا انتقال ہوا تو مجھے مجبوراً اس کی خاطر دوسری شادی کرنا پڑی۔

میں تو سمجھا تھا کہ یہ رخشندہ سے گھل مل جائے گا اور اسے ماں کی کمی محسوس نہی ہو گی مگر ایسا نہی ہو سکا۔

میرا اندازہ غلط ثابت ہوا الٹا موسیٰ دن بدن ضدی اور خود سر بنتا چلا گیا۔

یہاں تک کہ وہ یہ سمجھنے لگا کہ رخشندہ مجھے اس سے چھیننا چاہتی ہے۔

اس نے کبھی اسے اپنی ماں نہی سمجھا اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔

ہر وقت دونوں میں جھگڑا چلتا رہتا ہے۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو سمجھنا نہی چاہتے۔

موسیٰ نے جو کل رات تمہارے ساتھ کیا وہ دوبارہ نہ ہو اسی لیے تمہیں سمجھا رہا ہوں۔

exponovels

تم پڑھی لکھی اور قابل لڑکی ہو، مجھے امید ہے تم اسے بدل سکتی ہو۔

اگر وہ تم پر سختی کرتا ہے تو تم بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دو۔

اپنے حق کے لیے لڑنا سیکھو۔

اسے ایسے تنگ کرو کہ وہ تمہیں کمرے سے نکالنے کی بجائے خود کمرے سے باہر نکل جائے۔

اگر وہ ایسا کرتا بھی ہے تو کرنے دو آخر کب تک صوفے پر سوئے گا۔

مجبوراً اسے تمہارے ساتھ کمرہ شئیر کرنا ہی پڑے گا۔

دب کے مت رہو بیٹا دبانا سیکھو۔

موسیٰ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ میں ہوں، میری کوئی بھی بات نہی ٹالتا۔

تم سے شادی بھی اس نے میرے کہنے پر کی ہے مگر میں نہی چاہتا کہ میری بیٹی کے ساتھ کوئی ناانصافی ہو۔

موسیٰ ہمیشہ سے اکیلا رہنے کا عادی ہے اسی لیے وہ کسی دوسرے شخص کو اپنی زندگی میں برداشت نہی کر سکتا۔

مگر تم اس کی بیوی ہو، زندگی بھر کا ساتھ ہے اب تم دونوں کا۔

اس کی زندگی میں اپنی اہمیت واضح کرو، اسے اپنے رشتے کی حقیقت سے آشنا کراو۔

بتاو اسے کہ اب تمہارے بغیر اس کی زندگی ناممکن ہے۔

مجھے یقین ہے میری بیٹی موسیٰ کو بدلنے میں میرا ساتھ دے گی۔

ذمل ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

چلو اب اپنے کمرے میں اس سے پہلے کہ وہ پورشن لاک کر دے۔

exponovels

وہ دونوں مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔

وہ اوپر پہنچی تو موسیٰ بنا شرٹ پہنے ٹی وی لاونج کے صوفے پر بیٹھا سموگنگ کر رہا تھا۔

ذمل کمرے میں گئی موسیٰ کی شرٹ اٹھائی اور اس کی طرف بڑھی۔

پلیز اپنی شرٹ پہن لیں، ڈرتے ڈرتے بولی۔

موسیٰ نے اس کے ہاتھ سے شرٹ کھینچ کر صوفے پر پھینک دی۔

تمہاری پرابلم کیا ہے؟

کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟

مجھ پر حکم چلاو گی؟

وہ ذمل کی طرف بڑھا اور سوال پر سوال کرتا چلا گیا یہاں تک کہ ذمل ڈر کر دیوار سے جا لگی اور سر نفی میں ہلانے لگی۔

نننہی۔۔۔۔۔میرا وہ مطلب نہی تھا۔

تو پھر کیا مطلب تھا تمہارا بولو؟

وہ غصے سے چلایا۔

ذمل نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کیا اور کمرے میں بھاگ گئی۔

موسیٰ بھی غصے سے اس کے پیچھے دوڑا۔

بازو سے کھینچتے ہوئے ذمل کو اپنے سامنے لایا۔

exponovels

آئیندہ میرے معملات میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کی تو انجام اچھا نہی ہو گا۔

Get out.

اس کمرے میں آنے کی بلکل اجازت نہی ہے تمہیں۔

اس پورشن میں رہنے کی اجازت دے رہا ہوں بس ڈیڈ کی خاطر، اسی کو غنیمت سمجھو۔

ذمل کو بازو سے کھینچتے ہوئے کمرے کے دروازے پر چھوڑ کر کمرہ بند کر لیا۔

ذمل اپنا بازو مسلتی ہوئی ٹی وی لاونج کے صوفے پر بیٹھ گئی۔

آنکھیں نا جانے کب سے بھیگ رہی تھیں۔

سہی کہا آپ نے موسیٰ خان آپ نے بہت بڑا احسان کیا ہے مجھ سے شادی کر کے۔

اگر اس دن آپ مجھ سے نکاح نہ کرتے تو شاید میری ساری زندگی گھر بیٹھے گزر جاتی شادی کے انتظار میں۔

شاید میں آپ کا احسان زندگی بھر نہی چکا سکتی۔

اگر میری قسمت میں یہی لکھا ہے تو یہی سہی۔

آپ کا قصور بھی نہی ہے اس میں، آپ نے تو اپنے ڈیڈ کے کہنے پر مجھ سے نکاح کیا ہے۔

جو کچھ کاشف نے میرے ساتھ کیا اس کے بعد اب میرے لیے کسی کے دل میں محبت پیدا نہی ہو سکتی اور آپ کے دل میں تو بلکل بھی نہی۔

ہر مرد کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بیوی نیک اور اس کا ماضی کسی غیر مرد سے نہ جڑا ہو، ایسی بیویاں ہی اپنے شوہر کے دل پر راج کرتی ہیں۔

exponovels

لیکن میرا ماضی تو کاشف سے جڑا ہے تو پھر کیسے آپ کے دل میں میرے لیے ہمدردی پیدا ہو گی؟

لیکن انکل کی جو توقعات مجھ سے جڑ چکی ہیں ان پر کیسے عمل کر سکوں گی میں؟

آپ کے احسان تلے دبی ہوں کیسے آپ کے سامنے آواز اٹھا سکوں گی؟

وہ خود سے ہی سوال کرتی ہوئی نہ جانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

صبح ملازمہ کی آواز پر آنکھ کھلی۔

ذمل باجی میڈم نے نیچے بلایا ہے آپ کو ناشتے کے لیے۔

جی آپ چلیں میں آرہی ہوں، وہ اپنا سر مسلتے ہوئے بولی۔

وہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھی۔

لاک کھولنے کی کوشش کی مگر کمرہ اندر سے بند تھا۔

اس نے پریشانی سے اپنا حلیہ دیکھا۔

وہ رات کو چینج بھی نہی کر سکی کیونکہ موسیٰ نے اسے کمرے سے نکال دیا تھا۔

اب اس حالت میں نیچے نہی جا سکتی تھی اور موسیٰ دروازہ کھولنے والا نہی تھا۔

اچھا ہوتا کہ میں اپنا بیگ دوسرے کمرے میں رکھوا دیتی۔

سمجھ نہی آرہا اب کیا کروں؟

وہ اسی پریشانی میں کچن میں چلی گئی، پانی پی کر جیسے ہی باہر آنے لگی دروازے کے پاس کی رینک دکھائی دیا۔

چابیاں اتار کر کمرے کی طرف بڑھی، ایک ایک چابی چیک کی تو آخر کار مطلوبہ چابی مل ہی گئی اور دروازہ کھل گیا۔

exponovels

کمرے میں اندھیرا تھا وہ ڈرتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی کہ اگر زرا سا بھی شور ہوا تو موسیٰ اٹھ جائے گا اور میری شامت آجائے گی۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ اندھیرے میں بیگ تک کیسے پہنچوں؟

ہمت کرتے ہوئے وہ وارڈروب کی طرف بڑھی اور لائٹ آن کر دی۔

اس کا بیگ سامنے ہی پڑا تھا مگر جیسے ہی بیگ کھلا اس میں کوئی کپڑے نہی تھے۔

وہ پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی مگر کچھ نہی تھا۔

پھر سوچا شاید کسی نے میرے کپڑے الماری میں رکھ دیے ہو۔

الماری کھول کر دیکھا تو سارے کپڑے وہی تھے۔

ذمل نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنا ایک جوڑا نکال کر الماری بند کر دی مگر جیسے ہی واپس پلٹی اس کے ہوش اڑ گئے۔

موسیٰ اس کے پلٹنے کے انتظار میں پیچھے ہی کھڑا تھا۔

کیا کر رہی تھی یہاں؟

منع کیا تھا ناں کمرے میں آنے سے؟

ایک بار کہی گئی بات تمہاری سمجھ میں نہی آتی؟

اس نے غصے سے الماری پر ہاتھ مارا اور ذمل ڈر کر پیچھے ہٹی۔

وہ ممیں۔۔۔۔۔میں اپنے کپڑے لینے آئی تھی الماری سے، ہمت کرتے ہوئے بول دی۔

تمہارے کپڑے وہ بھی میری الماری میں؟

exponovels

پیچھے ہٹو۔۔۔۔وہ غصے سے دھاڑا۔

ذمل جلدی سے پیچھے ہٹی اور کسی مجرم کی طرح سر جھکائے کھڑی ہو گئی۔

موسیٰ نے جیسے ہی الماری کھولی اس کا سر چکرا گیا۔

ذمل کے کپڑے غصے سے باہر پھینک دیے۔

اٹھاو یہ سب اور دفع ہو جاو یہاں سے۔۔۔۔۔۔ذمل پر چلایا۔

ذمل نے ایک نظر زمین پر گرے اپنے کپڑوں کو دیکھا اور دوسری غصے سے بھری نظر موسیٰ پر ڈالی۔

کیا سمجھتے ہو تم اپنے آپ کو؟

ذمل نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے اسے پیچھے دھکیلا۔

موسیٰ بہ مشکل گرتے گرتے بچا۔

یہ کیا بدتمیزی ہیں؟

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی موسیٰ حیرت سے چلایا۔

ویسے ہی جیسے آپ کی ہمت ہوئی میرے کپڑے اٹھا کر باہر پھینکنے کی،وہ اپنے کپڑے سمیٹ پر بیگ میں رکھتے ہوئے دوسرے کمرے کی طرف بڑھی۔

موسیٰ بھی غصے سے اس کے پیچھے چل دیا مگر اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ذمل کمرے کا دروازہ بند کر چکی تھی۔

موسیٰ نے غصے سے ایک زور دار مکا دروازے پر مارا۔

Open the door?

exponovels

وہ چلایا مگر ذمل پر کوئی اثر نہی ہوا۔

وہ دروازے سے ہی ٹیک لگائے فرش پر بیٹھ گئی اور آنسو بہانے لگی۔

کیسے زندگی گزراوں گی میں اس کے ساتھ؟

جو اپنی الماری میں میرے کپڑے نہی برداشت کر سکا وہ مجھے کیسے برداشت کرے گا؟

کیا کروں میں کچھ سمجھ نہی آرہا۔

خود کو سنبھالتی ہوئی اٹھی اور کپڑے چینج کرنے کے بعد نیچے چلی گئی۔

موسیٰ کے کمرے کا دروازہ بند دیکھ کر تسلی ہوئی۔

نیچے پہنچی تو مسز خان ڈائینگ ٹیبل پر اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔

بڑی جلدی آگئی تم؟

کب سے پیغام بھیجا ہے اور تم اب آرہی ہو، یہاں پر ملازم تمہارے باپ نے نہی رکھوائے جو جب تمہارا دل چاہے گا تمہارے لیے ناشتہ بنائیں گے۔

جی۔۔۔۔۔مسز خان کا رویہ دیکھ کر ذمل پر تو جیسے سکتہ طاری ہو گیا۔

اب میں نے فارسی میں تو کچھ بولا نہی جو تمہیں سمجھ نہی آئی، ناشتہ کرو جلدی سے اور بھی کام ہیں مجھے۔

خان صاحب پوچھ رہے تھے تمہارا اور تم اتنی دیر سے آئی ہو ناشتے کے لیے۔

آئیندہ ایسا نہ ہو!

جی ٹھیک ہے۔۔۔ذمل سر جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

exponovels

تھوڑی تھوڑی دیر بعد سیڑھیوں کی طرف دیکھ لیتی کہ کہی موسیٰ تو نہی آ رہا۔

جس کا انتظار کر رہی ہو وہ نہی آنے والا۔۔۔۔ مسز خان سے اس کی یہ حرکت چھپ نہ سکی۔

نہی وہ میں تو بس۔۔۔۔۔ ذمل شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

موسیٰ اپنا ناشتہ یا تو خود بناتا ہے یا پھر باہر سے کھا لیتا ہے، ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا وہ پسند ہی نہی کرتا۔

تنہائی پسند ہے اسے، اسی لیے اپنے پورشن میں اکیلا رہتا ہے۔

بہت دفع کوشش کی ہے میں نے کہ ایک کمرہ ثمر کو دے دو مگر وہ کہتا ہے کہ یہ پورشن میرا اور میری ماں کا ہے۔

اپنی وراثت میں رہتا ہوں اور اس وراثت پر بس میرا حق ہے۔

اس نے مجھے کبھی ماں نہی سمجھا مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہی کہ تم بھی مجھے ماں نہ سمجھو۔

نہی۔۔۔۔ ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

اب یہ تمہارا گھر ہے، سنبھالو اسے۔

آج کچھ میٹھا بنا لو اور اس کے بعد کچن کی ساری زمہ داری تمہاری۔

گھر کے دوسرے کاموں کے لیے ملازمہ ہے مگر کھانا میں خود ہی بناتی ہوں۔

گھر کی بڑی بہو ہونے کے ناطے اب یہ تمہاری زمہ داری ہے۔

جی۔۔۔ آپ بے فکر ہو جائیں شکایت کا موقع نہی دوں گی آپ کو کبھی۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو، وہ کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

exponovels

کاشف آج پھر پوری رات پارک میں سو کر گھر آیا، اپنے کمرے میں گیا۔

کپڑے چینج کیے اور آفس کے لیے تیار ہو کر باہر آیا۔

عاشی کمرے میں نہی تھی۔

وہ جیسے ہی گیٹ کے پاس پہنچا اس کی امی وہاں آ گئیں۔

آفس سے واپسی پر عاشی کو لیتے آنا، وہ کل رات سے اپنے گھر ہے۔

یاد سے چلے جانا۔

کاشف نے ان کی کسی بات کا جواب نہی دیا۔

آخر کب تک ماں کو یوں نظر انداز کرتے رہو گے؟

جو ہونا تھا ہو گیا اب تو کچھ نہی ہو سکتا۔۔۔۔ بہتر ہے عاشی کو قبول کر لو۔

آپ نے قبول کر لیا ناں اسے؟

تو اب کیا مسئلہ ہے اماں؟

خوش رہیں اپنی بہو کے ساتھ۔۔۔۔ میں اسے قبول نہی کر سکتا۔

بلکل ویسے ہی جیسے آپ "ذمل" کو قبول نہی کر سکی تھیں۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔ گیٹ کھول کر گاڑی باہر نکالی اور گیٹ بند کرنے کے بعد گاڑی سٹارٹ کر دی۔

یہ ذمل اس کی زندگی میں تھی تب بھی میرے راستے کا سب سے بڑا کانٹا تھی اور اب بھی۔۔۔۔

سمجھ نہی آ رہی آخر کیسے نکلے گی یہ اس کے دل سے؟

exponovels

کتنے مان سے وعدہ کیا تھا میں نے اپنی بہن سے کہ کاشی بہت خوش رکھے گا اس کی بیٹی کو مگر اب کیا جواب دوں گی اسے۔

وہ افسردگی سے اندر چلی گئیں۔

کاشف آفس پہنچا تو سب کی نظریں اسی پر جمی تھیں۔

اس کی شادی ٹوٹ چکی ہے یہ بات آفس میں پھیل چکی تھی کیونکہ سارا اسٹاف بارات میں شامل تھا۔

وہ کسی سے بھی بات کیے بغیر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

کیسے ہو؟

قاسم کمرے میں داخل ہوا۔

کاشف اور قاسم دونوں بزنس پارٹنرز ہیں اور یہ آفس ان دونوں کی محنت سے ہی چل رہا ہے۔

کیسا ہو سکتا ہوں؟

جب کسی عاشق کی محبت ہمیشہ کے لیے اس سے بچھڑ جاتی ہے تو اس عاشق کا حال پوچھنے والا بھی کسی دشمن سے کم نہیں ہوتا۔

کاشف کے جواب پر قاسم مسکرا دیا۔

ذمل کی شادی ہو گئی اسی دن، اس کے بابا کے دوست کے بیٹے کے ساتھ۔

کاشف کا لیپ ٹاپ کی طرف بڑھتا ہاتھ وہی رک گیا اور وہ سر تھامے کرسی پر گر گیا۔

اس دن جب بارات واپس گئی تو میں وہی تھا، ایک ضروری کال سننے گیا تھا واپس آیا تو ذمل کا نکاح ہو رہا تھا۔

exponovels

یہ سب دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا، وہ لڑکا بہت آوارہ سا لگ رہا تھا۔

مگر میں وہاں کچھ نہی بول سکا اور چپ چاپ واپس آ گیا۔

مجھے لگتا ہے کہ ذمل وہاں خوش نہی ہو گی، تمہیں اس سے بات کرنی چاہیے۔

قاسم کی بات پر کاشف نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

اتنا سب ہونے کے بعد اتنی ہمت نہی ہے مجھ میں قاسم اور اس کے ماں، باپ نے سوچ سمجھ کر ہی اس کا نکاح کیا ہو گا۔

نہی کاشف۔۔۔۔۔وہ لڑکا ٹھیک نہی ہے ایک بار تم اس کا حلیہ دیکھو تو تمہیں پتہ چلے۔

وہ شکل سے بہت آوارہ لگ رہا تھا جبکہ ذمل بہت اچھی لڑکی ہے اور وہ ایسا شخص ڈیزرو نہی کرتی۔

مجھے لگتا ہے ہمیں پتہ کرنا چاہیے کہ وہ کس حال میں ہے۔

میں کوشش کرتا ہوں اس سے رابطہ کرنے کی۔

دیکھنا اس کے لیے کوئی مشکل نہ پیدا کر دینا قاسم، ویسے ہی میری وجہ سے بہت مشکلات ہیں اس کی زندگی میں۔

تم فکر مت کرو یار کاشی۔۔۔میں کسی سٹاف ممبر گرل کے ذریعے پتہ کرانے کی کوشش کرتا ہوں، فی الحال تو میٹنگ ہے پانچ منٹ تک آ جانا میٹنگ روم میں۔۔۔ قاسم کمرے سے باہر نکل گیا۔

ذمل سارا دن کچن میں مصروف رہی صرف میٹھا ہی نہی اس نے سارا کھانا خود بنانے کی زمہ داری اپنے سر لے لی۔

مسز خان کو اور کیا چاہیے تھا وہ خوشی خوشی اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

ہدہ کالج سے واپس آئی تو وہ بھی اپنے کمرے میں آ گئی ذمل کو کھانا جلدی بنانے کا آرڈر دیتی ہوئی۔

exponovels

ذمل کو اس کی یہ حرکت اچھی تو نہی لگی مگر بولی کچھ نہی۔

یاد آگیا کیسے حرا ہر کام میں اس کی مدد کرتی تھی پھر چاہے وہ کام کچن کا ہو یا پھر گھر کی صفائی ستھرائی کا ہر کام میں ذمل کا ہاتھ بٹاتی تھی۔

بہن کا خیال آیا تو آنکھیں آنسوں سے بھر گئی۔

خیر کوئی بات نہی وقت لگے گا ہدہ بھی مجھ سے حرا کی طرح گھل مل جائے گی۔

ویسے بھی وہ پڑھ کر آئی ہے تھکی ہوگی میں سمجھ سکتی ہوں۔

اس نے اپنے دل میں کوئی بدگمانی نہی پیدا ہونے دی۔

شام کے پانچ بج چکے تھے اور خان صاحب آنے والے تھے۔

ذمل سارا کھانا تیار کر چکی تھی لیکن اپنی حالت دیکھ کر افسوس ہوا۔

ڈرتی ہوئی اوپر کی طرف بڑھی۔

موسیٰ کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ گھر نہی ہے۔

اس نے شکر ادا کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی، کپڑے چینج کیے اور نیچے آکر ڈائینگ ٹیبل پر ملازمہ کی مدد سے کھانا لگوایا۔

سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے موسیٰ کے۔۔خان صاحب نے ذمل سے پوچھا تو وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی۔

خیر تم رہنے دو ویسے بھی وہ کسی کو بتا کر نہی جاتا کہ کہاں جا رہا ہے۔

exponovels

کھانا شروع کریں سب۔۔۔۔

آج کھانا بھابی نے بنایا ہے ڈیڈ۔

واقعی؟

خان صاحب حیرانگی سے ذمل کو دیکھنے لگے۔

امید ہے بہت اچھا بنا ہو گا، وہ کباب پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولے۔

ڈیڈ بریانی بھی ہے اور کسٹرڈ بھی۔۔۔ہدہ تو جیسے پاگل ہو رہی تھی۔

واوووو۔۔۔۔بھابی بہت ٹیسٹ ہے آپ کے ہاتھوں میں۔

ہاں بیٹا واقعی کھانا بہت اچھا ہے، خان صاحب نے دل سے ذمل کی تعریف کی۔

ہاں بھئی شکر ہے کھانا بہت اچھا ہے ذمل، شکر ہے ان لوگوں کو میرے علاوہ کسی اور کھانا پسند آ ہی گیا۔

اب تو میں آرام کروں گی، میری بہو آ گئی ہے ناں گھر کو سنبھالنے والی۔

سب نے مشترکہ قہقہ لگایا۔

ذمل بھی مسکرا دی۔

موسیٰ رکو!

خان صاحب کی آواز پر ذمل گھبرا کر پلٹی۔

موسیٰ اوپر جا رہا تھا مگر خان صاحب کی آواز پر رک گیا۔

اب کیا ہو گیا خان؟

exponovels

آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے جاتے ہوئے مت ٹوکا کریں۔

کبھی تو پیار سے بات کر لیا کرو یار، آؤ کھانا کھاو ہمارے ساتھ۔۔۔خان صاحب بہت پیار سے بولے۔

...Sorry۔

مجھے بھوک نہی ہے۔بول کر وہ آگے بڑھا مگر خان صاحب کی آواز پر رک گیا۔

آج کھانا مسز خان نے نہی مسز موسیٰ خان نے بنایا ہے آج تو کھالو یار۔

خان صاحب پلیز۔۔۔۔وہ غصے سے اوپر جانے کی بجائے وہی آ گیا۔

اس لڑکی کا نام میرے نام کے ساتھ مت جوڑیں۔

میں نہ تو اس شادی کو مانتا ہوں اور نہ اس لڑکی کو اپنی بیوی۔

یہ آپ کی بہو ہیں، آپ ہی سنبھالیں۔

وہ ان کی کوئی بھی بات سنے بغیر سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر چلا گیا۔

ذلت شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھی سب سن رہی تھی۔

یہ بہت بدتمیز ہوتا جا رہا ہے، تم فکر مت کرو بیٹا آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

کچھ وقت لگے گا اسے یہ رشتہ قبول کرنے میں، خان صاحب شرمندہ سے بول رہے تھے۔

موسیٰ کی طرف سے میں معزرت کرتا ہوں۔

نہی انکل آپ ایسا مت بولیں آپ کا کوئی قصور نہی ہے اس میں اور نہ ہی موسیٰ کا۔

وہ بھی حالات سے مجبور ہیں۔

exponovels

یہ تو ان کی آپ کے لیے محبت ہے جو انہوں نے مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا۔

آپ آرام سے کھانا کھائیں میں ان کے لیے کھانا اوپر لے جاتی ہوں۔

ہمم۔۔۔۔لیکن خود بھی کھالینا۔

ذمل کچن میں گئی اور ایک ٹرے میں کھانا لیے اوپر چلی گئی اندر سے ڈر بھی تھا مگر پھر یہ سوچا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

موسیٰ ٹی وی لاونج میں ہی موجود تھا۔

ذمل نے کھانے کی ٹرے میز پر اس کے سامنے رکھ دی۔

آپ کھانا کھالیں پلیز۔۔۔۔۔ہمت کرتے ہوئے بولی۔

نہی کھانا مجھے کچھ۔۔۔۔۔۔لے جاو یہ سب یہاں سے۔

کیا سمجھتی ہو تم؟

اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ اچھے اچھے کھانے کھلا کر تم میرا دل جیت لو گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔

میرے ڈیڈ کو مجھ سے چھین لو گی تو یہ بھی تمہاری غلط فہمی ہے۔

پہلے مسز خان اور اب تم!

نہی۔۔۔۔۔ہر گز نہی!

وہ غصے سے چلایا اور ذمل کی طرف بڑھا۔

تم میرے ڈیڈ کو مجھ سے نہی چھین سکتی۔۔۔میں ایسا نہی ہونے دوں گا۔

سنا تم نے؟

exponovels

وہ غصے سے چلایا۔

جی۔۔۔۔۔ذمل نے سر ہاں میں ہلایا۔

یاد رکھنا!

ذمل کو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا۔

ذمل کو لگا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہی سکے گی، موسیٰ کی باتوں نے اسے حیران کر دیا۔

سہی کہا تھا انکل نے کہ موسیٰ سمجھتا ہے مسز خان نے ان سے ان کے بابا کو دور کر دیا۔

مگر یہ سب غلط ہے انہوں نے بہت بد گمانیاں پیدا کر رکھی ہیں سب کے بارے میں۔

اسی لیے یہ تنہا رہنا پسند کرتے ہیں۔

مجھے کچھ کرنا ہو گا ان کے لیے۔۔۔۔ان کو سچائی دکھانی ہو گی۔

اس اندھیرے بھری زندگی سے باہر لانا ہی ہو گا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے کچھ بھی۔۔۔

ذمل اپنے کمرے میں گئی اور چابیاں اٹھا کر واپس آئی۔

موسیٰ خان تیار ہو جائیں آپ کی زندگی میں دخل اندازی کرنے والی آچکی ہے۔

کاشف رات کو گھر پہنچا تو اس کی اماں اسے دیکھتے ہی چلانے لگیں۔

نہی گئے ناں تم عاشی کو لینے؟

کر لیا اپنا شوق پورا؟

exponovels

پڑ گئی ٹھنڈ کلیجے میں؟

تمہاری خالہ نے اسے واپس بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔

شرط رکھ دی ہے کہ جب تک تم خود اسے لینے نہی آو گے وہ عاشی کو نہی بھیجے گی۔

اچھا نہی کر رہے تم یہ سب۔۔۔۔۔ چھوڑ دو اس ذمل کا پیچھا اور عاشی کو قبول کر لو۔

وہ بیچاری صبح سے تیرا انتظار کر رہی تھی مگر تم نہی گئے۔

چھوڑ چکا ہوں میں ذمل کو اماں۔۔۔اب کچھ نہی بچا میرے پاس۔

اس کا نکاح ہو چکا ہے چلی گئی ہے وہ اپنے سسرال۔۔۔۔سب ختم ہو چکا ہے۔

میری وجہ سے اس کی زندگی تباہ ہو چکی ہے۔

ایک آوارہ شخص کے پلے باندھ کر رخصت کر دیا گیا ہے ذمل کو۔

لیکن اماں ایک بات آپ یاد رکھنا اگر ذمل کو کچھ ہوا تو میں بھی خود کو ختم کر لوں گا۔

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

تو میری بات بھی کان کھول کر سن لو کاشی۔۔۔اگر عاشی کو کچھ ہوا تو میں بھی خود کو ختم کر لوں گی۔

وہ ان کی بات سن کر آگے بڑھ گیا۔

قاسم کا نمبر ڈائل کیا۔

کیا بنا اس کام کا جو صبح کہا تھا تم نے؟

ہاں میری بات ہوئی ہے ریما سے وہ صبح کسی طرح ذمل کے گھر کا ایڈریس پتہ کروا لے۔

exponovels

ریما گھر جائے گی ذمل کے اور وہاں یہ بتائے گی کہ وہ ذمل کی دوست ہے اور شادی کے بعد دوسرے ملک چلی گئی تھی۔

اس کے بعد رابطہ نہی کر سکی اب واپس آئی ہوں تو سوچا ذمل سے مل لوں۔

کچھ اسی طرح کا پلان ہے اس کا، جیسے ہی ذمل کے گھر کا پتہ چلا میں خود وہاں جاوں گا ریما کے ساتھ اور اس سے کہوں گا اگر اسے ہماری کسی بھی طرح کی مدد چاہیے تو ہم اس کے ساتھ ہیں۔

جو بھی کرنا ہے پلیز جلدی کرنا اور مجھے تفصیل دیتے رہنا۔

ہمم ضرور۔۔۔۔ قاسم نے کال کاٹ دی۔

ذمل نے دروازہ ناک کرنے کی بجائے چابی سے لاک گھمایا کیونکہ وہ جانتی تھی موسیٰ دروازہ نہی کھولے گا۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا دل دھک دھک کرنے لگا، نا جانے کیساری ایکشن ہو گا موسیٰ کا لیکن موسیٰ کمرے میں تھا ہی نہی۔

وہ واش روم میں تھا یہ دیکھ کر ذمل کو تھوڑی تسلی ہوئی۔

وہ جلدی سے باہر گئی کھانے کی ٹرے لا کر اندر میز پر رکھی اور ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی۔

پلیٹ میں اپنے لیے بریانی نکالی اور مزے سے کھانے لگی۔

جیسے ہی واش روم کا دروازہ کھلا اس کے ہاتھ سے چمچ گرتے گرتے بچا اس کی وجہ تھی موسیٰ کا حلیہ وہ نہا کر باہر آرہا تھا تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے۔

exponovels

ٹی شرٹ،ٹراوزر پہنے،ذمل نے خدا کا شکر ادا کیا کہ

کم از کم آج اس نے شرٹ تو پہن رکھی ہے۔

ذمل کو سامنے دیکھ کر اس کے بڑھتے قدم رک گئے۔

اندر کیسے آئی تم؟

ذمل اسے نظر انداز کرتی ہوئی کھانا کھانے میں مصروف رہی۔

میں نے پوچھا اندر کیسے آئی تم،موسیٰ سے اس کا نظر انداز کرنا برداشت نہی ہوا وہ غصے سے ذمل کی طرف بڑھا اور

اسے بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

منع کیا تھا تمہیں یہاں آنے سے تو پھر کیا کر رہی ہو یہاں؟

میں نے پوچھا اندر کیسے آئی؟

دروازے سے۔۔۔

دروازے سے آئی ہوں میں اندر!

آپ کو دروازہ نظر نہی آرہا کیا؟

ذمل بناڈرے جواب دیتی چلی گئی۔

اس کے بازو پر موسیٰ کے ہاتھ کی گرفت کم ہوئی مگر اگلے ہی پل اس نے ذمل کا بازو مزید دبوچا۔

I like your style,

زیادہ سمارٹ بننے کی کوشش کر رہی ہو مگر یہ مت بھولنا سامنے کون ہے۔

exponovels

میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کی کوشش مت کرو ورنہ پچھتاو گی، غصے سے بولتے ہوئے ذمل کا بازو چھوڑ دیا۔

ذمل اپنا بازو مسلتے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

فی الحال تو میں بریانی کھا رہی ہوں، زندگی میں دخل اندازی بعد میں کروں گی۔

موسیٰ سوچ رہا تھا کہ ذمل ابھی روتے ہوئے یہاں سے بھاگ جائے گی مگر وہ تو الٹا آرام سے بیٹھ کر بریانی کے مزے اڑا رہی تھی۔

Get out.....

اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا مگر ذمل پر کوئی اثر نہی پڑا۔

I say get out from my room...

اب کی بار وہ مزید غصے سے چلایا۔

مجھ سے کچھ کہا آپ نے؟

ذمل لاپرواہی سے بولی۔

موسیٰ حیرانگی اور غصے سے ذمل کو گھورنے لگا۔

اگر مجھ سے کہا ہے تو معزرت!

میں اب اس کمرے کو چھوڑ کر کہی نہی جانے والی، جہاں آپ رہیں گے میں بھی وہی رہوں گی کیونکہ میرا آپ سے نکاح ہوا ہے۔

exponovels

اس کمرے میں رہنا میرا حق ہے بلکہ اس پورے پورشن پر اور آپ پر بھی میرا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ آپ کا۔

اب جب نکاح ہو ہی چکا ہے تو آپ بھی مجھے قبول کر لیں، چھوڑیں سارے غم آئیں بریانی کھائیں۔

موسیٰ نے کھانے کی ٹرے اٹھا کر فرش پر پھینک دی۔

نہی کھانا مجھے کچھ۔۔۔۔۔تم چلی جاو یہاں سے ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔

فرش پر بکھرے کھانے کو دیکھ کر ذمل کو بہت افسوس ہوا۔

وہ آگے بڑھی اور سارا کھانا سمیٹنے لگی،ایک بات تو اس کی سمجھ میں آچکی تھی کہ موسیٰ کو ٹھیک کرنا آسان کام نہی اس کے لیے مجھے بہت ہمت اور عقلمندی سے کام لینا ہو گا۔

ویسے تو آپ ہر چیز پر اپنا حق جماتے ہیں کہ یہ پورشن آپ کا ہے،بزنس میں آپ کا حق ہے جو کہ آپ ہر مہینے اپنے ڈیڈ سے وصول بھی کرتے ہیں۔

اس طرح تو اس کھانے پر بھی آپ کا حق تھا جو آپ نے ضائع کر دیا۔

کھانا تو اللہ کی نعمت ہے،جو اس نعمت کو ٹھکرائے اللہ ناراض ہو جاتا ہے اور اس نعمت کو ہم سے چھین لیتا ہے۔

آپ کو اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔۔

تم مجھے مت سکھاو مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہی۔۔۔۔نہ ہی تمہیں حق ہے میری زندگی کے فیصلے کرنے کا،یہ سب اٹھاو اور نکلو یہاں سے۔

آئیندہ کبھی میرے کمرے میں آنے کی کوشش بھی کی تو جان لے لوں گا تمہاری۔۔۔۔موسیٰ کو ذمل کی کسی بات کا اثر نہی ہوا۔

exponovels

"جان لینا اور جان دینا خدا کے ہاتھ میں ہے"

ہم انسانوں میں اتنی طاقت نہی کہ ہم کسی کی جان لے سکیں تو ایک بات اپنے ذہن سے صاف صاف نکال دیں موسیٰ خان، وہ یہ کہ آپ میری جان نہی لے سکتے۔

رہی بات میری اس کمرے میں آنے کی تو یہ مسئلہ آپ اپنے ڈیڈ سے ڈسکس کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ انہوں نے ہی آپ سے کہا تھا مجھ سے شادی کرنے کو اور اصولاً مجھے اسی کمرے میں ہی رہنا چاہیے۔

"نکاح کا مطلب ہے کہ ہم دونوں اب ایک دوسرے کی زندگی پر حق رکھتے ہیں، ہر سکھ دکھ میں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں،،

ہماری زندگی اب ایک دوسرے کے بغیر ممکن نہی ہے، کمرہ شئیر کرنا تو بہت معمولی بات ہے۔

یہ پھر یوں سمجھ لیں ڈیئر ہسبینڈ کے اب میں ساری زندگی کے لیے آپ کے گلے کا ہار بن چکی ہوں۔۔۔ آخری بات پر ذمل مسکرا دی۔

مگر موسیٰ کے چہرے کے تاثرات اچھے نہی تھے۔

دیکھو مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے ساتھ سختی سے پیش آوں۔۔۔ موسیٰ کے لیے اب ذمل کو برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

کیا کریں گے آپ؟

ہاتھ اٹھائیں گے آپ مجھ پر؟

ذمل اٹھ کر موسیٰ کے سامنے آ رکی۔

exponovels

"میں کیا کر سکتا ہوں اس بات کا ابھی تمہیں اندازہ نہی ہے، ابھی بھی وقت ہے سمجھا رہا ہوں تمہیں، مت کرو میری زندگی میں دخل اندازی،،

ذمل کو انگلی دکھا کر وارن کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زمل اسے بے بسی سے جاتے دیکھ مسکرا دی۔

ابھی بات کرتا ہوں ڈیڈ سے۔۔۔۔اس لڑکی کو اپنے کمرے میں ہر گز برداشت نہی کر سکتا میں۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے خان صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا۔

کیا کام ہے خان صاحب سے؟

ابھی وہ کمرے کا پاس پہنچا ہی تھا کہ پیچھے سے مسز خان نمودار ہو گئیں۔

آپ سے مطلب؟

آپ ہوتی کون ہیں مجھے روکنے والی؟

مجھے اپنے ڈیڈ سے ملنا ہے ابھی۔۔۔۔آپ مجھے روک نہی سکتیں۔

مسز خان دروازے کے سامنے آ رکیں۔۔۔تم اندر نہی جا سکتے اس وقت، جو بھی کام ہے مجھے بتا دو۔

مسز خان ضد مت کریں مجھے اپنے ڈیڈ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔موسیٰ غصے سے چلایا۔

موسیٰ۔۔۔اپنی آواز آہستہ رکھو۔

اگر تمہاری بات ذمل کے بارے میں ہے تو اپنا مسئلہ لے کر چپ چاپ یہاں سے چلے جاو۔

خان صاحب تمہاری وجہ سے پہلے ہی پریشان ہیں، ان کا پارہ ہائی ہے۔

exponovels

اگر خان صاحب کو کچھ ہوا تو زمہ دار تم ہو گے۔

موسیٰ باپ کی طبیعت کا سنتے ہی وہاں سے اپنے کمرے میں آ گیا۔

گاڑی کی چابی اور پرس اٹھا کر کمرے سے باہر آ گیا۔

ذمل اس وقت کمرے کی صفائی کرنے میں مصروف تھی۔

اگلے دن کاشف اپنے روم میں بیٹھا تھا تب ہی اچانک قاسم اس کے کمرے میں آیا۔

ذمل کے گھر کا ایڈریس مل گیا۔

وہ بہت خوش لگ رہا تھا۔

میں جا رہا ہوں وہاں لیکن اگر تم ساتھ چلنا چاہو تو چل سکتے ہو۔

نہی یار۔۔۔۔اتنا حوصلہ نہی ہے مجھ میں، اتنا کچھ ہونے کے بعد میں ذمل کا سامنا نہی کر سکتا۔

بہتر ہے تم خود وہاں جاو اور دیکھو اگر وہ کسی مصیبت میں ہے تو اس کا مسئلہ حل کیا جائے۔

لیکن دھیان سے کہی اس کے گھر والوں کو تم پر شک نہ ہو جائے، کاشف افسردہ سا بولا۔

جانتا ہوں یار یہ سب غلط ہے، مجھے اس طرح ذمل کے گھر نہی جانا چاہیے۔

اصولاً یہ بات درست نہی مگر میں یہ رسک اٹھانے کے لیے تیار ہوں، بس تمہاری خاطر۔

بس دعا کرنا سب ٹھیک ہو۔

میں تمہیں اس طرح تڑپتے ہوئے نہی دیکھ سکتا، میں چاہتا ہوں ذمل تمہاری زندگی میں واپس آ جائے۔

exponovels

قاسم کی بات پر کاشف مسکرا دیا۔

"جن کا ملنا قسمت میں لکھا ہی نہ ہو، ان کا ملنا ممکن نہی ہے،،

اگر ذمل میری قسمت میں ہوتی تو مجھے مل جاتی، منزل کے اتنے قریب آ کر مجھ سے جدا نہ ہوتی۔

ہر کام میں اللہ کی مرضی ہوتی ہے اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی کام ممکن نہی۔

میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ وہ جہاں بھی رہے خوش رہے مجھے اور کچھ نہی چاہیے۔

تو کیا تم خوش رہ لو گے اس کے بغیر؟

قاسم کے سوال پر وہ پھر سے مسکرا دیا۔

"جسم سے اگر روح کھینچ لی جائے تو باقی بس جسم رہ جاتا ہے جو دھیرے دھیرے فنا ہو جاتا ہے، میری روح بھی مجھ سے جدا ہو چکی ہے اب تو بس یہ خالی جسم رہ گیا ہے دھیرے دھیرے فنا ہو جائے گا۔۔۔ کیونکہ روح کے بغیر جسم کی بقا ممکن ہی نہی،،

لیکن میں تمہاری روح، تمہاری ذمل کو تم سے ملا کر رہوں گا۔ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔ قاسم پریشان سا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کاشف مسکرا دیا۔

روح جو ہو جائے تَن سے جدا

ممکن نہی اِس بن جسم کی بقا

مت رول خود کو تمنائے لاحاصل میں

exponovels

جو نہ لکھا ہو قسمت میں

ایڑیاں رگڑ کر بھی نہی ملا

دلِ نادان سنبھل

تھام خود کو زرا

وہ تیرا تھا نہی، جو تجھے نہی ملا

صبح ہو چکی تھی مگر موسیٰ ابھی تک گھر نہی آیا تھا۔

خان صاحب آفس جا چکے تھے اور ہدہ کالج۔

مسز خان اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں جبکہ ذمل کچن میں مصروف تھی۔

اچانک ملازمہ وہاں آئی۔۔۔ذمل باجی آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔

کون۔۔۔۔؟

ذمل حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

پتہ نہی باجی آپ خود ہی مل لیں باہر گارڈن میں بٹھایا ہے ان کو۔

اچھا۔۔۔تم جاو میں آتی ہوں۔

ذمل حیرانگی سے آگے بڑھی اور کرسی سے اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر سر پر اوڑھ کر باہر گارڈن کی طرف چل دی۔

مجھ سے ملنے کون آسکتا ہے بھلا۔۔۔وہ اسی سوچ میں گم تھی کہ سامنے قاسم کو دیکھ کر پیروں تلے سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

exponovels

قاسم سر آپ؟

وہ حیران و پریشان سی بولی۔

جی میں۔۔۔۔ قاسم مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا۔

سر آپ یہاں کیسے؟

میرا مطلب آپ کو ایڈریس کہاں سے ملا؟

سر آپ یہاں۔۔۔۔ میں کچھ نہی سمجھ پا رہی۔

Dont worry be relax zimal

کاشف کو تمہاری بہت فکر ہو رہی تھی۔

کسی طرح آپ کے گھر سے ایڈریس لیا ہے اور میں یہاں آ گیا تم سے ملنے۔

کاشف کو میری فکر۔۔۔۔۔ ذمل طنزیہ مسکرائی۔

اگر اسے میری فکر ہوتی تو آج میں یہاں نہ ہوتی، آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے سر۔

ابھی تو کسی نے آپ کو دیکھا نہی ورنہ طوفان آ جاتا۔

میں اپنے گھر نہی ہوں، یہ میرا سسرال ہے۔

آپ کو سوچ سمجھ کر یہاں آنا چاہیے تھا' اس سے پہلے کہ کوئی آئے آپ یہاں سے چلے جائیں پلیز۔۔۔ ذمل نے اسے باہر جانے کا راستہ دکھایا۔

ذمل میں جانتا ہوں میں غلط ہوں اور مجھے یہاں نہی آنا چاہیے تھا مگر میں مجبور ہوں۔

exponovels

سمجھنے کی کوشش کرو!

کاشف بہت پریشان ہے تمہارے لیے، ہر وقت تمہاری یادوں میں کھویا رہتا ہے۔

آفس میں ہوتے ہوئے بھی آفس میں نہی ہوتا۔

وہ بہت ٹوٹ چکا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم بھی اس کے بغیر خوش نہی ہو۔

آپ سے ایسا کس نے کہہ دیا کہ میں خوش نہی ہوں؟

ذمل نے اسے ٹوکا۔

کاشف اپنے حالات کا زمہ دار خود ہے، میں اسے بھولنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کی کوشش مت کریں۔

کہہ دیں اس سے کہ میں اپنی زندگی میں خوش ہوں۔

وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ پاس کھڑی گاڑی کا دروازہ کھلا اور موسیٰ گاڑی سے باہر نکلا۔

ذمل کو ایسے لگا جیسے وہ مزید سانس نہی لے سکے گی۔

وہ ہکا بکا سی موسیٰ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھنے لگی۔

یہ ممممیرے سسسسسر ہیں۔

جیسے ہی موسیٰ اس کے پاس آرکا وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

میں نے تم سے پوچھا کیا؟

موسیٰ نے الٹا ہی جواب دیا۔

exponovels

یہ یہاں کیوں آیا ہے؟

اسے کوئی کام تھا تم سے؟

وہ سوال پر سوال کرتا چلا گیا اور ذمل کے ہاتھ، پاوں پھولنے لگے۔

اب وہ کیا بتائے موسیٰ کو کہ قاسم یہاں کیوں آیا ہے۔

سر یہ میرے ہسبینڈ ہیں موسیٰ خان، ذمل کو جب کچھ سمجھ نہ آئی تو وہ قاسم سے موسیٰ کا تعارف کروانے لگی۔

میں بتاتا ہوں مسٹر موسیٰ۔۔۔۔

مِس ذمل ہمارے آفس میں جاب کرتی تھیں اور شادی کے بعد آفس نہی آ رہی تھیں اور نہ ہی انہوں نے کوئی اطلاع دی۔

اسی لیے مجھے یہاں آنا پڑا تا کہ ان سے ریزائن پیپرز سائن کرا سکوں۔

I don't care!

موسیٰ کندھے اچکائے وہاں سے چل دیا۔

اوہ۔۔۔تو بہت خوش ہیں آپ مس ذمل مگر آپ کے ہسبینڈ کا رویہ میں کچھ سمجھا نہی وہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولا۔

مجھے تو لگتا ہے آپ کے شوہر کو کوئی فرق نہی پڑتا آپ جس سے مرضی ملیں اگر فرق پڑتا یا آپ کی اور اپنی عزت کا خیال ہوتا تو آپ کو کبھی بھی اس طرح ایک غیر مرد کے پاس اکیلی چھوڑ کر کبھی نہ جاتا۔

am i right?

exponovels

سر پلیز۔۔۔۔ آپ یہاں سے چلے جائیں اور دوبارہ کبھی میرے گھر مت آیئے گا۔

کاشف نے میرے ساتھ جو کرنا تھا کر چکا، میں نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا ہے۔

اب میرے راستے میں آنے کی کوشش مت کرے وہ، سمجھا دیں آپ اسے۔

"ایک بار جو دل سے اتر جائے دوبارہ وہ مقام حاصل نہی کر سکتے جو دل سے اترنے سے پہلے تھا،،

کاشف نے کسی کی پرواہ نہی کی نہ میری نہ میرے ماں باپ کی عزت کی۔۔۔۔ اسے فکر ہے تو بس اپنے گھر والوں کو۔

جب اس نے مجھے تنہا چھوڑا اس وقت مجھے موسیٰ نے سہارا دیا۔

وہ چاہے جیسے بھی ہیں، اب میرے شوہر ہیں اور میں ان کے ساتھ بے وفائی ہر گز نہی کر سکتی۔

ٹھیک ہے ذمل۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی اگر کبھی میری مدد کی ضرورت محسوس ہو تو بنا جھجھک رابطہ کر لینا۔۔۔۔ کاشف آج بھی بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہے اور تمہاری خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

پلیز۔۔۔۔۔۔۔ ذمل نے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔ قاسم باہر کی طرف چل دیا۔

ذمل جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

موسیٰ بڑے مزے سے بیڈ پر سو رہا تھا، ذمل کو حیرت ہوئی۔

کیسا مرد ہے یہ جسے اپنی بیوی کی زرا پرواہ نہی کہ کون ملنے آیا تھا کون نہی۔

وہ غصے سے آگے بڑھی اور کھڑکیوں کے سارے پردے پیچھے سرکا دیے۔

exponovels

سورج کی روشنی کمرے میں آنے لگی اور موسیٰ کی نیند خراب ہوئی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور ذمل کو گھورنے لگا۔

کیا بدتمیزی ہے؟

سونے کیوں نہی دے رہی؟

تمہاری وجہ سے میری ساری رات گاڑی میں گزر گئی، تم نے دروازہ نہی کھولا۔

آخر تم چاہتی کیا ہو مجھ سے؟

جب سے زندگی میں آئی ہو زندگی عذاب بن گئی ہے میری۔

پہلے مسز خان کم تھیں جو تم بھی آ گئی۔

موسیٰ غصے میں بول رہا تھا مگر آواز بہت مدھم تھی۔

ذمل چہرے پر مسکراہٹ سجائے بہت آرام سے اس کی بات سن رہی تھی۔

تب ہی موسیٰ کی نظر اس پر پڑی وہ غصے سے ذمل کی طرف بڑھا۔

یہ مسکرانے والی بات تھی کیا؟

ننہی۔۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

تو پھر کیوں مسکرا رہی ہو؟

وہ ممیں بس ایسے ہی۔۔۔وہ موسیٰ کے پرفیوم کی مہک سے کنفیوز ہو رہی تھی اور پیچھے ہٹتی جا رہی تھی مگر موسیٰ اس کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

ممجھے کچن میں کام ہیں پیچھے ہٹیں، اس نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی مگر موسیٰ نے راستہ روک دیا۔

exponovels

بتاو مجھے کیوں کر رہی ہو تم یہ سب؟

مجھے میرے ڈیڈ سے دور کرنا چاہتی ہو؟

وہ کسی معصوم بچے کی طرح بول رہا تھا اور چہرے سے معصومیت ٹپک رہی تھی۔

نہی۔۔۔میں آپ کو آپ کے ڈیڈ سے دور نہی کرنا چاہتی، آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں۔

آپ کے ڈیڈ بس آپ کے ہی ہیں اور ہمیشہ آپ کے ہی رہیں گے۔

I promise.....

اس نے اپنا ہاتھ موسیٰ کے دائیں گال پر رکھا، ایسے جیسے کسی چھوٹے بچے کو سمجھانے کے لیے کرتے ہیں۔

موسیٰ ایک دم پیچھے ہٹا۔

کیا ہو گیا تھا مجھے؟

I am sorry.....

وہ جیسے حوش میں ہی نہی تھا۔

تم جاو یہاں سے۔۔۔۔وہ کچھ پریشان سا تھا۔

سنا نہی تم نے میں نے کہا یہاں سے چلی جاو۔۔جب ذمل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی تو وہ غصے سے چلاتے ہوئے ذمل کی طرف بڑھا۔

ذمل کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ آنسو بہاتی ہوئی کمرے سے بھاگ گئی۔

کچن میں گئی کچھ دیر آنسو بہاتی رہی اور پھر سب بھول کر موسیٰ کت لیے ناشتہ بنانے لگی۔

exponovels

موسیٰ جیسے نظر آتے ہیں ویسے ہیں نہی۔۔۔باہر سے دکھاوے کا غصہ اور اندر سے نرم دل، معصوم جیسے کوئی چھوٹا بچہ کسی کھلونے کے چھین جانے کے غم میں ہو۔

ایسے ان کو ڈر ہے کہ کہی خان انکل کو ان سے کوئی چھین نہ لے۔

اور وہ اپنا یہ ڈر اپنے دل میں چھپائے رکھتے ہیں, کسی کے سامنے بیان نہی کرنا چاہتے۔

اگر ایسا ہی رہا تو وہ سب سے نفرت کرتے رہیں گے اور اپنی زندگی میں آگے نہی بڑھ سکیں گے۔

مجھے ان کے دل سے یہ ڈر باہر نکالنا ہو گا اور انہیں رشتوں کی اہمیت سمجھانی ہو گی۔

وہ اکیلے رہنا پسند کرتے ہیں اور ان کے دل میں بس خان انکل کے لیے محبت ہے باقی سب کے لیے نفرت، وہ اس لیے کہ ان کو لگتا ہے سب ان کو خان انکل سے دور کرنا چاہتے ہیں۔

مگر یہ ڈر ان کے ذہن میں بٹھایا کس نے ہے؟

کوئی تو ہے جس نے انہیں یہ احساس دلایا ہے کہ خان انکل کو ان سے چھین لے گا یا پھر چھین لے گی۔

ہمم۔۔۔مسز خان۔

موسیٰ کی سوتیلی ماں، ان کا رویہ موسیٰ کے ساتھ بلکل اچھا نہی ہے۔

ہاں موسیٰ نے ابھی مجھ سے کہا بھی ہے کہ پہلے مسز خان کیا کم تھیں ان کو خان انکل سے دور کرنے والی جو اب میں بھی آ گئی۔

سب سے پہلے تو مجھے کسی طرح موسیٰ سے دوستی کرنی ہو گی، انہیں یہ یقین دلانا ہو گا کہ میں ان کی دشمن نہی ہوں اور نہ ہی انہیں خان انکل سے دور کرنا چاہتی ہوں۔

exponovels

اور اس کے لیے مجھے موسیٰ کی ہر ڈانٹ ہنس کر برداشت کرنی ہو گی مطلب مجھے ڈھیٹ بننا پڑے گا۔

وہ ناشتے کی ٹرے اٹھائے اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

موسیٰ کمرے میں سگریٹ کا دھواں پھیلائے بیٹھا تھا۔

اف۔۔۔ذمل کو سگریٹ کے دھوے سے سخت الرجی تھی مگر پھر بھی نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھی۔

سگریٹ کا ناشتہ صحت کے لیے اچھا نہی ہوتا، وہ ناشتے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

تم سے مطلب؟

پھر سے آگئی تم یہاں۔۔۔منع کیا تھا کمرے میں مت آنا، میں کچھ دیر تنہا رہنا چاہتا ہوں۔

میں اتنا چلایا پھر بھی تم پر کوئی اثر نہی پڑا۔

تو آپ چلانا چھوڑ دیں آج سے کیونکہ مجھے کوئی اثر نہی ہونے والا۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ ذمل نے اسے ٹوک دیا۔

آپ کے لیے ناشتہ لائی ہوں، فریش ہو کر آجائیں۔

میں ناشتہ کر چکا ہوں، موسیٰ کی بے رخی ابھی بھی عروج پر تھی۔

کونسا ناشتہ؟

یہ سگریٹ کا ناشتہ؟

ذمل نے ایک سگریٹ اٹھائی۔۔۔آپ کو دیکھ کر تو لگتا ہے یہ ناشتہ بہت مزے کا ہے تو کیوں نہ میں بھی ٹیسٹ کر کے دیکھوں۔

exponovels

اس نے سگریٹ ہونٹوں میں دبائی اور لیٹر اٹھا کر جلانے ہی والی تھی کہ موسیٰ نے وہ سگریٹ کھینچ لی۔

پاگل ہو گئی ہو کیا؟

اچھی لڑکیاں سگریٹ نہی پیتیں۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔تو آپ کو میں اچھی لڑکی لگتی ہوں۔

اب ایسا بھی نہی ہے، اپنے کام سے کام رکھا کرو۔

میرے معملات سے دور رہو، وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا رکا۔

اب آپ کے اور میرے معملات الگ نہی ہیں۔

ذمل کی بات پر موسیٰ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

میرے مطابق زندگی نہی گزار سکتی تم، بہتر ہے اسی کے پاس واپس چلی جاو جو تمہاری محبت میں تڑپ رہا ہے۔

تم چاہو تو میں تمہیں آزاد کر سکتا ہوں، کاشف کے پاس واپس چلی جاو۔

ذمل کے لگا جیسے زمین گھومنے لگی ہے وہ چکراتے سر کے ساتھ صوفے پر گر سی گئی۔

آج پہلی دفعہ اس نے موسیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی مگر وہ مسکراہٹ طنزیہ تھی۔

وہ خود کو سنبھالتی ہوئی موسیٰ کی طرف بڑھی۔

کاشف میرا ماضی ہے اور آپ میرا آج، میں اپنے ماضی کو بھول کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔

اچھا ہوا آپ نے سب سُن لیا ورنہ ایک نہ ایک دن میں خود آپ کو سب بتا دیتی۔

exponovels

جس دن میرا آپ سے نکاح ہوا اسی دن سے میں نے اپنی زندگی آپ کے نام کر دی، میری خوشی، غم حتیٰ کہ میری زندگی پر بس آپ کا حق ہے۔

پلیز آپ آئیندہ اس بات کا ذکر کبھی مت کیجیئے گا۔

میں تم سے نفرت کرتا ہوں اور زندگی بھر کرتا رہوں گا تو کیا اس کے بعد بھی تم میرے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو کیوں؟

کوئی بھی رشتہ ہو نہ تو نفرت ہمیشہ رہتی ہے اور نہ ہی محبت اور ہمارا رشتہ تو پاک ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ آپ زندگی بھر مجھ سے نفرت کریں گے۔

"جو خدا رشتوں کو جوڑ سکتا ہے اس کے لیے رشتوں میں محبت پیدا کرنا کوئی مشکل کام نہی، مجھے اپنے رب پر پورا یقین ہے،،

میں انتظار کروں گی آپ کے دل میں اپنے لیے محبت دیکھنے کا۔

آپ ناشتہ کریں مجھے کچن میں کام ہے وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے کمرے سے باہر نکل گئی۔

اتنے یقین سے ایسے بول کر گئی ہے جیسے میں اس کی بات مان لوں گا۔

کچھ دیر بعد ذمل کمرے میں آئی تو خالی ٹرے دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

اوہ۔۔۔ناشتہ کر لیا انہوں نے۔۔۔۔مگر یہ گئے کہاں؟

وہ موسیٰ کو ڈھونڈنے لگی وہ کمرے میں تھا ہی نہی۔

exponovels

سب کمروں میں دیکھنے کے بعد آخر وہ سٹڈی روم کی طرف بڑھی اندر گئی تو دیکھا موسیٰ کمرے میں اندھیرا کیے ریلنگ چیئر پر بیٹھا سموکنگ کر رہا تھا۔

یہ کیا ناشتے کے بعد بھی ناشتہ ؟

ذمل کی آواز پر موسیٰ نے پلٹ کر اسے دیکھا اور پھر منہ آگے کی طرف گھما لیا۔

ناشتہ کر لیا ہے میں نے، برتن اٹھاو اور جاو۔

یہ مت سمجھنا کہ تمہاری بات مان کر میں نے ناشتہ کیا ہے بلکہ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ ناشتہ بھی تو ڈیڈ کی کمائی سے بنتا ہے اور میرا حق بنتا ہے اس پر۔

سچی۔۔۔۔؟

ذمل مسکراتے ہوئے اس کے پاس آ رکی۔

تو اور کیا تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مانوں گا؟

نہی نہی۔۔۔ آپ کیسے میری بات مان سکتے ہیں، آپ تو بات منوانے کے لیے بنے ہیں ماننے کے لیے نہی۔

آپ کی ہر بات ماننا میرا فرض ہے۔

کیا مطلب؟

میں کچھ سمجھا نہی۔۔۔ تم کیوں میری ہر بات مانوں گی؟

ذمل گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

کیونکہ میں آپ کی بیوی ہوں، آپ کی داسی۔

exponovels

آپ کا ہر حکم ماننا میرا فرض ہے ورنہ میں گنہگار کہلاوں گی۔

واقعی تم میری ہر بات مانو گی؟

موسیٰ نے جیسے تصدیق کرنا چاہی۔

جی۔۔۔ذمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تو پھر مسز خان کیوں نہی بات مانتی ڈیڈ کی، کیوں وہ مجھے اپنے بچوں کی طرح پیار نہی کرتیں؟

وہ ڈیڈ کا حکم نہی مانتیں تو اس کا مطلب وہ گنہگار ہیں؟

ذمل حیرانگی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

سمجھ نہی پا رہی تھی کہ کیا جواب دوں اب۔۔۔

تو کیا بولو گی اب تم؟

تم کچھ نہی بولو گی کیونکہ میں جانتا ہوں تم بھی ان جیسی ہو۔

ڈیڈ کو مجھ سے دور کرنا چاہتی ہو۔۔۔موسیٰ کی سوئی ابھی بھی وہی پر اٹکی ہوئی تھی۔

نہی۔۔۔میں ان کے جیسی نہی ہوں اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ مسز خان آپ کو آپ کے ڈیڈ سے دور کرنا چاہتی ہیں؟

وہ اس لیے کیونکہ بچپن سے لے کر آج تک ڈیڈ ان کی بات مانتے ہیں۔

میری کوئی بات نہی سنتے، مسز خان نے مجھ سے کہا تھا کہ خان صاحب اب ان کے ہیں اور میرا ان پر کوئی حق نہی ہے۔

exponovels

میں نے ڈیڈ کو بہت بار بتانے کی کوشش کی مگر وہ میری بات نہی مانتے ان کو لگتا ہے میں جھوٹ بولتا ہوں اور مسز خان ہمیشہ سچ بولتی ہیں۔

لیکن مجھے یقین ہے آپ پر۔۔۔۔میں جانتی ہوں آپ سچے ہیں اور مسز خان جھوٹ بولتی ہیں۔

ذمل کی بات پر موسیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟

تمہیں مجھ پر یقین ہے؟

وہ بے یقینی سے ذمل کو کندھوں سے تھامتے ہوئے بولا۔

جی مجھے یقین ہے آپ پر اور میں خان انکل کے سامنے یہ سچ ثابت کروں گی۔

مگر اس کے لیے آپ کو مجھ پر بھروسہ کرنا ہو گا اور دوستی بھی؟

دوستی اور وہ بھی تم سے؟

نہی میں کسی لڑکی سے دوستی نہی کر سکتا۔

وہ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

تم جاو یہاں سے جو بھی ہو جائے خان صاحب میرا یقین نہی کریں گے وہ بس مسز خان کی بات مانتے ہیں اور اب تمہاری بھی۔۔۔موسیٰ کے لہجے میں تلخی تھی۔

میں انتظار کروں گی۔۔۔۔امید ہے بہت جلد آپ مجھ پر بھروسہ کرنے لگیں گے۔

وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔

exponovels

نیچے پہنچی تو عجیب سا شور مچا ہوا تھا۔

ہدہ کالج سے آچکی تھی اور کسی بات پر مسز خان سے بحث کرنے میں مصروف تھی۔

ذمل کچن میں چلی گئی وہ کھانا بنا چکی تھی بس سرو کرنا باقی تھا۔

کھانا میز پر سجانے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی ابھی وہ کمرے کے دروازے تک پہنچی ہی تھی سامنے کسی کو دیکھ کر چونک گئی۔

اسے سامنے دیکھ کر جتنی حیران ذمل تھی اتنا ہی وہ بھی حیران تھا اسے دیکھ کر۔

آپ کون؟

ذمل ڈرتے ڈرتے بولی۔

یہ سوال تو مجھے آپ سے کرنا چاہیے، ذمل کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس نے ذمل سے ہی سوال کر ڈالا۔

میں ذمل۔۔۔ مسز موسیٰ۔۔۔۔

مسز موسیٰ؟

اس نے ذمل کی بات دہرائی۔

What??????

پھر ایک دم چونک کر بولا۔

بھائی نے شادی کر لی؟

کب، کیسے؟

exponovels

اور مجھے کسی نے بتایا کیوں نہی؟

کچھ دنوں کے لیے میں گھر سے باہر کیا گیا میرے بغیر اتنے بڑے بڑے کام ہو گئے اور مجھے کسی نے بتانا ضروری نہی سمجھا۔

Very bad....

ویسے آپ سے تو میں کچھ نہی کہہ سکتا کیونکہ آپ کا قصور نہی لیکن باقی سب کو تو میں چھوڑنے والا نہی ہوں۔

ذمل بس چپ چاپ کھڑی نا سمجھی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

مسز خان اچانک وہاں آ گئیں۔

بھائی کی شادی کر دی آپ لوگوں نے اور مجھے کسی نے بتانا بھی ضروری نہی سمجھا مام؟

وہ ناراضگی سے مسز خان کی طرف بڑھا۔

ہاں تمہیں بتانا یاد نہی رہا بیٹا یہ ذمل ہے۔

ویسے بھی یہ شادی کونسی پلاننگ سے ہوئی ہے جو بتانا یاد رہتا، بس اچانک موسیٰ کو ذمل سے نکاح کرنا پڑا۔

کیونکہ ذمل کی بارات واپس جا رہی تھی اور تمہارے ڈیڈ کے زبردستی کہنے پر موسیٰ نے یہ نکاح کر لیا ورنہ وہ کہاں مانتا تھا شادی کے لیے۔

Whatever.....

جو بھی ہو اب یہ میری بھابی ہیں مام، آپ پرانی باتوں کو بھول جائیں۔

exponovels

Dear bhabi welcome to our family.

ذمل پھیکا سا مسکرادی، مسز خان کی باتیں اسے کانٹوں کی طرح چُبھی مگر کچھ نہ بول سکی۔

میں ہوں ثمر، آپ کا اکلوتا دیور۔

تھرڈ ائیر کا سٹوڈنٹ ہوں، مستقبل میں ایک کامیاب بزنس مین بننا چاہتا ہوں ڈیڈ کی طرح اور یونیورسٹی ٹرپ کے لیے مری گیا ہوا تھا ابھی ابھی واپس آیا ہوں۔

بس بس۔۔۔ کیا ہو گیا ساری باتیں آج ہی کر لو گے ثمر، چلو اپنے کمرے میں آرام کرو تھک گئے ہو گے اور ذمل بھی مصروف ہے کھانا بنانے میں۔

جی کھانا تیار ہے۔۔۔ آپ لوگ چلیں میں بھی آ ہی رہی تھی بس۔

OK,bhabi g

جلدی آجائیں پلیز، جب تک آپ نہی آئیں گی میں کھانا شروع نہی کروں گا۔

مسز خان ثمر کو بازو سے کھینچتی ہوئیں وہاں سے چل دیں۔

ذمل بھی مسکرادی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی کپڑے چینج کیے اور نیچے چلی گئی۔

جیسے ہی کھانا کھانے کے لیے پہنچی ہدہ نے چیخ چیخ کر پورا گھر سر پر اٹھا رکھا تھا۔

ہر بار ثمر کو اجازت مل جاتی ہے ٹرپ پر جانے کی اور جب میری بات آتی ہے تو آپ صاف انکار کر دیتی ہیں مام۔

کیونکہ تم ابھی چھوٹی ہو ہدہ۔۔۔ جواب ثمر کی طرف سے آیا۔

اور ویسے بھی لڑکیوں کو اتنی دور اکیلے نہی جانا چاہیے، مسز خان نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

exponovels

بھابی آپ ہی سمجھائیں اس کو، بتائیں کیا آپ گئی ہیں کبھی اکیلی اتنی دور؟

نہی۔۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

ان کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ان کی لائف بہت بورنگ ہے تو پلیز ثمر مجھے ان سے کمپیئر مت کرو۔

Shut up huda....

دوبارہ ایسی بدتمیزی برداشت نہی کروں گا میں، بڑی بھابی ہیں ہماری۔

So what?

بڑی ہیں تو میں کیا کروں؟

ہدہ۔۔۔۔۔!

مسز خان نے اسے ڈانٹا تو وہ چپ ہو گئی۔

آج بات کرتی ہوں خان صاحب سے ساری فیملی فیملی ساتھ جانے کا پروگرام بناتے ہیں۔

مجھے نہی جانا آپ لوگوں کے ساتھ کہی بھی۔۔۔فرینڈز کے ساتھ الگ ہی مزہ ہوتا ہے اگر آپ لوگوں کا دل مانے تو مجھے نیکسٹ ٹرپ میں فرینڈز کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں ورنہ میں کہی نہی جانے والی، وہ غصے سے وہاں سے چلی گئی۔

مام اس کو بہت سر چڑھا لیا ہے آپ نے، بلکل تمیز نہی رہی کسی بڑے کی اسے۔

دیکھا آپ نے کیسے بھابی کی انسلٹ کر کے گئی ہے؟

ہاں ہاں سب دیکھا ہے میں نے، تم کھانا کھا کر آرام کرو میں سنبھال لوں گی اسے۔

exponovels

ذمل چپ چاپ کھانا کھانے کے بعد برتن سمیٹنے لگی۔

بھابی؟

جی۔۔۔ذمل نے جلدی سے جواب دیا۔

بھائی کہاں گئے ہیں؟

وہ سٹڈی روم میں ہیں، ذمل جواب دے کر جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

ثمر بھی اٹھ کر اوپر چل دیا۔

سٹڈی روم کی بجائے موسیٰ اپنے کمرے میں تھا۔

وہ خوشی سے آگے بڑھا اور موسیٰ سے لپک گیا۔

Miss u bro....

بہت دھوکے باز ہیں آپ، شادی کر لی اور مجھے بتایا تک نہی۔

Whatever?

موسیٰ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

فرق پڑتا ہے بھائی!

بھابی بہت بہت بہت اچھی ہیں۔

تم ابھی تو ملے ہو اور جج کر بھی لیا کہ وہ بہت اچھی ہے لیکن میں اتنی جلدی کسی پر یقین نہی کرتا۔

آپ تو کسی پر بھی یقین نہی کرتے بھائی۔

exponovels

Right...How was the trip?

بہت اچھی ٹرپ تھی، بہت انجوائے کیا فرینڈز کے ساتھ۔

شام کو ملتے ہیں بھائی۔۔۔بہت تھکا ہوا ہوں، کچھ دیر آرام کر لوں۔

ثمر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ موسیٰ فون پر مصروف ہو گیا۔

کاشف صبح سے قاسم کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا، بے چینی تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ پتہ نہی ذمل کس حال میں ہو گی۔

آخر کار قاسم تین بجے واپس آ ہی گیا مگر اس کے چہرے کے تاثرات بلکل اچھے نہی تھے۔

اتنی دیر لگا دی تم نے آنے میں؟

میں کب سے کال کر رہا ہوں، پِک کیوں نہی کر رہے تھے؟

وہ سوال پر سوال کرتا چلا گیا۔

سب بتاتا ہوں یار تم ریلیکس ہو جاو پلیز۔

ذمل ٹھیک تو ہے ناں؟

ذمل تو ٹھیک ہے مگر وہ جس کے ساتھ ہے وہ ٹھیک نہی ہے۔

کیا مطلب؟

کاشف نا سمجھی سے بولا۔

exponovels

مطلب یہ کہ وہ لڑکا جس سے ذمل کی شادی ہوئی ہے وہ بلکل ٹھیک نہی ہے۔

وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے اس کے بارے میں کافی انفارمیشن اکٹھی کی ہے۔

اس کا نام موسیٰ خان۔۔۔۔۔نام تو بہت پیارا ہے مگر وہ اپنے نام جیسا بلکل بھی نہی ہے۔

ڈرنک، سموکنگ، لیٹ نائٹ پارٹیز اور آوارہ دوست یہ سب اس کی پسندیدہ عادتیں ہیں۔

باپ بہت بڑا بزنس مین ہے مگر وہ خود آفس نہی جاتا۔

ماں بچپن میں ہی اللہ کو پیاری ہو گئی تھی اور باپ نے دوسری شادی کر لی مگر اس کی اپنی سوتیلی ماں سے بلکل نہی بنتی۔

دونوں ایک دوسرے سے بہت نفرت کرتے ہیں اور اس کے علاوہ موسیٰ کا ایک چھوٹا بھائی اور بہن بھی ہے لیکن وہ ان کو بھی اپنا نہی سمجھتا۔

اس کی زندگی میں اگر کسی کی اہمیت ہے تو وہ ہے اس کے بابا۔

ان کے علاوہ نہ تو وہ کسی سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی اپنی زندگی میں کسی اور کی دخل اندازی برداشت کر سکتا ہے۔

ذمل بہت بری جگہ پھنس چکی ہے۔

آج مجھے ذمل کے ساتھ دیکھ کر اس کا رویہ بہت نارمل سا تھا۔

مطلب جیسا ایک شوہر کو اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ کر شاکڈ ہونا چاہیے، اس کے نظروں میں تو ایسا کچھ بھی نہی تھا۔

وہ بڑے آرام سے ذمل کو میرے ساتھ چھوڑ کر چلا گیا۔

exponovels

میں نے کوشش کی ذمل کو سمجھانے کی مگر وہ ہر حال میں اس کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے تیار ہے کیونکہ یہ رشتہ اس کے ماں، باپ کی مرضی سے ہوا ہے۔

تم سے تو اب وہ کوئی امید نہی لگانا چاہتی۔

خیر تم فکر مت کرو میں کوشش کروں گا پھر سے اس سے رابطہ کرنے کی۔

ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔

قاسم کا فون بجنے لگا تو وہ معزرت کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

تب ہی کاشف کا بھی فون بجنے لگا۔

اس نے بنا دیکھے کال پِک کی اور فون کان سے لگایا۔

کاشی میری بات سنو بیٹا۔۔۔

ماں کی آواز پر وہ فون کی طرف متوجہ ہوا۔

جی امی۔۔۔۔ مختصر جواب دیا۔

آفس سے واپسی پر عاشی کو گھر لیتے آنا۔

پلیز امی۔۔۔۔۔۔میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں وہاں نہی جاوں گا تو پھر آپ کیوں بار بار بول رہی ہیں؟

تو پھر میری بھی ایک بات سن لو کاشی اگر تم آج عاشی کو ساتھ لے کر نہ آئے تو میری میت پر آجانا۔

امی۔۔۔۔وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ انہوں نے فون بند کر دیا۔

exponovels

کاشف نے غصے سے فون دیوار میں دے مارا اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

ذمل شام کو تھکی ہاری کمرے میں واپس آئی تو موسیٰ سونے میں مصروف تھا۔

وہ افسوس سے سر ہلاتی ہوئی کمرے کی لائٹس آن کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔

یہ کوئی وقت ہے سونے کا؟

مغرب ہونے والی ہے اور آپ ابھی تک سو رہے ہیں؟

مسئلہ کیا ہے تمہارا؟

موسیٰ غصے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

آخر چاہتی کیا ہو تم مجھ سے' آج مجھے بتا ہی دو؟

غصے سے ذمل کی طرف بڑھا۔

میں کچھ نہی چاہتی آپ سے، میں تو بس اتنا کہہ رہی تھی کہ عصر کے بعد سونا نہی چاہیے۔

تو اب تم میرے سونے پر بھی پابندی لگاو گی؟

جی ہاں۔۔۔لگا بھی سکتی ہوں کیونکہ مجھے پورا حق ہے آپ کو غلط بات سے ٹوکنے کا۔

کوئی حق نہی ہے تمہیں۔۔۔زبردستی کے رشتوں پر نہ تو حق جمائے جاتے ہیں اور نہ ہی جتائے جاتے ہیں۔

ناں تو میں اس رشتے کو مانتا ہوں اور نہ ہی تمہاری ہمدردیوں کو، میں تنہا تھا، تنہا ہوں اور ہمیشہ تنہا رہوں گا۔

میری زندگی میں تنہائی کے سوا کچھ نہی ہے تو تم کیوں خود کو برباد کرنا چاہتی ہو؟

کیوں اپنی زندگی میں اندھیرے لانا چاہتی ہو؟

exponovels

میں پتھر دل انسان ہوں، مجھ سے کسی قسم کی نیکی کی امید مت رکھنا کیونکہ اگر پتھر سے ٹکراو گی تو ٹوٹ کر بکھر جاو گی۔

مِس ذمل آئیندہ میری زندگی میں دخل اندازی کی کوشش مت کرنا ورنہ میں سارے لحاظ بھول جاوں گا، بھول جاوں گا کہ تم ڈیڈ کی وجہ سے اس گھر میں ہو۔

وہ بڑے ہی آرام سے ذمل کو اس کی اوقات دکھا گیا۔

ذمل نے آج سے پہلے موسیٰ کو اتنے شدید غصے میں نہی دیکھا تھا۔

اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھیں۔

ذمل پر چلانے کے بعد وہ الماری کی طرف بڑھا اور ایک بوتل اور گلاس لے کر واپس مڑا۔

صوفے پر آیا اور گلاس بھر بھر کر شراب پینے لگا۔

ذمل منہ پر ہاتھ رکھے یہ سب دیکھنے لگی، موسیٰ ڈرنک بھی کرتا ہے یہ تو اس نے سوچا بھی نہی تھا۔

موسیٰ کی نظر ذمل پر پڑی تو اس نے گلاس ذمل کی طرف اچھالا۔

ذمل جلدی سے سائیڈ پر ہٹی اور گلاس دیوار سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔

اگر وہ پیچھے نہ ہٹتی تو گلاس اس کے ماتھے پر جا لگتا۔

Get Out.....

وہ غصے سے چلایا تو ذمل وہاں سے بھاگ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔

دروازے کے ساتھ بیٹھی بے بسی سے آنسو بہانے لگی۔

exponovels

یہ کیسی قسمت لکھی گئی ہے میری اے خدا، میں کیسے ایک شرابی شخص کے ساتھ زندگی گزاروں گی۔

کیسے گزاروں گی ایسے شخص کے ساتھ زندگی جسے نہ دین کی سمجھ ہے اور نہ ہی خدا کا ڈر، گناہوں میں ڈوبا ہوا انسان۔۔۔

میں کیسے اس کو راہ راست پر لا سکوں گی؟

کیسے؟؟؟؟

نہی۔۔۔۔ نہی میرے اللہ میں شکوہ نہی کروں گی، وہ ہوش و حواس کھو رہی تھی۔

سر نفی میں ہلاتی ہوئی اپنے آنسو پونچھنے لگی۔

یا اللہ میں شکوہ نہی کروں گی، میں تو بہت ہی گنہگار سی بندی ہوں۔

"میرے اللہ مجھے معاف کر دے"

میری عقل اتنی وسیع نہی کہ تیرے فیصلوں کو سمجھ سکوں۔

"تیرے ہر فیصلے میں حکمت چھپی ہے"

میرے اللہ بس مجھے ہمت دے کہ میں اپنے شوہر کے دل میں جگہ بنا سکوں اور اسے راہ راست پر لا سکوں۔۔مجھے ہمت دے میرے اللہ۔

ذمل جب رو رو کر تھک گئی تو وضو کرنے چلی گئی۔

مغرب کی نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

یا اللہ مجھے ہمت دے، میں تیری اس آزمائش پر پوری اتر سکوں، ناشکری اور شکوے سے خود کو بچا سکوں۔

exponovels

ابھی وہ دعا ہی مانگ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

جائے نماز تہہ لگا کر الماری میں رکھی اور دروازے کی طرف بڑھی۔

دل میں ایک خوف سا پیدا ہوا کہی وہ تو نہی دروازے پر۔۔۔ مگر پھر درود شریف پڑھتے ہوئے آنکھیں بند کیا دروازہ کھول دیا۔

آنکھیں کھولی تو سامنے ثمر کھڑا تھا۔

بھابی آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟

آپ کو کہی چوٹ تو نہی لگی؟

نہی۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

بھائی غصے میں ایسے ہی کرتے ہیں، مجھے شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی تو میں جلدی سے اوپر آیا۔

بھائی مجھ پر بھی برس پڑے بہت مشکل سے ان کو سلا کر آیا ہوں۔

مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ کے ساتھ بہت غلط ہوا ہے۔

ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے ایک اچھا لائف پارٹنر مگر آپ کے ساتھ تو سب الٹ ہو گیا۔

میں سمجھ سکتا ہوں کہ ڈیڈ کے پاس اس وقت کوئی آپشن نہی تھی انہوں نے اپنے دوست ہونے کا فرض نبھایا مگر انہوں نے بھائی کے لیے بھی بھلائی سوچی۔

وہ یہی سمجھتے ہیں کہ آپ بھائی کو ٹھیک کر سکتی ہیں، اولاد کی محبت میں وہ تھوڑے خود غرض بن چکے ہیں۔

مگر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں، زندگی کے ہر موڑ پر۔۔۔ کبھی بھی میری ضرورت محسوس ہو میں حاضر ہوں۔

exponovels

اپنی آنکھوں سے یہ آنسو پونچھ لیں، میں آپ کے ساتھ ہوں اور بھائی کو سدھارنے میں ہر قدم آپ کی مدد کرنے کے لیے تیار ہوں۔

اب آپ نیچے چلیں، سب کھانے کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے نیچے کی طرف چل دیا۔

ذمل بس اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی وہ اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہ دے سکی۔

واپس آکر بیڈ پر لیٹ اس میں ہمت ہی نہی تھی نیچے جانے کی۔

ناجانے کب آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔

مجبوراً کاشف کو عائشہ کو لینے جانا ہی پڑا۔

ابھی دونوں گھر آئے تو کاشف کی امی اور بہنیں خوشی سے نڈھال ہونے لگیں۔

وہ چینج کرنے کے بعد بیڈ پر لیٹا ذمل کی یادوں میں گُم ہو گیا۔

آج وہ پھر سے اپنے پرانے کمرے میں تھا کیونکہ نئے کمرے میں ذمل کا سارا جہیز اور اس سے جڑی یادیں اسے بے چین کیے رکھتی تھیں۔

تو اس نے فیصلہ کیا کہ اب اس کمرے میں نہی جائے گا۔

کچھ دیر بعد عاشی کمرے میں آئی اور لائٹ آن کر دی۔

کاشف نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔

تم یہاں کیا کرنے آئی ہو؟

exponovels

بازو دوبارہ آنکھوں پر رکھتے ہوئے بولا۔

خالہ نے بھیجا ہے مجھے یہاں۔۔۔۔وہ مختصر جواب دے کر الماری کی طرف بڑھی۔

اپنا بیگ کھول کر الماری میں کپڑے ہینگ کرنے لگی۔

کاشف غصے سے اس کی طرف بڑھا، الماری کا دروازہ زور سے بند کیا۔

عاشی ڈر کر پیچھے ہٹی۔

میری زندگی میں اور اس کمرے میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہی ہے۔

یہاں سے چلی جاو۔۔۔۔کاشف نے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

میں کہاں جاوں گی؟

عاشی اپنے کپڑے سمیٹتی ہوئی بولی۔

میری طرف سے جہنم میں جاو.. لیکن یہاں سے جاو۔

عاشی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی تو کاشف آگے بڑھا اور اسے بازو سے کھینچ کر کمرے سے باہر نکال دیا۔

عاشی گرتے گرتے بچی۔

کاشف کی امی عاشی کو سنبھلتے دیکھ آگے بڑھیں۔

اسے سہارا دینے ہاتھ آگے بڑھایا مگر عاشی نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا۔

رہنے دیں خالہ، مجھے آپ کی تسلیوں کی ضرورت نہی ہے۔

exponovels

ساری غلطی آپ کی ہے، جب آپ جانتی تھیں کہ کاشی مجھ سے شادی نہی کرنا چاہتا تو پھر آپ نے مجھے اس پر زبردستی مسلط کیوں کیا؟

بہت غلط کیا ہے آپ نے صرف میرے ساتھ ہی نہی بلکہ اپنے بیٹے کے ساتھ بھی۔

عاشی ادھر آو میری بچی۔۔وہ اسے کھینچتی ہوئیں اپنے کمرے میں لے گئیں۔

یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔۔۔تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ ذمل ڈائن بن کر بیٹھی ہے میرے بچے کے دل دماغ پر قبضہ کیا ہوا ہے اس نے مگر تم فکر مت کرو، کاشی بہت جلد اسے بھول جائے گا۔

خالہ یہ وقت کبھی نہی آئے گا کیونکہ کسی کو زندگی سے نکالنا تو ممکن ہے مگر دل سے نکالنا ناممکن ہے۔

بہتر ہو گا آپ مجھے میرے گھر واپس بھیج دیں تاکہ میں بھی کاشی سے کوئی امید نہ رکھوں اور نہ ہی میرے گھر والے۔

یہ گھر آج نہی تو کل برباد ہونا ہی ہے تو کیوں نہ آج سہی؟

ہائے ہائے۔۔۔۔اللہ نہ کرے۔

کیسی باتیں کر رہی ہو عاشی؟

اللہ اللہ کر کے تو میری خواہش پوری ہوئی تجھے اپنے کاشی کی دلہن بنانے کی اور تو بربادی کی باتیں کر رہی ہے۔

وہ اس لیے خالہ کہ آپ کی مجھے اپنی بہو بنانے کی خواہش تو پوری ہو گئی مگر کاشی کی دلہن بننے کی خواہش کبھی پوری نہی ہو سکے گی۔

exponovels

اس کے دل میں کوئی اور ہے وہ مجھے غیر سمجھتا ہے۔

اسے لگتا ہے میں اس کی دشمن ہوں۔

مجھے ایسے دیکھتا ہے جیسے ذمل کو اس سے دور کرنے میں میرا ہاتھ ہے۔

آپ نے دو زندگیاں برباد کر دیں خالہ۔۔وہ روتی ہوئی وہاں سے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

اس ڈائن ذمل کا کچھ نہ کچھ انتظام تو کرنا ہی ہو گا۔

رات کے کسی پہر ذمل کی آنکھ کھلی تو ذمل کے دل میں ایک عجیب سا خوف پیدا ہوا۔

وہ ٹوٹا ہوا شیشہ ؟

اگر وہ صاف نہی کیا تو کہی ان کو لگ نہ جائے، عجیب سی بے چینی اسے گھیرے ہوئی تھی۔

ڈرتی ڈرتی اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی ہوئی موسیٰ کے کمرے کی طرف بڑھی۔

کچن میں گئی اور کیبن سے ایک کینڈل نکال کر جلائی اور کمرے کی طرف بڑھی۔

دروازہ پہلے سے ہی کھلا تھا اس نے کینڈل فرش پر رکھ دی اور بکھرا ہوا شیشہ سمیٹنے ہی لگی تھی کہ نظر موسیٰ پر پڑی۔

شیشہ سمیٹنے کی بجائے موسیٰ کی طرف بڑھی اور اس پر کمبل اوڑھا کر واپس پلٹی۔

پھر سے فرش پر بیٹھ گئی اور کانچ سمیٹنے لگی۔

اچانک ذمل کو محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے مگر جیسے ہی وہ پلٹی وہاں کچھ نہی تھا۔

اپنا وہم سمجھ کر وہ پھر سے کام میں مصروف ہو گئی۔

exponovels

اچانک ہوا کا ایک تیز جھونکا اس کے پاس سے گزرا اور کینڈل بند ہو گئی۔

کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔

ڈر سے ذمل کے ہاتھ پاوں پھولنے لگے۔

"یہاں سے چلی جا اسی میں تیری بھلائی ہے"

ذمل کے کان میں کسی لڑکی کی آواز گونجی۔۔وہ ڈر کر پیچھے ہٹی مگر کوئی نہی تھا۔

ایک تو کمرے میں اندھیرا اور پھر یہ آواز ذمل کے اوسان خطا ہونے لگے۔

وہ ابھی کمرے سے باہر جانا کا سوچ ہی رہی تھی کہ کسی نے اس کا ہاتھ تھاما اور کانچ کا بڑا سا ٹکرا اس کے ہاتھ میں دھنسا دیا۔

ذمل درد سے چلا اٹھی اور ڈر سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔

ذمل کی چیخ سن کر موسیٰ کی آنکھ کھل گئی اس نے فوراً لائٹ جلائی۔

جیسے ہی کمرے میں روشنی ہوئی سامنے کا منظر موسیٰ کے ہوش اڑا دینے کو کافی تھا۔

ذمل فرش پر گری پڑی تھی۔

Ohhhh shit.....

وہ تیزی سے ذمل کی طرف بھاگا، اسے بازوں میں بھر کر بیڈ تک لے آیا۔

exponovels

منع کیا تھا میں نے اسے کہ میرے کمرے میں مت آئے مگر یہ لڑکی میری کوئی بھی بات سنے تو تب

ناں۔۔۔۔۔۔

وہ غصے میں بڑبڑاتا ہوا کچن کی طرف بھاگا۔

پانی کا گلاس بھرا اور کمرے کی طرف بڑھا۔

پانی کے چھینٹے ذمل پر پڑے تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

خخخخون۔۔۔ ممیرا ہاتھ۔۔۔وہ درد سے کراہنے لگی۔

کہاں ہے خون؟

کیا ہوا تمہارے ہاتھ کو؟

کچھ بھی نہی ہوا یہ دیکھو تمہارا ہاتھ بلکل ٹھیک ہے۔

موسیٰ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

جیسے ہی ذمل کی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی اس کے ہوش اڑ گئے۔

اس کا ہاتھ بلکل ٹھیک تھا، خون تو دور کی بات اس کے ہاتھ پر تو کوئی خراش تک نہی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ حیرانگی سے اپنے ہاتھ کو گھورنے لگی اور بیڈ سے اتر کر فرش پر آ رکی۔

ممجھے اچھی طرح یاد ہے میں یہی تھی کانچ سمیٹ رہی تھی یہاں کینڈل رکھی تھی اور۔۔۔اس کے الفاظ اس کے

منہ میں ہی رہ گئے۔

فرش پر نہ تو کانچ تھا اور نہ ہی وہ کینڈل۔

exponovels

کونسا کانچ؟

موسیٰ بھی اس کے سامنے آرکا۔

یہاں پر کانچ تھا۔۔۔مجھے لگا آپ کو لگ نہ جائے تو میں صاف کرنے آگئی۔

لائٹ آن نہی کی اس لیے کہ آپ ڈسٹرب نہ ہو اور میں کچن سے کینڈل لے آئی مگر جیسے ہی میں کانچ سمیٹنے لگی مجھے لگا کوئی ہے میرے پیچھے مجھے دیکھ رہا ہے۔

مگر جیسے ہی میں واپس پلٹی کوئی نہی تھا۔

پھر ہوا کا تیز جھونکا اور کسی نے میرے کان میں بولا یہاں سے چلی جاو اور پھر وہ کانچ کسی نے میرے ہاتھ میں دھنسا دیا۔

میں سچ کہہ رہی ہوں وہ کانچ یہی تھا۔

ذمل ایسا کچھ نہی ہے۔۔۔موسیٰ نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر جھنجوڑا۔

وہ کانچ تو ثمر نے شام کو ملازمہ سے صاف کروا دیا تھا اور رہی بات کینڈل کی تو کچن میں کوئی کینڈل ہے ہی نہی۔۔۔۔

ضرور تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہے یا پھر تمہیں نیند میں چلنے کی عادت ہے۔

نہی۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

وہ کوئی خواب نہی تھا، حقیقت ہے۔

وہ آواز کسی لڑکی کی تھی اور وہ مجھے مارنا چاہتی ہے۔

exponovels

یہ سب بس تمہارا وہم ہے اور کچھ نہی۔۔۔جا کر سو جاو۔

جاو اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔

ننہی۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں اکیلی نہی جا سکتی اس کمرے میں۔

اور تم اس کمرے میں بھی نہی رہ سکتی میرے ساتھ۔۔۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

کیا میں یہاں سو سکتی ہوں؟

اس کے سوال پر موسیٰ نے آنکھیں سکوڑیں۔

یہ سب تم اس لیے کر رہی ہو تا کہ میرے قریب آسکو؟

میرے کمرے میں آنے کے بہانے؟

ننہی۔۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

تو پھر جاو اپنے کمرے میں ورنہ پھر سے ڈر جاو گی۔

میں سچ کہہ رہی ہوں یہاں کوئی ہے۔۔۔آپ میری بات سمجھ کیوں نہی رہے؟

اس نے حملہ کیا تھا مجھ پر۔۔۔۔۔میرے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا سمجھ نہی آرہا کہاں گیا سب کچھ۔

میں بچپن سے یہاں اکیلا رہتا ہوں وہ مجھے کیوں نہی نظر آئی آج تک؟

یہ سب تمہارا وہم ہے اور کچھ نہی، اب جاو اپنے کمرے میں سو جاو اور مجھے بھی سونے دو پلیز۔۔۔۔۔۔

موسیٰ نے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیے۔

ذمل چُپ چاپ کمرے سے باہر نکل گئی۔

exponovels

موسیٰ نے اٹھ کر دروازہ لاک کیا اور لائٹ بند کر دی۔

ڈر گئی بیچاری۔۔۔۔ساتھ ہی ایک زور دار قہقہ کمرے میں گونجا، موسیٰ اٹھ کر بیٹھ گیا اور سر نفی میں ہلایا۔

مت کرو ایسا۔۔۔۔ذمل اچھی لڑکی ہے۔

وہ تو بس میری فکر کرتی ہے اپنا بیوی ہونے کا فرض پورا کرتی ہے۔

میں نے منع کیا تھا اسے وہ پھر بھی یہاں آ گئی لیکن وہ یہاں آئی بھی تو میری فکر میں تو تم اس سے دشمنی لگانا بند کر دو۔

تو تم اسے اپنی بیوی ماننے لگے ہو؟

موسیٰ نے افسوس سے سر جھکا لیا۔۔۔۔میرے ماننے یا نہ ماننے سے کیا فرق پڑتا ہے، وہ میری بیوی ہے میں اس بات سے انکار نہی کر سکتا۔

تو کیا وہ مجھ سے زیادہ تمہارا خیال رکھتی ہے؟

میں نے ایسا کب کہا؟

موسیٰ تیزی سے اس کی طرف پلٹا۔

وہ تمہیں مجھ سے چھیننا چاہتی ہے اور میں ایسا نہی ہونے دوں گی، یہ بات یاد رکھنا تم۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی نہی چھین سکتا، اپنے دل سے سارے وہم نکال دو اور آئندہ ذمل کے ساتھ ایسا سلوک مت کرنا۔

نہی کروں گی مگر تم بھی وعدہ کرو اس کی خاطر خود کو تکلیف نہی دو گے؟

میں اس کی خاطر خود کو تکلیف کیوں پہنچاوں گا؟

exponovels

موسیٰ ایسے گھبرایا جیسے کوئی چوری پکڑی لی گئی ہو۔

میں نے تمہیں اس سے دور رہنے کو بولا تو تم خود کو تکلیف پہچانے لگے۔

اگر اسی طرح چلتا رہا تو میں اس لڑکی کو ختم کر دوں گی، یہ آخری وارننگ ہے۔

ایک کھانا ہی تو کھایا اس کے ہاتھ کا ایسی کونسی بڑی غلطی کر دی میں نے جو اس حد تک اس سے دشمنی پال رہی ہو؟

نہی کھا سکتے تم۔۔۔۔۔وہ چلائی۔

تم اس کے قریب ہوتے جا رہے ہو اور میں یہ نہی ہونے دوں گی۔

تم بس میرے ہو، بس میرے۔

سنا تم نے؟

ہاں ہاں سن لیا اب سو جاوں میں؟

ہاں سو جاو آرام سے تم۔۔۔۔میں دھیان رکھتی ہوں کہی وہ پھر سے نہ آ جائے۔

موسیٰ سونے کے لیے لیٹ گیا اور وہ بیڈ کے ارد گرد منڈلانے لگی۔

ذمل دوبارہ کچن میں گئی اور کیبن کھول کر کینڈلز والا پیکٹ دیکھا اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی وہاں کوئی پیکٹ نہی تھا۔

وہ جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

اس کے بعد وہ پوری رات سو ہی نہ سکی۔

ثمر کو یاد ہو گا وہ کانچ۔۔۔۔میں صبح اس سے پوچھوں گی۔

وہ صبح کے انتظار میں کمرے میں چکر لگاتی رہی جیسے ہی فجر کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی تو وضو کرنے چلی گئی۔

exponovels

نماز ادا کی اور نیچے چلی گئی ناشتہ بنانے۔

وہ جیسے ہی کچن میں پہنچی ثمر پہلے سے وہاں موجود تھا۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔بھابی کیسی ہیں آپ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

ذمل نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کیا کر رہے تھے آپ؟

میں۔۔۔۔ہاں میں اپنے لیے چائے بنا رہا تھا آپ کے لیے بھی بنا دوں؟

نہی۔۔۔لائیں میں بنا دیتی ہوں۔

No,i wil mange....

مجھے عادت ہے میں روز خود ہی بناتا ہوں اپنے لیے کیونکہ مام دیر سے کچن میں آتی ہیں۔

میری کئی سالوں سے یہی روٹین ہے میں اور ڈیڈ ایک ساتھ نماز پڑھنے جاتے ہیں اور واپسی پر میں کچن میں آ جاتا ہوں۔

لیکن کل سے ایسا نہی ہو گا کل سے آپ کے لیے چائے میں بنایا کروں گی۔

O that's good idea.

سچی بھابی عادت سے مجبور ہوں ورنہ سچ تو یہ ہے کہ میں بھی تھک چکا ہوں اپنے ہاتھ کی چائے پی پی کر۔۔۔وہ چائے کپ میں انڈیل کر کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

exponovels

ذمل مسکرادی اور ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔

آپ سے ایک بات پوچھنی تھی، وہ یاد آنے پر ثمر کی طرف پلٹی۔

جی بھابی جان حکم کریں۔۔۔۔۔

وہ دراصل بات یہ تھی۔۔۔ پتہ نہی مجھے پوچھنا چاہیے یا نہی۔۔۔۔ وہ عجیب کشمکش میں تھی۔

کیا ہوا بھابی؟

سب خیریت تو ہے ناں؟

جو بھی پوچھنا چاہتی ہیں پوچھ لیں، اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

جی دارا صل مجھے پوچھنا تھا کہ کل رات موسیٰ کے کمرے میں جو کانچ تھا وہ آپ نے ملازمہ سے بول کر صاف کروادیا تھا؟

ذمل نے بات گھمادی۔

نہی۔۔۔۔ بھائی اس وقت بہت غصے میں تھے اور مجھے مناسب نہی لگا ملازمہ کو کمرے میں بھیجنا ورنہ یقیناً اب کی بار ان کا نشانہ نہ چونکتا۔

لیکن آپ یاد سے صاف کروادیجیئے گا ورنہ آپ کو یا بھائی کو لگ سکتا ہے۔

میں چلتا ہوں۔۔۔۔ مجھے یونیورسٹی کے لیے تیار ہونا ہے اور ہدہ کو بھی جگانا ہے ورنہ وہ مجھے بھی لیٹ کر دے گی۔۔۔۔ ثمر مسکراتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا۔

ذمل مسکرا بھی نہ سکی، بس حیران سی ثمر کو جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔

exponovels

یہ کیسے ہو سکتا ہے پھر وہ کانچ کہاں چلا گیا؟

اور وہ کینڈلز کیسے غائب ہو سکتی ہیں؟

موسیٰ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟

کچھ تو ہے اس کمرے میں۔۔۔وہ میرا خواب نہی تھا۔

وہ ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔

کاشی ناشتہ کر کے جاو، عاشی صبح سے کچن میں ہے تمہارے لیے ناشتہ بنانے کے لیے اور تم ناشتہ کیے بغیر جا رہے ہو۔

امی آپ کریں ناشتہ، مجھے دیر ہو رہی ہے۔

آفس جا کے کر لوں گا۔

وہ ماں کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

بس کر دو یہ بہانے بازیاں کاشی۔۔۔۔وہ غصے سے اس کے پیچھے چل دیں۔

امی آپ سب جانتی ہیں تو مجھے کیوں روک رہی ہیں پھر؟

کیونکہ میرا فرض ہے اولاد کو غلط کام سے روکنے کا اور تم اپنی بیوی کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہو۔

نہی امی جان۔۔۔ناانصافی میں نہی ناانصافی آپ کر رہی ہیں اپنی بھانجی کے ساتھ بھی اور میرے ساتھ بھی۔

آپ جانتی ہیں آپ کی ضد کی وجہ سے ذمل آج کس حال میں ہے؟

میری بزدلی کی وجہ سے آج وہ ایک آوارہ، شرابی شخص کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکی ہے۔

exponovels

آپ پہلے دن سے ہی اس رشتے کے لیے خوش نہی تھیں اور آپ کی یہ ناخوشی میری خوشیاں کھانے کے ساتھ ساتھ ذمل کی خوشیاں بھی کھا گئی۔

آپ کی خوشی تو عاشی میں تھی ناں؟

تو اب خوش رہیں اپنی لاڈلی بھانجی کے ساتھ!

اس کے لاڈ اٹھائیں اور سر آنکھوں پت بٹھا کر رکھیں مگر مجھ سے کوئی امید مت رکھیئے گا۔

وہ غصے سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

اس ذمل کا علاج تو کرنا ہی پڑے گا۔۔۔وہ اپنا فون اٹھا کر کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگیں۔

اندھیرے میں ڈوبا کمرہ، کمرے کے درمیان میں موم بتیوں سے دائرہ بنایا ہوا اور کالے لباس میں ایک خاتون سر جھکائے بیٹھی ہے۔

آپا جی یہ ثریا ہے میری دوست۔۔۔۔بہت دُکھی ہے بیچاری۔

بیٹے نے ناک میں دم کر رکھا ہے کمبخت کسی لڑکی کی وجہ سے ماں سے بدکلامی کرتا ہے۔

اس کو پہلے میں نے سمجھایا تھا کہ آجائے میرے پاس مگر یہ نہی مانی مگر اب یہ آپ کے پاس آئی ہے تاکہ اپنے بیٹے کو قابو کر سکے۔

آپا جی آپ سے التجا ہے میری ایک بار اس کا دکھڑا سن لیں اور ہمیں خالی ہاتھ مت لوٹایئے گا۔

اس بزرگ عورت نے سر اٹھا کر کاشف کی ماں کی طرف دیکھا۔

exponovels

ظالم ماں ہے توں۔۔۔ کھا گئی ناں بیٹے کی خوشیاں۔

اب کیوں روتی ہے چھوڑ دے اسے اس کے حال پے۔۔۔۔۔۔۔

عشق کا مارا ہے وہ

اور۔۔۔۔۔

عشق کے ماروں کو سکون زندگی بھر نہی ملتا۔

چلی جا یہاں سے۔۔۔۔۔۔

تیری کم ظرفی نے مجبور کر دیا اسے وہ قربان ہو گیا ممتا کے نام پر۔

اپنی ساری خوشیاں قربان کر دی تیرے لیے۔۔۔ کیسی ماں ہے توں؟

عشق کی جس منزل تک وہ پہنچ چکا ہے وہاں سے واپس آنا ناممکن ہے۔

چلی جا۔۔۔

چلی جا یہاں سے۔۔۔۔۔ وہ جلال میں آ گئی۔

چلو ابھی یہاں سے۔۔۔ وہ عورت اسے بازو سے کھینچتی ہوئی اس آستانے سے باہر لے گئی۔

آج تک میں نے آپا کو کبھی اتنے غصے میں نہی دیکھا۔۔ ارے ثریا یہ کیا کر دیا تو نے اپنے بیٹے کے ساتھ؟

اتنا آسان کام نہی ہے آپا جی کو منانا۔۔۔ ابھی کچھ دن ٹھہر جا جیسے ہی ان کا غصہ کچھ کم ہو گا ہم دوبارہ آئیں گے۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر ایک بات میری سمجھ میں نہی آئی۔۔۔ میں نے تو ان کو ابھی کچھ بتایا ہی نہی کاشف کے بارے میں

تو پھر وہ کیسے سب جان گئیں؟

exponovels

ارے ثریا یہی تو کمال ہے آپا جی کا وہ انسان کے چہرے سے غم پڑھ لیتی ہیں۔

ابھی تو چل یہاں سے مجھے بھی دیر ہو رہی ہے۔وہ دونوں اپنے اپنے گھروں کو چل دیں۔

جیسے ہی ذمل سب کو ناشتہ دے کر فارغ ہوئی فوراً موسیٰ کے کمرے کی طرف بڑھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ اٹھ چکا ہے۔

ذمل غصے سے کمرے میں داخل ہوئی موسیٰ شیشے کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا۔

شاید وہ کہی جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جیسے ہی اس کی نظر اپنے پیچھے کھڑی ذمل پر پڑی واپس پلٹا۔

بڑی جلدی اٹھ گئے آپ؟

اور صبح صبح اتنا تیار ہو کر کہاں جا رہے ہیں؟

موسیٰ دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے ڈریسنگ سے ٹیک لگائے ذمل کو دیکھنے لگا لیکن ذمل کے سوالات پر غصے سے اسے گھورا۔

تم سے مطلب؟

میں جہاں مرضی جاوں۔۔۔تم مجھے روک نہی سکتی۔

Understand....?

مطلب ہے مسٹر موسیٰ خان۔۔۔۔میں آپ کی بیوی ہوں اور مجھے پورا حق ہے آپ کو روکنے کا۔

موسیٰ غصے سے اس کی طرف بڑھا اور دونوں بازوں کمر پر فولڈ کرتے ہوئے ذمل کی طرف جھکا۔

Ohhhh really?

exponovels

تو پھر روک کر دکھاو مجھے۔۔۔۔۔

ذمل تھوڑا پیچھے ہٹی۔۔۔یہ بات آپ وہاں سے بھی کہہ سکتے تھے میں بہری نہی ہوں۔۔۔وہ صوفے کی طرف بڑھ گئی۔

مجھے تو لگا تھا بہری ہو اور اونچا سنائی دیتا ہے تمہیں اسی لیے قریب آکر بولا۔

ویسے دل ہی دل میں خوشی تو ہوتی ہو گی تمہیں؟

کس بات کی خوشی؟

ذمل بھنوئیں اچکاتے ہوئے بولی۔

موسیٰ آگے بڑھا اور ذمل کے پاس آکر بیٹھ گیا مگر اگلے ہی پل اس نے جو کیا ذمل کے ہوش اڑا دینے کو کافی تھا۔

اس نے اپنا سر ذمل کی گود میں رکھ دیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

ذمل تو بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی، موسیٰ سے اس حرکت کی توقع بلکل نہی تھی اسے۔۔۔وہ کچھ بول بھی نہ سکی۔

موسیٰ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ کر اس لمحے کو محسوس کرنے بے یقینی عروج پر تھی۔

ہممم خوشی اس بات کی کہ بائے چانس ہی سہی مگر میرے جیسا اتنا ہینڈسم ہسبینڈ مل گیا تمہیں۔۔۔۔ہے ناں؟

موسیٰ کی آواز پر ذمل ہوش میں آئی۔

کیا مطلب ہے آپ کا؟

آپ سے کس نے کہہ دیا کہ آپ ہینڈسم ہیں؟

یہ پھٹی ہوئی جینز پہن کر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اچھے لگتے ہیں؟

exponovels

اور یہ آئی بروکٹ۔۔۔۔ذہر لگتا ہے مجھے۔

What??????

موسی حیرانگی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

یہ سب تمہیں ذہر لگتا ہے؟

جی۔۔۔ذمل نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

تو اس کا مطلب میں تمہیں ذہر لگتا ہوں؟

نہی۔۔۔۔میں نے آپ کی بات نہی کی، آپ کے حلیے کا کہہ رہی ہوں۔

کیا ہوا ہے میرے حلیے کو وہ ڈریسنگ کے سامنے رکا خود کا جائزہ لینے لگا۔

ذمل مسکرادی۔

یہ سب تو فیشن ہے مِس ذمل تم نہی سمجھو گی، وہ بال سیٹ کرتے ہوئے واپس پلٹا۔

ہاں ہاں میں تو کسی اور دنیا سے آئی ہوں ناں؟

یہ جو آپ کا فیشن ہے ناں یہ غنڈوں والا ہے۔ آپ کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے کسی فلم کا سین چل رہا ہو بس ایک پسٹل کی کمی ہے وہ پاکٹ میں رکھ لیں تو آپ کا کاسٹیوم مکمل ہو جائے۔

اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔۔تمہاری یہ خواہش میں ابھی پوری کر دیتا ہوں۔

وہ الماری کی طرف بڑھا اور چند سیکنڈز بعد واپس پلٹا ہاتھ میں گن لیے۔۔۔یہ لیں جی رکھ لی پاکٹ میں گن۔

ٹھیک ہے اب؟

exponovels

اب لگ رہا ہوں ناں غنڈہ؟

ذمل کی تو جیسے بولتی ہی بند ہو گئی، وہ حیران سی موسیٰ کو گھورنے لگے۔

کیا ہوا چپ کیوں لگ گئی؟

سہی پہچانا مجھے۔۔۔ہاں میں غنڈہ ہوں۔۔۔وہ ہنستے ہوئے الماری کی طرف بڑھا ایک سگریٹ اٹھا کر سلگائی اور واپس پلٹ گیا۔

صوفے پر بیٹھا اور ٹانگیں میز پر رکھتے ہوئے سگریٹ کے کش لے کر دھواں اڑانے لگا۔

ذمل پاس بیٹھی افسوس سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ بندہ نہی سدھرنے والا۔۔۔۔وہ بے بسی سے سر ہلاتی ہوئی باہر کی طرف چل دی۔

کہاں جا رہی ہیں آپ مس ذمل؟

موسیٰ کے پکارنے پر وہ واپس پلٹی۔

آپ سے مطلب؟

اسی کے انداز میں جواب دیا۔

ہاں مطلب ہے۔۔۔جلدی سے تیار ہو جاو۔

تیار کس لیے؟

وہ اس لیے کے ڈیڈ کا حکم ہے آج تمہیں تمہارے گھر والوں سے ملانے لے جاو میں۔

کیا ذمل کے چہرے پر خوشی بکھر گئی۔

exponovels

ہاں لیکن اس میں اتنا خوش ہونے والی کونسی بات ہے؟

موسیٰ کو اس کے بلاوجہ خوش ہونے کی سمجھ نہی آئی۔

آپ نہی سمجھیں گے۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

Whatever۔۔۔

اب جلدی تیار ہو جاو، میرے پاس زیادہ وقت نہی ہے کہی اور بھی جانا ہے مجھے۔۔۔موسیٰ کا لہجہ بدل چکا تھا۔

ٹھیک ہے مگر کام۔۔۔ ممیرا مطلب ہے آنٹی سے پوچھ کر آتی ہوں۔

کون آنٹی؟

موسیٰ کی آواز پر وہ پھر سے دروازے پر رک گئی۔

آپ کی مام۔۔۔۔مسز خان۔

وہ میری ماں نہی ہیں۔۔۔میری ماں مر چکی ہیں۔

Mind it.....

اور ان سے اجازت لینے کی ضروت نہی ہے تمہیں، جلدی تیار ہو جاو میں ویٹ کر رہا ہوں۔

لیکن میں ان سے پوچھے بغیر کیسے جا سکتی ہوں اگر وہ ناراض ہو گئیں تو؟

تو ہو جائیں ناراض۔۔۔۔۔۔

I don't care.

exponovels

مجھے ڈیڈ نے کہا تھا تمہیں لے کر جانے کو، نیچے گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں اگر پانچ منٹ میں آ گئی تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔۔۔

As you wish.....

وہ اپنا فون اور وائلٹ اٹھائے غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

خالہ آپ کہاں گئی تھیں؟

میں اور سُنبل بہت پریشان تھیں آپ کے لیے۔۔۔

ہاں امی پلیز بتا کر جایا کریں، بھائی بھی گھر نہی تھے۔

آپ کو کہی جانا تھا تو ان کے ساتھ چلی جاتیں۔

آپ کو پتہ تو ہے وہ اکیلے باہر نہی جانے دیتے آپ کو، پھر بھی آپ چلی گئیں۔

وہ جیسے ہی گھر آئیں سُنبل اور عاشی دونوں سوال پر سوال کرتی چلی گئیں۔

اب تو آ گئی ہوں ناں میں۔۔۔۔ایک گلاس پانی پلا دو۔

ایک تو جس کام گئی تھی وہ ہوا نہی اوپر سے تم دونوں کے سوال۔

جی خالہ میں ابھی لاتی ہوں۔

عاشی جلدی سے کچن میں گئی اور ان کے لیے پانی کا گلاس لے آئی۔

ویسے بھی آج کل کاشی کو کہاں فکر ہے کسی کی جو وہ میرے لیے پریشان ہو گا۔

exponovels

آج کل تو وہ چڑیل اس کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔

پتہ نہی کب اس لڑکی سے جان چھوٹے گی ہماری۔۔۔

کل اتوار ہے۔۔کاشی سے کہتی ہوں اس کا سامان اٹھوائے ہمارے گھر سے اور پھینک کر آئے اس کے ماں باپ کے گھر۔

پتہ نہی کون کون سے تعویزات چھپا کر بھیجے ہیں اس کی ماں نے جہیز میں۔

اس منحوس کا جہیز یہاں سے جائے گا تب ہی کاشی کے سر سے اس بھوتنی کا جنون کم ہو گا ورنہ یہ لڑکی میرے بیٹے کو خوش نہی رہنے دے گی۔

جاو سُنبل تم اس کا سارا سامان پیک کرنا شروع کر دو تا کہ میں کل یہ سب بھجوا سکوں۔

میں کیوں؟

امی آپ اس کی ماں اور بہن کو بلائیں وہ لوگ خود ہی پیک کریں اور لے کر جائیں۔

exponovels

مجھے کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے؟

نہی کوئی ضرورت نہی ان کو یہاں بلانے کی تم پیکنگ کرو۔

اچھی زبردستی ہے امی۔۔۔ سُنبل پاوں پٹختی ہوئی وہاں سے چل دی۔

خالہ آپ فکر مت کریں سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔کاشی کو تھوڑا وقت لگے گا ذمل کو بھلانے میں۔

ایک دم تو نہی ہو گا سب!

ایک دم ہی ہو گا سب۔۔۔عاشی توں فکر مت کر میری بچی۔

بہت جلد کاشی تجھے اپنا لے گا۔

میں تیرے ہی کام سے گئی تھی ایک آپا جی کے پاس، ایسا عمل کرے گی وہ کہ کاشی اس ذمل کو بھول جائے گا اور تیرا دیوانہ ہو جائے گا۔

عاشی مسکرا دی۔

خالہ ایسا کچھ نہی ہوتا, یہ سب جھوٹ ہوتا ہے۔

"دلوں میں محبت پیدا کرنے والی ذات بس خدا پاک کی ہے، وہی بہتر جانتا ہے کب کس کے دل میں کس کی محبت پیدا کرنی ہے،،

آپ ایسے لوگوں کی باتوں میں آکر اپنا وقت اور پیسہ ضائع مت کریں۔

اللہ پر بھروسہ رکھیں، وہ بہتر کرے گا۔

آپ بھی ناں۔۔۔کن چکروں میں پڑ گئی ہیں۔

exponovels

وہ مسکراتی ہوئی وہاں سے چل دی۔

تم نہی سمجھو گی بیٹا۔۔۔وہ بھی تو اللہ کے کلام سے دلوں میں محبت ڈالتی ہیں۔

دیکھنا ایک بار وہ مان جائیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں خود کو تسلیاں دینے لگیں۔

ذمل سوچ میں پڑ گئی۔۔اب کروں بھی تو کیا؟

آنٹی اپنے کمرے میں ہیں اور شاید سو رہی ہو گی اگر اس وقت میں ان کے کمرے میں گئی تو وہ ناراض ہو جائیں گی۔

لیکن اگر میں نے ابھی موسیٰ کی بات نہ مانی تو یہ ناراض ہو جائیں گے۔

اف۔۔۔۔کیا کروں میں؟

اس نے آنکھیں زور سے بند کیں اور آنکھیں کھول کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

اپنی شال اور بیگ اٹھا کر باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔

جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی موسیٰ نے گاڑی سٹارٹ کر دی گیٹ کھلا اور گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی۔

تم مسز خان سے اتنا ڈرتی کیوں ہو؟

ذمل ابھی اپنا پھولا ہوا سانس بحال کرنے کی کوشش میں تھی کہ موسیٰ کی طرف سے سوال آیا اور وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

کیا مطلب؟

exponovels

میں کچھ سمجھی نہی۔۔۔

Really???

موسی نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔

جی۔۔۔ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اسے ڈرنا نہی کہتے بلکہ پرواہ کرنا کہتے ہیں۔

وہ ہماری بڑی ہیں،ماں ہیں ہماری اور ہمارا فرض بنتا ہے کہ جب بھی کہی باہر جائیں ان سے اجازت لے کر جائیں۔

اس طرح ان کو محسوس ہو گا کہ ہمارے دل میں ان کے لیے کتنی محبت ہے اور احترام ہے۔

اب ہم بنا بتائے آ گئے ہیں تو وہ پریشان ہو جائیں گی۔

آپ نے بہت غلط کیا۔

پریشان میرے لیے۔۔۔۔۔وہ بھی مسز خان؟

impossible....

وہ پریشان تب ہوتی ہیں جب ڈیڈ میرے ساتھ ہوتے ہیں اور وہ پریشان تب ہوتی ہیں جب ان کے دونوں بچے کسی تکلیف میں ہو۔

میری پریشانیاں اور میرے دکھ انہیں تکلیف نہی دیتے۔

بلکہ انہیں تو خوشی ہوتی ہے مجھے دکھی دیکھ کر۔۔۔۔میرے ڈیڈ کو مجھ سے دور ہوتے دیکھ کر انہیں سکون ملتا ہے۔۔۔موسیٰ کے لہجے میں طنز اور کرواہٹ سی تھی۔

یہ آپ کی غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے؟

exponovels

ذمل نے اسے ٹوکا۔۔۔

کاش یہ سب میری غلط فہمی ہوتی مگر یہی سچ ہے اگر میرا کوئی دشمن ہے تو وہ مسز خان ہیں اور کوئی نہی۔

وہ ماں ہیں آپ کی!

ذمل کے بس اتنا بولنے کی دیر تھی کہ موسیٰ نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی۔

آئیندہ اس عورت کو مجھ سے جوڑنے کی کوشش مت کرنا ورنہ میں بھول جاوں گا کہ تم ڈیڈ کی وجہ سے میرے ساتھ ہو، سارے تعلق بھول جاوں گا میں۔۔۔ سمجھی؟

جی۔۔۔۔ ذمل نے ڈرتے ہوئے سر ہلایا۔

موسیٰ نے پھر سے گاڑی سٹارٹ کر دی مگر اس کے بعد گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

ذمل کا دل چاہ رہا تھا پھوٹ پھوٹ کر رونے کو موسیٰ نے اپنے اور اس کے رشتے کی اہمیت واضح کر دی۔

مگر وہ اپنے گھر جا رہی تھی اور نہی چاہتی تھی کہ اس کے گھر والے پریشان ہو۔

بیگ کھولا ریڈ لپ اسٹک نکال کر ہونٹوں پر لگالی اور اچھی طرح شال کندھوں پر پھیلا لی۔

موسیٰ نے گاڑی اس کے گھر کے سامنے روک دی اور ذمل کے گاڑی سے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔

آپ اندر نہی آئیں گے؟

میں گاڑی سے باہر نہی نکلا اس کا مطلب۔۔۔ جیسے ہی اس نے ذمل کی طرف دیکھا ہونٹ تھم سے گئے وہ مزید کچھ نہ بول سکا۔

اگر آپ چلتے تو گھر والوں کو اچھا لگے گا۔۔۔۔ ذمل اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے ہوئے بولی۔

exponovels

ذمل بولی تو وہ نظریں دوسری طرف پھیر گیا۔

وہ دراصل مجھے کچھ کام ہے تو ابھی جانا ضروری ہے لیکن واپسی پر آجاوں گا۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔ذمل نے دروازہ کھول دیا۔

رکو۔۔۔!

وہ ابھی باہر نکلنے ہی والی تھی کہ موسیٰ نے اسے آواز دی مگر اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔

اگر تم چاہو تو ایک، دو دن رک سکتی ہو اپنے گھر۔

مجھے کوئی مسئلہ نہی۔۔۔۔۔۔جب واپس آنا ہو تو مجھے کال کر دینا میں آجاوں گا تمہیں لینے۔

نظریں مسلسل سٹیرنگ وہیل پر جمائے بول رہا تھا۔

میرے پاس آپ کا نمبر نہی ہے۔۔۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلا دیا۔

اپنا فون دو میں سیو کر دیتا ہوں۔۔۔اب کی بار اس نے ذمل کی طرف دیکھا مگر ذمل بیگ سے فون نکالنے میں مصروف ہو گئی۔

ذمل فون ڈھونڈنے میں مصروف تھی اور موسیٰ اسے دیکھنے میں۔

She is so pretty.....

اس نے دل ہی دل میں ذمل کی تعریف کی مگر بولا کچھ نہی۔

جی۔۔۔۔۔۔ذمل نے اچانک نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو موسیٰ چونک گیا۔

کیا۔۔۔۔۔۔؟

exponovels

میں نے تو کچھ نہی کہا۔۔۔۔اس نے کندھے اچکائے۔

اچھا۔۔۔۔مجھے لگا شاید آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔

یہ لیں فون۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ذمل نے فون اس کی طرف بڑھا دیا۔

اس نے اپنا نمبر ڈائل کیا اور فون ذمل کی طرف بڑھا دیا، سیو کر لینا۔

...۔OK

خدا حافظ۔۔۔۔۔

ذمل فون واپس لے کر گھر کی طرف چل دی۔

جیسے ہی وہ اندر گئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو موسیٰ نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور ذمل دروازہ بند کرتی ہوئی اندر چلی گئی۔

موسیٰ نے گاڑی واپس گھر کی طرف موڑ دی۔

یہ کیا ہو گیا تھا مجھے؟

میں کسی لڑکی کے لیے اتنا کمزور کیسے ہو سکتا ہوں؟

اور کوئی لڑکی بس لپ اسٹک لگا کر اتنی خوبصورت کیسے لگ سکتی ہے؟

یہ آواز اسے اپنے دل سے آئی جو جانے انجانے اسے ذمل کی طرف بڑھنے پر مجبور کر رہا تھا۔

.....۔WhatEver

اس نے اپنے دل کی آواز کو جھٹکا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

exponovels

موسیٰ خان اتنا کمزور نہی کہ کسی لڑکی کی خوبصورتی پر مر مِٹے۔۔۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

ذمل۔۔۔۔۔ذمل جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اس کی ماما خوشی سے نڈھال ہو گئیں۔

دونوں گلے مل کر آنسو بہانے لگی۔

کتنی لاپرواہ ہو گئی ہو تم کبھی ماں کو فون بھی نہی کرتی اور نہ ہی ماں کی کال اٹینڈ کرنا ضروری سمجھتی ہو۔

نہی ماما ایسی کوئی بات نہی ہے، میرا فون ہی سائیلنٹ پر تھا اور جب سے شادی ہوئی ہے آج فون کو ہاتھ لگایا ہے۔

اکیلی آئی ہو تم؟

جیسے ہی انہیں یاد آیا فوراً بول دیا۔

نہی ماما موسیٰ چھوڑ کر گئے ہیں۔۔۔۔انہیں کچھ ضروری کام تھا تو جانا پڑا۔

لیکن وہ کہہ رہے تھے واپسی پر آئیں گے۔

آپ بتائیں کیسی ہیں آپ اور حرا کہاں ہے؟

بابا بھی نظر نہی آرہے۔۔۔۔

سب ٹھیک ہیں ذمل تم سانس تو لو میری جان، سارے سوال ابھی پوچھ لو گی کیا؟

حرا کالج گئی ہے اور بابا اپنے کسی دوست سے ملنے گئے ہیں۔

تم بیٹھو میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں۔

نہی ماما میں ناشتہ کر کے آئی ہوں بلکہ آپ کے لیے میں بنا کر لاتی ہوں آپ آرام سے یہاں بیٹھ جائیں۔

exponovels

ارے نہی نہی میں نے بھی کر لیا ہے ناشتہ بس تھوڑا کام سمیٹ رہی تھی۔

ہمم۔۔۔تو پھر آپ بیٹھیں میرے پاس آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں وہ ماں کو ساتھ لیے بر آمدے میں رکھے تخت پوش کی طرف بڑھ گئی۔

ہاں جی تو بتاو کیا باتیں کرنی تھیں سب خیریت تو ہے ناں؟

موسیٰ کی اماں کا رویہ تو ٹھیک ہے ناں تمہارے ساتھ؟

جی اماں۔۔۔۔میرے ساتھ تو ٹھیک ہے مگر موسیٰ کے ساتھ ان کا رویہ ٹھیک نہی ہے اور موسیٰ کا بھی ان کے ساتھ۔

ماما کچھ تو غلط ہے ان دونوں کے درمیان مگر ابھی میں کچھ سمجھ نہی پا رہی۔

پتہ نہی کیوں ایسا لگتا ہے جیسے آنٹی نے اپنے بچوں کو ہمیشہ موسیٰ پر اہمیت دی ہے جس وجہ سے وہ ان سے بہت نفرت کرتے ہیں اور یہاں تک کہ ان کا ذکر بھی پسند نہی کرتے۔

ہاں یہ تو میں نے بھی نوٹ کیا تھا تمہاری رخصتی کے وقت۔۔۔خیر کوئی بات نہی۔

پہلے موسیٰ اکیلا تھا اور ماں کے پیار سے محروم رہا ہے شاید وہ بچہ، اسی لیے اتنا روکھا پن رہتا ہے اس کے لہجے میں۔

"ماں کی محبت قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے"

مسز خان نے اس کو بیٹا سمجھا ہی نہی ہو گا اگر سمجھا ہوتا تو آج موسیٰ ایسا نہ ہوتا۔

بھائی صاحب تو خود اکیلے بزنس سنبھال رہے ہیں ان کے پاس کہاں وقت ہوتا ہو گا موسیٰ کو سنبھالنے کا۔

exponovels

"نفرت کے سائے میں پلنے والے نازک پودے بھی مُرجاجاتے ہیں موسیٰ تو پھر انسان ہے، نفرت کے سائے میں پرورش پائی ہے اس نے۔۔۔۔ محبت کا عادی ہونے میں تھوڑا وقت تو لگے گا،،

اب تم آگئی ہو ناں اس کی زندگی میں، تم اس کو زندگی کی طرف لانے کی کوشش کرو۔

اسے احساس دلاو کہ وہ کتنا خاص ہے۔اس کی کیا اہمیت ہے تمہاری زندگی میں۔

جب تم اس کی فکر کرو گی، اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھو گی۔۔۔جو چیز اسے چاہیے اس کے کہنے سے پہلے اس کے سامنے رکھو گی تو وہ خود کو بہت اہم سمجھنے لگے گا۔

اس کے بنا کہے اس کی ضرویات کا خیال رکھو۔

وہ کس بات پر خوش ہوتا ہے اور کس بات پر ناراض یہ سب سمجھنے کی کوشش کرو۔

جب تم اس کی خوشی میں خوشی اور اس کے غم میں غم محسوس کرنے لگو گی ناں، تب تم سہی معنوں میں بیوی بنو گی۔

"صرف نکاح ہو جانے سے رشتہ نہی جڑتا بلکہ میاں بیوی کے احساسات اور ایک دوسرے کی فکر کرنے سے رشتہ بنتا ہے اگر دونوں میں سے ایک بھی احساس سے خالی ہو تو ایسے رشتے کھوکھلے اور بے بنیاد ہوتے ہیں،،

اپنے رشتے کو مظبوط بناو، نکاح کے اس پاک بندھن کو محبت سے محفوظ کرو۔

جی ماما۔۔۔آپ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کچھ وقت لگے گا ہم دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں مگر انشا اللہ بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔

آمین۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی کچن کی طرف چل دیں۔

exponovels

تم آرام سے بیٹھو یہاں میں چائے لے کر آتی ہوں۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔میری بیٹی آئی ہے،ذمل کے بابا مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔

وہ جلدی سے بابا سے لپک گئی۔

کیسے ہیں آپ؟

میں ٹھیک ہوں میری گڑیا،تم بیٹیوں کے چہرے کی مسکراہٹ ہی تو میرے جینے کی وجہ ہے ورنہ بیٹے نے تو میری زندگی کو جہنم بنانے کی کوئی کثر نہی چھوڑی۔

بابا رہنے دیں ناں پلیز۔۔۔۔۔

اب بس بھی کریں بھائی سے ناراضگی۔۔۔گھر بلالیں ان کو۔

آخر کب تک ناراض رہیں گے؟

اس کا نام مت لینا میرے سامنے،اس سے تو اچھا تھا کہ میری ایک اور بیٹی ہوتی۔

ایسے بیٹے کا نہ ہونا ہی اچھا تھا۔

اللہ نا کرے۔۔۔۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟

ذمل کی ماما چائے لے آگئیں۔

مانا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے مگر اس کا مطلب یہ نہی کہ ہم اسے بے سہارا چھوڑ دیں۔

بے سہارا نہی چھوڑا اسے،اسی کے کام گیا ہوا تھا مجال ہے جو اتنے دنوں میں ایک بار بھی اس نے سوچا ہو کہ گھر جا کر باپ سے معافی مانگ لوں۔

exponovels

نہی۔۔۔اسے ہماری کوئی پرواہ نہی ہے۔ہم ہی پاگل ہو رہے ہیں اس کے لیے۔۔۔۔وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف چل دیے اور وہ دونوں پریشانی سے وہی بیٹھ گئیں۔

موسیٰ نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر پارک کی اور فون پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

مطلوبہ جگہ پہنچ کر بیٹھ گیا فون، کیز اور والٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔

بہت دیر کر دی آنے میں؟

سامنے بیٹھی لڑکی نے ایک ادا سے اپنے کندھے پر آتے گھنے سنہری بال کمر پر جھٹکے۔

کب سے انتظار کر رہی ہوں اور میری کال بھی پک نہی کر رہے تھے؟

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا؟

موسیٰ دونوں ہاتھ سختی سے میز پر جمائے اس کی طرف جھکا اور سرگوشی کے انداز میں بولا۔

کیوں کر رہی ہو تم یہ سب؟

اگر کل رات تمہیں میرے کمرے میں کوئی دیکھ لیتا تو؟

تم جانتی ہو کیا انجام ہوتا؟

اور ذلیل کے ساتھ تم نے جو کیا اگر اسے کچھ ہو جاتا تو؟

تو۔۔۔۔'کیا ہو جاتا؟

زیادہ سے زیادہ مر ہی جاتی نہ وہ۔۔۔۔

Shut up.....i say shut up.....

exponovels

موسیٰ غصے سے چلایا۔

وہ مری تو نہی ناں؟

بس بے ہوش ہی ہوئی تھی، ڈرپوک کہی کی۔

اس لڑکی نے زوردار قہقہ لگایا۔

ابھی تو میں نے کانچ اس کے ہاتھ سے چھوا ہی تھا کہ وہ بے ہوش ہو گئی۔

Stop.....

موسیٰ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

چند دنوں میں ہی وہ لڑکی تمہارے ہوش و حواس پر چھا گئی ہے اور اس کی خاطر اب تم مجھے چپ کروانے بھی لگے ہو۔

very bad dear moosa khan....

تم سے یہ امید بلکل بھی نہی تھی مجھے۔۔۔ آخر ایسا کیا جادو کر دیا اس نے تم؟

you know.....i don't like cheap talking.

تو مزید ایسے سوال مت کرنا مجھ سے۔

پہلے بھی منع کیا تھا تمہیں گھر آنے سے، جانتی تو ہو کہ مسز خان کو تمہارا گھر آنا پسند نہی ہے پھر بھی تم باز نہی آتی۔

اور اب تو میری شادی بھی ہو گئی ہے اور ذمل بھی ہے میرے ساتھ۔۔۔۔

شادی ہو گئی ہے تو کیا؟؟؟؟

exponovels

وہ ایک دم چلائی۔

کسی میں اتنی ہمت نہی ہے جو رمشا خان کو روک سکے اپنی محبت سے ملنے سے۔

کتنی بار کہہ چکا ہوں میں تم سے محبت نہی کرتا تم سمجھتی کیوں نہی ہو؟

موسی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے پریشان سا بولا۔

لیکن کل رات تو تم نے کہا تھا تم بس میرے ہو؟

میں نے کہا اور وہ بھی تم سے؟

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

ہاں تم نے کہا تھا، یاد نہی کیا؟

وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلاتے ہوئے بولی۔

Whatever.....

نیند میں بولا ہو گا میں نے۔۔۔۔

خیر میں بس اتنا کہنے آیا تھا کہ آئندہ میرے کمرے میں مت آنا۔

اب میری شادی ہو چکی ہے اور مزید تمہاری نادانیاں برداشت نہی کروں گا میں، اگر تم نے مزید کوئی ایسی حرکت کی تو میں ماموں جان کو کال کر کے سب بتا دوں گا جو پچھلے کئی سالوں سے کر رہی ہو۔

کیا کر رہی ہوں میں پچھلے کئی سالوں سے؟

تم سے محبت کر رہی ہوں پچھلے تین سال سے، اس دن سے جب پہلی بار تمہیں پھوپھا جان کے ساتھ دیکھا۔

exponovels

جب تم گھر آئے تھے کئی سالوں بعد اور مجھے پتہ چلا کہ تم میرے کزن ہو حمدہ پھوپھو کے بیٹے۔

جب سے پھوپھو کی دیتھ ہوئی تم ہم سب سے کبھی ملنے نہی آئی وہ تو آپی کی برتھ ڈے پر تمہارے ڈیڈ زبردستی لے آئے تمہیں ورنہ تم نے ہمیں بھلانے میں کوئی کثر نہی چھوڑی۔

you know what?

موسی نے اسے ٹوکا۔

وہی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

نہ میں اس دن وہاں آتا نہ تم سے ملاقات ہوتی اور نہ ہی آج میں یہاں بیٹھا ہوتا۔

اسی غلطی کا غمیازہ بھگت رہا ہوں آج تک۔۔۔۔

ہر رات تم چلی آتی ہو مجھے تنگ کرنے۔۔۔۔میں سو رہا ہوتا ہوں بے خبر اور صبح جب آنکھ کھلتی ہے تو تم سامنے بیٹھی مجھے ہی دیکھ رہی ہوتی ہو۔

بس کر دو اب۔۔۔۔

تنگ آ گیا ہوں میں یہ سب دیکھ دیکھ کر، کتنی بار کہہ چکا ہوں مجھے کوئی انٹرسٹ نہی تمہاری محبت میں، پھر بھی تم اپنا وقت ضائع کرتی رہتی ہو۔

نہی۔۔۔۔۔میں اپنا وقت ضائع نہی کرتی بلکہ پوری رات تمہیں سکون سے سوتے ہوئے دیکھتی ہوں، جب جب میں تمہیں دیکھتی ہوں دل میں سکون سا محسوس ہوتا ہے۔

میں دل و جان سے محبت کرتی ہوں تم سے مگر تمہارے لیے تو بس یہ وقت کا ضیاع ہے۔

exponovels

کاش یہ محبت تمہارے گھر والوں کو بھی ہوتی مجھ سے اس وقت جب میں تنہا اس گھر تھا۔

جب مجھے اپنوں کی کمی شدت سے محسوس ہوتی تھی۔

تب کیوں مجھے تنہا کر دیا تھا سب نے؟

اب جب میں جینا سیکھ چکا ہوں تو تم کہتی ہو کہ میری اپنی ہو؟

ہاں۔۔۔کیونکہ یہ تمہاری بے وقوفی ہے رمشا، کوشش کرنا اب میرے پاس مت آنا کیونکہ میں نہی چاہتا ذمل کو تمہارے بارے میں پتہ چلے۔

اگر اس نے ڈیڈ کو بتا دیا تو مسز خان کو موقع مل جائے گا میری ماں کی تربیت پر انگلی اٹھانے کا اور میں یہ برداشت نہی کروں گا۔

وہ اس لیے کیونکہ مام کہتی ہیں کہ تمہاری سٹیپ مدر ان کو تم سے ملنے نہی دیتی تھی اور ڈیڈ تو ملک سے باہر رہتے تھے۔

جب وہ واپس آئے تو فوراً تم سے ملنے آئے۔

"رشتے نبھانے والے ہر حال میں رشتہ نبھاتے ہیں، مجبوریوں کا سہارا لے کر دامن چھڑانے والے بزدل ہوتے ہیں،،

سمجھی؟

میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں کس کو میرا کتنا خیال ہے تو تم اب یہ سب کرنا بند کر دو ورنہ میں کیا کر سکتا ہوں تم نہی جانتی۔۔۔

exponovels

امید ہے اب گھر نہی آو گی تم۔۔۔میں چلتا ہوں میرے دوست انتظار کر رہے ہو گے۔

وہ اپنا سامان سمیٹتے ہوئے باہر کی طرف چل دیا۔

موسیٰ؟؟؟؟

رمشا اس کے پیچھے دوڑی مگر اس نے بنا پلٹے دور سے ہی اسے بائے کہہ دیا۔

ذمل۔۔۔۔؟

ذمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

مسز خان کب سے اسے پکار رہی تھیں مگر وہ کوئی جواب نہی دے رہی تھی۔

جب وہ بہت دیر تک وہ نیچے نہی آئی تو انہوں نے ملازمہ کو اس کے کمرے میں بھیجا تا کہ وہ اسے بلا کر لائے۔

میڈم جی ذمل باجی اپنے کمرے میں نہی ہیں۔

کیا مطلب اپنے کمرے میں نہی ہے؟

کہاں چلی گئی وہ؟

مسز خان کے بس اتنا سننے کی دیر تھی کہ غصے سے تپ گئیں۔

جی میڈم جی وہ اپنے کمرے میں نہی ہیں اور موسیٰ بھائی بھی نہی ہیں۔

موسیٰ بھی نہی ہے؟

وہ کہاں لے کر گیا ہے ذمل کو؟

exponovels

مسز خان تو حیران ہی رہ گئیں۔

فوراً خان صاحب کو فون کر دیا۔

خان صاحب سے پتہ چلا کہ موسیٰ ذمل کو اس کے گھر لے کر گیا ہے۔

بس اتنا سننا تھا کہ مسز خان کا سر چکرانے لگا یہ کیسے ممکن ہے؟

موسیٰ تو اسے دیکھنا بھی پسند نہی کرتا تو پھر اسے اپنے ساتھ کیسے لے گیا۔

مسز خان کو یہ بات بلکل بھی برداشت نہی ہوئی۔

اب کھانا کون بنائے گا؟

اف۔۔۔ مطلب اب کھانا مجھے بنانا پڑے گا وہ غصے سے کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

ہدہ اچھا ہوا تم آگئی، جلدی سے آو میرے ساتھ کھانا بنانے میں مدد کرو۔

وہ ابھی کچن میں جا ہی رہی تھی کہ اندر آتی ہدہ پر نظر پڑ گئی۔

sorry mom!

مجھ سے کوئی امید مت رکھیئے گا، میں پہلے ہی بہت تھکی ہوئی ہوں۔۔۔ تھک گئی ہوں لیکچر اٹینڈ کر کر کے۔

وہ جواب دے کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

مسز خان چپ چاپ کچن میں چلی گئیں۔

آنے دو زرا آج اس مہارانی کو۔

مجھ سے پوچھ کر جانا تو دور کی بات ہے میڈم نے جانے سے پہلے مجھے بتانا بھی ضروری نہی سمجھا۔

exponovels

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اس کی نظروں میں میری کوئی اہمیت نہی ہے۔

اگر ایسا ہے تو اسے اس کی اوقات دکھانی پڑے گی مجھے۔

کیا سمجھتی ہے اس گھر کی مالکن بن گئی ہے؟

اس کی یہ غلط فہمی بہت اچھی طرح دور کر دوں گی میں۔۔۔۔۔

کاشف ابھی ابھی گھر واپس آیا تھا،ابھی چینج کر کے آیا ہی تھا کہ اس کی اماں وہاں آ گئیں۔

سارا سامان پیک کروا دیا ہے۔۔۔ صبح ہوتے ہی اس کا سارا سامان اس کے گھر پہنچا دینا۔

اماں صبح کا انتظار کیوں کرنا ہے میں ابھی بھیج دیتا ہوں اگر آپ کو زیادہ مسئلہ ہے۔

وہ فون کان سے لگائے باہر کی طرف چل دیا۔

ایک بات نہی برداشت کرتا اس منحوس کی,وہ غصے سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

کچھ دیر بعد کاشف گھر آیا اور اپنے ساتھ مزدور اور ٹرک لے کر آیا۔

کچھ دیر بعد سارا سامان ٹرک میں لوڈ کر دیا گیا اور وہ ٹرک کے ساتھ اپنی گاڑی دوڑاتے ہوئے ذمل کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

ذمل اور حرا دونوں چھت پر بیٹھی چائے پی رہی تھیں۔

آپی بہت اچھا لگ رہا ہے آج اتنے دنوں بعد ہم ایک ساتھ چائے پی رہے ہیں وہ بھی چھت پر۔

exponovels

بہت اچھا کیا موسیٰ بھائی نے جو آپ کو لے آئے۔

اب اپنا نمبر آن رکھیئے گا آپ۔۔۔۔ حرا جب سے کالج سے آئی تھی ذمل کا سر کھا رہی تھی۔

ویسے آپی آپ بھائی سے کہہ دیں کہ آج مت آئیں۔

کچھ دن اور رک جائیں میرے پاس۔

ہمم۔۔۔۔بات تو تمہاری ٹھیک ہے مگر جب وہ آئیں گے تب ہی پتہ چلے گا میں جاوں گی یا نہی۔

یہ ان کا موڈ دیکھنے کے بعد پتہ چلے گا۔

اوئے ہوئے آپی۔۔۔۔بڑا خیال ہے آپ کو اپنے ہسبینڈ کا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہی تھیں کہ گاڑی کا ہارن بجا۔

لیں جی آ گئے آپ کے ہسبینڈ، چلیں؟

ذمل مسکرا کر نیچے کی طرف بڑھ گئی جبکہ حرا بھاگتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے کاشف کو دیکھ کر ذمل کی طرف پلٹی۔

آپی وہ۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی ذمل کی نظر اندر آتے کاشف پر پڑی۔

حرا ماما کو بلاو۔۔۔۔۔ذمل نے غصے سے حرا کی طرف دیکھا۔

مگر آپی۔۔۔۔حرا نے کچھ کہنا چاہا۔

حرا جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔ذمل نے اسے گھورا تو وہ جلدی سے آگے بڑھ گئی۔

exponovels

کاشف بس وہی کھڑا ذمل کو دیکھنے لگا، آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہ کر پایا۔

ذمل کی اترا ہوا سا چہرہ دیکھ کر اسے عجیب سی بے چینی محسوس ہونے لگی۔

ذمل کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں مگر وہ بہ مشکل خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ذمل۔۔۔۔کاشف نے اسے پکارا۔

مگر ذمل نے اسے ہاتھ کے اشارے سے مزید بولنے سے روک دیا۔

وہی پرانے دن دونوں کی آنکھوں کے سامنے رقص کرنے لگے۔

دونوں کے درمیان خاموشی تھی مگر پھر بھی ایک دوسرے کے جزبات سے واقف تھے۔

کیوں آئے ہو تم یہاں؟

ذمل کی ماما وہاں آ گئیں۔

کاشف مسکرا دیا۔

میں جانتا ہوں مجھے یہاں نہی آنے چاہیے تھا، آپ کو تکلیف دینے کے لیے معزرت۔۔۔۔۔

دراصل میں آپ کی امانت آپ تک پہچانے آیا تھا۔

جہیز کا سامان واپس بھیجا ہے امی نے۔۔۔۔۔یہ سارا سامان شفٹ کرا دوں پھر چلا جاوں گا۔

ذمل تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اور بنا پلٹے چھت پر پہنچ کر آنسو بہانے لگی۔

آپی کیوں رو رہی ہیں آپ؟

حرا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

exponovels

ذمل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور آنسو پونچھ لیے۔

نہی کچھ نہی۔۔۔۔تم جاو نیچے میں آرہی ہوں۔

لیکن آپی۔۔۔۔۔۔۔حرا نے کچھ بولنا چاہا مگر ذمل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

حرا پلیز جاو۔۔۔میں کچھ دیر اکیلی رہنا چاہتی ہوں۔

پلیز۔۔۔۔۔۔

وہ التجائیہ انداز میں بولی۔

ٹھیک ہے آپی لیکن جلدی نیچے آجایئے گا۔

وہ بے دلی سے سیڑھیوں کی طرف چل دی۔

کاشف نے سارا سامان ایک کمرے میں شفٹ کروادیا اور ذمل کی ماما کے پاس آرکا۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں آپ، میں مجبور تھا۔

آپ تو جانتی ہی ہیں میں گھر کا واحد کفیل ہوں اور میرے علاوہ ان کا کوئی نہی ہے۔

تو میں کیسے ان کو تنہا چھوڑ سکتا تھا۔

آپ نے ذمل کی شادی کر دی بہت اچھا کیا، آخر کب تک وہ میرے غم میں بیٹھی رہتی۔

بیٹا وہ اس لیے کہ خدا اگر ایک راستہ بند کرتا ہے تو اس سے پہلے ہی دوسرا دروازہ کھول چکا ہوتا ہے۔

ذمل بہت خوش ہے اپنے گھر میں تم فکر مت کرو اس کی کیونکہ یہی قسمت میں لکھا تھا۔

کیا میں ذمل سے مل سکتا ہوں؟

exponovels

بس ایک آخری بار؟

معافی مانگنا چاہتا ہوں اس سے۔۔۔وہ التجا بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

نہی کاشف۔۔میں ہر گز اجازت نہی دے سکتی کیونکہ ذمل اب کسی اور کی امانت ہے۔

کاشف مسکرا دیا۔

سہی کہا آپ نے۔۔۔۔چلتا ہوں۔

خدا حافظ!

وہ تیزی سے باہر کی طرف چل دیا۔

کچھ دیر بعد ذمل کے بابا پریشان سے گھر واپس آئے۔

کیا ہوا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟

حرا بیٹا پانی لاو بابا کے لیے۔۔ذمل کی ماما حرا کو پکارنے لگیں۔

کہی منہ دکھانے کے لائق نہی چھوڑا اس لڑکے نے، تھانے میں بند ہے۔

انسکٹر کاکینا ہے کی اس کے پاس سے نشہ آور ادویات وصول ہوئی ہیں اور وہ کہتا ہے کہ دوستوں نے سب کیا ہے میرا. کوئی قصور نہی اس میں۔

تین گھنٹے تھانے میں بیٹھ کر آیا ہوں مگر ضمانت نہی کی انہوں نے کہتے ہیں کہ وکیل کرنا پڑے گا جو آپ کے بیٹے کا کیس لڑے۔

اب وکیل کے پیسے کہاں سے لاوں؟

exponovels

تم جانتی تو ہو وکیل پیسوں کے بنا کہاں کام کرتے ہیں۔

بہت پریشان کر رکھا ہے اس لڑکے نے، کچھ سمجھ نہی آ رہا اب کیا کروں۔

ایسے بیٹے سے اچھا تھا کہ میرا کوئی بیٹا ہوتا ہی ناں۔

اللہ نا کرے۔۔۔۔ایسا تو نہ بولیں آپ۔۔۔۔

وہ خود غلط نہی ہے اس کے دوستوں نے بگاڑا ہے اسے۔۔۔۔میں تو کہتی رہتی تھی آپ سے اس کا دھیان رکھا کریں, کہاں جاتا ہے کس سے ملتا ہے۔

مگر آپ نے بس اس پر سختی کرنے پر زور دیا اگر آپ ہر وقت سختی کرنے کی بجائے اس سے دوستانہ رویہ رکھتے تو ہمیں آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

کہاں کہاں جاتا میں اس کے پیچھے؟

اور بھی زمہ داریاں تھی مجھ پر گھر کی زمہ داریاں، بیٹیوں کے جہیز کی فکر۔۔۔ایسے میں پیسہ کماتا یا اولاد کا پیچھا کرتا۔

ذمل اور حرا بھی تو ہیں ان کے ساتھ بھی میرا رویہ ویسا ہی تھا مجال ہے جو آج تک پلٹ کر جواب دیا ہو دونوں نے۔

وہ بھی تو اسی کی بہنیں ہیں جو خون ان کی رگوں میں دوڑ رہا ہے وہی اس کی رگوں میں پھر پتہ نہی کیوں یہ لڑکا ان جیسا نہی ہے۔

اس کا مطلب میں بتاتی ہوں آپ کو، یہی تو فرق ہے بیٹے اور بیٹی میں۔

بیٹیاں ہر حال میں سمجھوتا کرنا جانتی ہیں مگر بیٹے چاہتے ہیں کہ ماں باپ سمجھوتا کریں۔

exponovels

ان کو ماں باپ کے پیار اور توجہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

بیٹی چار دیواری میں خود کو محفوظ سمجھتی ہے جبکہ بیٹا چار دیواری سے باہر کی دنیا کو۔

بیٹے کے لیے چار دیواری ایک قید کی مامند ہوتی ہے لیکن اگر ہم اسے اس چار دیواری میں کھل کر سانس لینے کی اجازت دیں تو اسے باہر کی دنیا میں گھٹن محسوس ہو گی۔

اگر ماں باپ بہترین دوست ہو تو اسے باہر والوں کی دوستی کی ضرورت ہی نہی رہے گی۔

کہی نہ کہی غلطی تو ہم سے ہوئی ہے ہم نے اپنے بیٹے کو گھر پر دوستانہ ماحول دینے کی بجائے وحشانہ ماحول دیا ہے اور اسے باہر کا ماحول دوستانہ لگنے لگا۔

برے دوستوں کی صحبت نے اسے بگاڑ دیا ہے ابھی بھی وقت ہے ہمارے پاس۔۔۔ہم ابھی بھی اسے اس وحشیانہ ماحول سے بچا سکتے ہیں۔

اگر آپ اپنے رویے میں اپنائیت اور دوستی بیدار کر لیں۔

ہاں سہی کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔انہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

کچھ پیسے ہیں میرے پاس ذمل کی شادی میں بچ گئے تھے آپ صبح لے جائیں اور اچھا سا وکیل کر کے بیٹے کی ضمانت کروائیں۔

اب اپنا موڈ ٹھیک کر لیں داماد کسی بھی وقت گھر آ سکتا ہے۔

ہاں۔۔۔میں تو بھول ہی گیا تھا کہ ذمل آئی ہوئی ہے، کہاں ہے وہ؟

وہ چھت پر ہے حرا کے ساتھ، آپ یہ پانی پی لیں حرا کب سے رکھ کر گئی ہے۔

exponovels

پھر میں کھانا لگواتی ہوں۔

ذمل بہت دیر تک آنسو بہاتی رہی جب رو رو کر تھک گئی تو فون اٹھا کر موسیٰ کا نمبر ڈائل کرنے ہی لگی تھی کہ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں۔

چلے جاو یہاں سے۔۔۔۔مجھے تمہاری کوئی بات نہی سننی۔

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ سے معافی مانگ کر سب ٹھیک ہو جائے گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔

میں تمہیں معاف نہی کروں گی۔۔۔۔

Ohh really?

دیر سے آنے کی اتنی بڑی سزا۔۔۔۔؟

اس آواز پر ذمل چونک کر واپس پلٹی۔۔۔سامنے موسیٰ تھا۔

آآآپ۔۔۔۔آپ کب آئے؟

وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیوں تم کسی اور کو ایسپکٹ کر رہی تھی؟

ننہی۔۔۔ ممجھے لگا بھائی آئے ہیں اور مجھ سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔

توبہ کرو لڑکی۔۔۔۔۔اچھے بھلے ہینڈسم بندے کو بھائی سمجھنے لگی تھی۔

exponovels

وہ مسکرا رہا تھا اور اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر ذمل بھی بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔

موسیٰ کی مسکراہٹ ایک پل میں سمٹ گئی۔

تم رو رہی ہو؟

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے ناں؟

جی سب ٹھیک ہے۔۔۔شاید آنکھ میں کچھ لگ گیا ہے۔

وہ آنسو پونچھ کر مسکرانے لگی۔

ہمم۔۔۔۔لگتا ہے تمہیں کچھ دن اور یہاں رُکنا چاہیے۔

کیوں؟

ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ گھر پر تو سب خیریت ہے ناں؟

ذمل پریشان ہو چکی تھی۔

کچھ نہی سب خیریت ہے بس مزاق کر رہا تھا دیکھنا چاہتا تھا تم گھر جانے کے موڈ میں ہو یا نہی۔۔۔

ویسے اگر رہنا چاہو تو رہ سکتی ہو مجھے کوئی مسئلہ نہی ہے۔

نہی میں گھر جاوں گی۔۔۔ذمل نے اس کی بات کاٹ دی۔

Sorry for disturb you.....

لیکن ماما نے بھیجا ہے آپ لوگوں کو نیچے بلانے کے لیے، کھانا لگ چکا ہے اور سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

حرا اچانک وہاں آ گئی۔

exponovels

ذمل نے اسے گھورا۔

let's go.....

موسیٰ سیڑھیوں کی طرف بڑھا تو ذمل بھی حرا کو ساتھ لیے نیچے چل دی۔

موسیٰ ہر لمحے ذمل کو حیران کر رہا تھا۔وہ سب کے ساتھ مسکرا کر بول رہا تھا اور کھانا بھی کھا رہا تھا۔

ذمل حیران تھی کہ کوئی اچانک اتنا کیسے بدل سکتا ہے۔۔۔وہ گُم سم سی اسے ہی دیکھ رہی تھی جب حرا نے اسے کہنی ماری۔

آپی۔۔۔کھانا کھالیں اگر بھائی کو دیکھنے سے فرصت مل گئی ہو تو۔

ککککیا مطلب؟

کھانا ہی تو کھا رہی ہوں، تم بہت زیادہ بولنے لگی ہو حرا۔

چپ چاپ کھانا کھاو۔

ہمم۔۔میں تو کھانا ہی کھا رہی ہوں آپی لیکن آپ کا دھیان کہی اور ہے۔

ذمل مسکرا دی۔

بہت شرارتی ہوتی جا رہی ہو تم۔

تم نے مجھے بتایا نہی کہ یہ آئے ہیں؟

آپی آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ آپ کچھ دیر اکیلی رہنا چاہتی ہیں تو اسی لیے میں اوپر نہی آئی لیکن بھائی کو بھیج دیا میں نے کیونکہ وہی آپ کا موڈ ٹھیک کر سکتے تھے۔

exponovels

اور دیکھیں آپ کا موڈ ٹھیک ہو گیا۔

وہ دونوں سرگوشی والے انداز میں باتیں کر رہی تھیں۔

کھانا کھانے کے بعد سب ٹی وی لاونج میں چلے گئے۔

ذمل نے سب کے لیے چائے بنائی۔

موسیٰ نے پہلے تو حیرانگی سے چائے کے کپ کو دیکھا اور پھر کپ ہونٹوں سے لگا لیا۔

انکل، آئی ایم سوری اگر آپ دونوں کی اجازت ہو تو کیا میں ذمل کو گھر لے جاوں؟

ذمل کو تو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

جی بیٹا کیوں نہی اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے بھلا۔

ذمل کے بابا مسکراتے ہوئے بولے۔

ہمم چلیں؟

موسیٰ نے اب کی بار ذمل کو دیکھا۔

جی۔۔۔۔ذمل نے حیرت سے سر ہلایا۔

میں زرا شال اور بیگ لے آوں۔۔۔وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ذمل جیسے ہی باہر آئی موسیٰ گاڑی کے پاس کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

سب کو خدا حافظ بول کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

موسیٰ نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

exponovels

....۔Thanks

ذمل نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔

Thanks for what?

موسیٰ نے الٹا اسی سے سوال کر دیا۔

آپ مجھے لینے میرے گھر آئے اور میرے گھر والوں کو اتنی رسپیکٹ دی اس لیے، مجھے تو لگا تھا کہ آپ گھر آئیں گے ہی نہی بلکہ باہر سے ہی مجھے پک کر لیں گے جیسے صبح ڈراپ کیا تھا۔

Come on....

تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب میں تمہارے لیے کر رہا ہوں؟

....۔Stupid

وہ شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھول کر گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

اف۔۔۔کتنا مشکل ہے ایسے کپڑے پہننا۔

آج وہ تھری پیس پہنے ہوئے تھا ذمل نے تو غور ہی اب کیا، کوٹ تو اس نے آتے ہی پچھلی سیٹ پر پھینک دیا تھا۔

یہ سب میں ڈیڈ کی وجہ سے کر رہا ہوں۔۔۔میں نہی چاہتا کہ میرے کسی رویے کی وجہ سے ان کی تربیت پر انگلی اٹھے اور مسز خان کو بولنے کا موقع ملے۔

ڈیڈ کی وجہ سے ہی میں تمہیں یہاں چھوڑنے آیا تھا اور ان کی وجہ سے تمہارے گھر والوں کے ساتھ وقت گزارا۔

تمہیں زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہی ہے۔۔

exponovels

پہلے تو اتنا ٹھوس ٹھوس کر کھانا کھلایا تمہارے گھر والوں نے اور اب تم نے پتہ نہی کیا پلا دیا آخر میں، جب سے وہ عجیب سی چیز پی ہے بہت گرمی لگ رہی ہے مجھے۔

وہ چائے تھی۔۔۔ذمل نے اسے ٹوکا۔

Whatever۔....

جو بھی تھی بہت بری تھی بلکل تمہاری طرح۔۔۔۔

کیا مطلب میں بری ہوں؟؟؟؟

ذمل نے حیرت سے کھڑکی سے نظریں ہٹا کر منہ اس کی طرف موڑا۔

اور نہی تو کیا۔۔۔جب سے زندگی میں آئی ہو میری زندگی الجھ کر رہ گئی ہے۔

نہ میں چین سے سو سکتا ہوں اور نہ ہی جاگ سکتا ہوں، ہر وقت تم میرے سر پر سوار رہتی ہو۔

کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔۔۔۔

اوپر سے ڈیڈ تمہاری وجہ سے میری کلاس لگاتے رہتے ہیں۔

ذمل کو خوش رکھا کرو، اب وہ تمہاری زمہ داری ہے اسے گھر لے کر جایا کرو اس کے۔۔۔۔آوٹنگ پر لے کر جاو وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔

ہر وقت ذمل ذمل ذمل۔۔۔۔۔پاگل ہو رہا ہوں میں یہ نام سن سن کر۔

ذمل کھڑکی کی طرف منہ کیے مسکرا دی۔

پہلے کونسے نارمل ہیں آپ۔۔وہ منہ میں بڑبڑائی۔

exponovels

کیا کہا تم نے؟

کیا۔۔۔؟

ذمل تیزی سے اس کی طرف پلٹی۔

میں نے سنا تم نے کچھ کہا ہے۔

نہی تو میں نے کچھ نہی کہا۔

...۔whatever

وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے بولا۔

ڈرائیونگ کے دوران سگریٹ پینا غیر قانونی ہے۔

ذمل اپنی سائیڈ سے شیشہ نیچے کرتے ہوئے بولی۔

کس نے بنایا یہ قانون؟

اس نے ذمل کی بات کو دھویں میں اڑا دیا۔

گورنمٹ نے۔۔۔۔اور ویسے بھی انسان خود سمجھدار ہے اپنا اچھا برا جانتا ہے۔

میں اپنے رولز خود بناتا ہوں مس ذمل۔۔۔۔

Mind it....

میں کسی گورنمٹ اور کسی قانون کو نہی مانتا۔

لیکن اگر تمہیں زیادہ مسئلہ ہے تو گاڑی سے باہر کود سکتی ہو۔

exponovels

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے ذمل کھڑکی کی طرف منہ موڑے باہر دیکھنے لگ گئی۔

تو مت کرو بات۔۔۔۔موسیٰ نے باقی سگریٹ ہوا میں اچھال دیا۔

آ گیا گھر۔۔۔۔۔

Now get out from my car..

ہاتھ کے اشارے سے ذمل کو گاڑی سے باہر جانے کا اشارہ دیا۔

جا رہی ہوں مجھے بھی کوئی شوق نہی آپ کی اس گدھا گاڑی میں بیٹھنے کا۔۔۔وہ غصے میں آگ بگولہ ہوتی گاڑی سے باہر نکل گئی۔

What?

موسیٰ بھی غصے سے اس کے پیچھے دوڑا مگر ذمل اندر جا چکی تھی۔

اندر گیا تو ذمل اس کے ڈیڈ کا لیپ ٹاپ سامنے رکھے کچھ ٹائپ کر رہی تھی۔

وہ ذمل کی طرف بڑھا مگر تب ہی خان صاحب وہاں آ گئے۔

آو بھئی کیسا گزرا سفر ؟

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

وہ مسکرا کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا پھر رک کر واپس پلٹا اور وہی سے ذمل کو گھورنے لگا۔

ذمل خود پر جمی نظریں بھانپ چکی تھی جیسے ہی اس نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا موسیٰ اسی کو دیکھ رہا تھا۔

exponovels

دو انگلیاں اپنی آنکھوں کی طرف کی جیسے کہنا چاہ رہا ہو میری آنکھوں میں دیکھو اور پھر وہی انگلیاں ذمل کی طرف کیں جس کا مطلب تھا زرا اوپر تو آو میں تمہیں دیکھ لوں گا۔

ذمل مسکرا دی تو وہ اوپر چل دیا۔

ارے واہ ذمل بیٹا کیا حل نکالا ہے، میں کب سے پریشان تھا اور تم نے آتے ہی پرابلم حل کر دی۔

اس نکمے کو بھی سکھاو کچھ کہ بزنس سنبھال لے اب، آخر کب تک میں اکیلا یہ سب کروں گا۔

یہ فائلز دیکھو۔۔۔انہوں نے ذمل کی طرف کچھ فائلز بڑھائیں۔

یہ کیا ہے؟

ذمل نے مسکراتے ہوئے وہ فائلز تھام لیں اور جیسے جیسے کھولتی گئی حیرت کے سمندر میں ڈوبتی چلی گئی۔

انکل یہ تو۔۔۔۔

ہاں بیٹا یہ ساری ڈگریاں موسیٰ کی ہی ہیں۔

M.A in business mangment...

سب آتا ہے اس کو مگر مجال ہے جو ایک دن کے لیے بھی آفس جوائن کیا ہو۔

اب تم ہی ہو جو اسے سمجھا سکتی ہو۔

وہ کہتے ہیں ناں بیگم اچھے اچھوں کو سدھار سکتی ہے۔۔۔تو تم بھی کچھ ایسا کرو کہ اس کی ناک میں دم کر دو۔

اتنا تنگ کر دو اسے کہ یہ گھر سے باہر نکلنے پر مجبور ہو جائے۔

کس کو گھر سے نکالنے کی تیاری ہو رہی ہے؟

exponovels

ثمر اچانک وہاں آ گیا۔

اسلام و علیکم، بھابی کیسی ہیں آپ؟

و علیکم اسلام۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟

الحمدللہ۔۔۔۔ بلکل ٹھیک، جِم سے آیا ہوں بس ابھی ابھی۔

آپ لوگ اپنی پلاننگ جاری رکھیں میں فریش ہو کر آتا ہقں۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ہاں تو کہاں تھے ہم، اگر تو موسیٰ مان جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ایک دوسرا حل ہے میرے پاس۔

وہ کیا؟

وہ میں وقت آنے پر بتادوں گا بیٹا ابھی تم جاو اپنے کمرے میں ورنہ وہ ناراض ہو جائے گا۔

...OK۔

وہ اپنے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے میں پہنچ کر شال اتار کر سائیڈ پر رکھی اور موسیٰ کے کمرے کی طرف بڑھی۔

وہ اس وقت کمرے میں نہی تھا۔

ذمل بیڈ کے پاس سے گزر رہی رہی تھی کہ اچانک اس کے پاوں سے کوئی چیز ٹکرائی۔

اس نے غور سے دیکھا تو کانچ تھا وہی رات والے ٹوٹے گلاس کا ٹکرا۔

ذمل کو پھر سے رات والا واقع یاد آ گیا۔۔۔یہ کانچ یہاں ہے اس کا مطلب وہ میرا وہم نہی سچ تھا۔

وہ جیسے ہی بیڈ کی طرف جھکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

exponovels

کینڈلز کا پیکٹ، بجھی ہوئی کینڈل اور ٹوٹا ہوا کانچ سب وہی تھا۔

وہ کانچ ہاتھ میں پکڑے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

میں نے کہا تھا ان سے کہ یہ سب میرا وہم نہی سچ ہے مگر یہ مان ہی نہی رہے تھے۔

وہ انہی سوچوں میں گُم تھی کہ موسیٰ تولیے سے سر خشک کرتے ہوئے واش روم سے باہر نکلا۔

ذمل کو سامنے دیکھ کر اس نے گہری سانس لی، افففف۔۔۔۔یہ لڑکی باز نہی آنے والی۔

کیا کر رہی ہو تم یہاں؟

منع کیا تھا تمہیں یہاں آنے سے تم سنتی کیوں نہی؟

وہ مسلسل بول رہا تھا۔

ذمل نے ہتھیلی اس کے سامنے پھیلا دی۔

کیا؟

موسیٰ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا مگر جب نظر ہتھیلی پر رکھے کانچ پر گئی تو حیران سا ذمل کو گھورنے لگا۔

کیا ہے یہ؟

یہ کانچ مجھے کیوں دکھا رہی ہو تم؟

وہ نظریں چراتے ہوئے تیزی سے ڈریسنگ کی طرف بڑھا اور خود پر پرفیوم چھڑکنے لگا۔

یہ کانچ مجھے بیڈ کے نیچے سے ملا ہے۔۔۔۔

exponovels

آپ میری بات نہی مان رہے تھے ناں تو آئیں میں دکھاتی ہوں آپ کو۔

بیڈ کے نیچے دیکھیں وہ ٹوٹے ہوئے گلاس کے ٹکرے اور کنڈلز سب موجود ہے۔

So what?

وہ بے زاری میں سر پر برش پھیرتے ہوئے بولا۔

So what??????

ذمل نے اس کے الفاظ دہرائے۔

کسی نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں تو کیا ہوا؟

ایک منٹ۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں کمرے میں آئی تھی تو آپ نے کہا تھا کہ ثمر نے ملازمہ سے سارا کانچ صاف کروادیا ہے۔

مگر سارا کانچ بیڈ کے نیچے موجود ہے۔۔۔اس کا مطلب آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا؟

میں کیوں جھوٹ بولوں گا؟

موسیٰ غصے سے ذمل کی طرف پلٹا۔

ملازمہ نے پھینک دیا ہو گا وہ کانچ بیڈ کے نیچے اور ویسے بھی میں اس وقت ہوش میں نہی تھا تو مجھے کیا پتہ ملازمہ کو کس نے بھیجا تھا۔

وہ بڑے آرام سے جھوٹ بول کر بیڈ سے ٹیک لگائے مطمئن سا لیٹ گیا۔

ذمل تیزی سے اس کے پاس جا رکی۔

exponovels

مگر وہ کینڈلز کا پیکٹ؟

وہ تو کچن کے کیبن میں تھا تو وہ کیسے یہاں آیا۔

میرے پاس تو ایک کینڈل تھی تو ملازمہ کو کیسے پتہ چلا کہ اسے پورا پیکٹ الماری سے اٹھا کر یہاں پھینکنا ہے؟

ذمل کے سوالات پر موسیٰ کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا۔

اب کیا بولیں گے آپ؟

ذمل نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

سب پتہ چل گیا ہے مجھے یہ سب کون کر رہا ہے۔

ذمل وہاں سے کھڑکی کے پاس جا رکی۔

کون؟؟؟؟

موسیٰ بھی اس کے پاس آ رکا۔

آپ۔۔۔۔ آپ کر رہے ہیں یہ سب وہ غصے سے واپس پلٹی اور موسیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف دھکا دیا۔

آپ ہی ہیں جو مجھے اس گھر سے باہر نکالنا چاہتے ہیں۔

اور کوئی طریقہ کام نہی آیا تو آپ نے سوچا مجھے اس طریقے سے ڈرا کر گھر سے باہر نکال سکتے ہیں۔

مگر ایک بات میں آپ کو صاف صاف بتا دوں مسٹر موسیٰ خان۔۔۔۔

آپ جتنی مرضی سازشیں کر لیں میں اس گھر سے نہی جانے والی۔

exponovels

What?

موسیٰ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے ذمل کو اپنی جانب کھینچا۔

ہاں یہ سب میں کر رہا ہوں ڈیئر مسز خان، وہ ذمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت والے انداز میں بولا۔

Let's see.....

دیکھتے ہیں کیسے مقابلہ کرتی ہیں میری سازشوں کا آپ۔

Ok let's see mr.

جیت میری ہی ہو گی۔

ذمل اپنے آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ذمل نے اس کے ہاتھ ہٹانے چاہے مگر موسیٰ نے گرفت مزید مظبوط کر دی۔

کیوں کیا ہوا مسز موسیٰ خان؟

اتنا حق تو ہے میرا ہے ناں؟

وہ آنکھ دبائے مسکرا دیا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ یہ بد تمیزی ہے، چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

یہ بد تمیزی ہوتی اگر میرے سامنے کوئی غیر لڑکی ہوتی تو۔۔۔ مگر تم تو میرے ذاتی اور اکلوتی بیوی ہو۔

تمہاری طرف محبت سے دیکھنا میرا فرض ہے۔

یہ غلط ہے!

exponovels

ذمل نے اسے ٹوکا۔

Ohh really?

موسیٰ اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

ویسے اگر تم چاہو تو میرے کمرے میں رہ سکتی ہو، مجھے کوئی پرابلم نہی۔

کیا؟؟؟؟؟

یزبل نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر دائیں ہاتھ سے اپنی ناک دبائی۔

خخخخخخ۔۔۔۔۔کتنا گھٹیا پرفیوم ہے۔۔۔۔۔

what????

موسیٰ اسے چھوڑ کر اپنی شرٹ سونگھنے لگا۔

سہی تو ہے۔۔کیا برائی ہے اس میں؟

وہ جیسے ہی ڈریسنگ سے واپس پلٹا ذمل کمرے سے باہر جا چکی تھی۔

موسیٰ مسکرا دیا۔

افففف۔۔۔۔یہی سہی طریقہ تھا اسے کمرے سے باہر نکالنے کا ورنہ یہ ضد کرتی کہ اب سے میرے کمرے میں رہے گی۔

سہی وقت پر سہی چال۔۔۔۔۔

میں ہوں ہی لاجواب۔۔۔۔۔وہ قہقہ لگاتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گیا اور لائٹ آف کر دی۔

exponovels

ارے بھئی تمہیں پکا یقین تو ہے ناں کہ آپا جی مان گئی ہیں؟

کاشف کی اماں پھر سے اپنی اسی سہیلی کے ساتھ اس عاملہ کے پاس جا رہی تھیں کیونکہ اس نے بتایا تھا کہ وہ مان گئی ہیں اور تمہیں ابھی بلایا ہے۔

وہ عجلت میں گھر سے نکل تو آئیں مگر ڈر بھی تھا کہ کہی پھر سے وہ سب کے سامنے شرمندہ نہ کر دیں۔

ہاں ہاں میں جھوٹ کیوں بولوں گی؟

انہوں نے خود بلایا ہے تمہیں، میں گئی تھی دوبارہ ان کے پاس تمہاری سفارش لے کر تو وہ مان گئیں۔

اب جلدی چلو کہی دیر نہ ہو جائے اگر ایسا ہوا تو وہ پھر سے ناراض ہو سکتی ہیں۔

وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں چلتی جا رہی تھیں۔

گلیوں میں اندھیرا تھا اور ان کو ڈر بھی لگ رہا تھا۔ مگر کاشف کی امی بیٹے کی خاطر یہ رسک اٹھا رہی تھیں۔

اللہ اللہ کر کے وہ آستانے پر پہنچ گئیں۔ کچھ دیر انہیں صحن میں بیٹھ کر انتظار کرنا پڑا۔

پھر ان کی باری آئی تو دونوں اندر چلی گئیں۔

اسلام و علیکم آپا جی۔۔۔ کاشف کی اماں ڈرتے ڈرتے بولیں۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ آو میرے پاس آ کر بیٹھو۔

پہلے کی نسبت آج اس کا رویہ بہتر تھا۔

کاشف کی امی ان کے پاس چلی گئیں۔

exponovels

توں نے یہ ٹھیک نہی کیا اپنے بیٹے کے ساتھ، اس کی خوشیاں چھین لیں اس سے۔۔۔۔وہ جلالی انداز میں بولیں۔

اتنا آسان نہی ہے تیرے بیٹے کے دل سے اس کی محبت ختم کرنا اور تیری بھانجی کی محبت اس کے دل میں ڈالنا۔

بھاری چِلے کاٹنے پڑیں گے مجھے۔۔۔۔

اس کے لیے تجھے بھی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔

اب کی بار اس کی آواز تھوڑی مدھم ہوئی۔

آپا جی آپ بتائیں میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں بس اپنے بیٹے کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں میں۔

کچھ بھی مطلب کیا؟

کیا کر سکتی ہو اپنے بیٹے کی خاطر؟

اب کی بار وہ بلند آواز میں بولیں۔

جو آپ بولیں گی میں کروں گی آپا جی، بس مجھے میرے بیٹے اور بہو کا ہنستا بستا گھر انہ چاہیے۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔کل پچاس ہزار لے آنا پہلا چلہ میں کل ہی شروع کر دوں گی اور جب تک تمہارا بیٹا پوری طرح تمہارے قابو میں نہ آجائے تب تک یہ چلہ چلتا رہے گا۔

پچاس ہزار؟

کاشف کی امی حیرانگی سے بولیں۔

کیوں زیادہ لگ رہے ہیں؟

اگر نہی کر سکتی تو رہنے دو بی بی جاو یہاں سے، تمہارے بس کی بات نہی ہے۔

exponovels

تمہیں بیٹے سے زیادہ پیسے عزیز ہیں۔۔۔۔

نہی نہی آپا جی ہو جائے گا پیسوں کا انتظام، آپ ناراض مت ہو مجھ سے۔۔وہ اس کے پاوں پکڑتے ہوئے بولیں۔

اچھا اچھا۔۔۔ٹھیک ہے تم تو ایسے پریشان ہو گئی تھی جیسے میں اپنے لیے مانگ رہی ہوں پیسے۔

چلہ کاٹنے کے لیے سو اخراجات کرنے پڑتے ہیں عمل کے ساتھ ساتھ۔

جِی آپا جی میں سمجھ گئی، آپ بے فکر ہو جائیں میں کل رقم لے آوں گی۔

اچھا ٹھیک ہے اب تم جاو اور بھی لوگ انتظار کر رہت ہیں۔

جی ٹھیک ہے آپا جی۔۔۔۔بہت شکریہ آپ کا، خدا حافظ۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

پچاس ہزار کچھ زیادہ نہی؟

کاشف کی امی آستانے سے باہر نکلتے ہی اپنی سہیلی سے بولیں۔

ارے۔۔۔پچاس ہزار کو نہ دیکھ اپنے کاشی کا ہنستے بستے گھرانے کا سوچ۔

اگر تم پیسوں کو زیادہ ضروری سمجھو گی تو کام نہی ہو گا تمہارا۔

بس بیٹے کی خوشی کا سوچو۔

اب جلدی جلدی چلو دیر ہو رہی ہے۔

ہاں جلدی چلو کاشی بھی گھر آ گیا ہو گا۔

اس منحوس کا جہیز واپس بھجوا دیا ہے کیونکہ جب جب میرا کاشی کمرے میں جاتا تھا اسے وہ منحوس یاد آ جاتی تھی۔

exponovels

ہاں یہ تو اچھا کیا تم نے بہن۔

وہ دونوں اسی طرح باتیں کرتی اپنے اپنے گھر پہنچ گئیں۔

وہ جب گھر پہنچی تو عائشہ نے بتایا کاشف اپنے پرانے کمرے میں جا چکا ہے۔

وہ سکھ کا سانس لے کر اپنے کمرے میں چلی گئیں جبکہ عائشہ سوچ میں پڑ گئی کہ خالہ اتنی عجلت میں کہاں گئی تھیں۔

اگلی صبح ذمل نماز پڑھنے کے بعد جلدی کچن میں آ گئی اور ناشتے کی تیاری کرنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔

ثمر چہرے پر مسکراہٹ سجائے کچن میں داخل ہوا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ذمل نے بھی خوش اخلاقی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آپ کی چائے۔۔۔ذمل نے میز پر چائے کا کپ رکھ دیا۔

Thank you bhabi....

ثمر نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ تھام لیا۔

سٹڈی کیسی جا رہی ہے آپ کی؟

ذمل مصروف سی بولی۔

ہمم۔۔۔۔سٹڈی تو ٹھیک ہی چل رہی ہے بھابی۔۔۔بس فزکس میں تھوڑی پریشانی ہوتی ہے۔

exponovels

سوچ رہا ہوں اکیڈمی جوائن کر لوں کیونکہ پہلے تو بھائی سے تھوڑا سا ٹائم مل جاتا تھا مگر اب وہ پڑھانے سے انکار دیتے ہیں۔

تو کیا ہوا آج سے میرے پاس پڑھ لیا کرنا,ویسے بھی میں شام کو فری ہوتی ہوں اور میرا فزکس بہت اچھا ہے۔

OoOO really bhabi?

جی۔۔۔۔ذمل آملیٹ پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی۔

Hmm,That's great.

میں بہت پریشان تھا اس معاملے میں۔

Thank you so much dear bhabi.

یہ کیا بات ہوئی ثمر، مجھے بھابی بھی کہتے ہو اور تھینکس بھی؟

اگر یہ تھینکس ہی بولنا ہے تو پھر بہتر ہے کوئی اکیڈمی جوائن کر لو۔

Ohh sorryyy

اب نہی بولوں گا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو ثمر؟

مسز خان اچانک وہاں آ گئیں۔

اسلام و علیکم مام۔۔۔۔آپ تو جانتی ہی ہیں میری روز کی عادت۔

My tea time...

exponovels

اس نے چائے والا کپ مسز خان کی طرف گھمایا۔

اور تم؟

تمہاری ہمت کیسے ہوئی کچن میں آنے کی؟

وہ غصے سے ذمل کی طرف بڑھیں۔

ذمل نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

تمہارا جب دل چاہے گا تب کچن میں آو گی اور جب دل چاہے گا اپنی مرضی سے گھر باہر چلی جاو گی۔

ہم تمہارے ملازم ہیں جو تمہاری مرضی کا انتظار کریں؟

مام۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو؟

کیسے بات کر رہی ہیں آپ بھابی سے؟

یہ بھائی کے ساتھ گئی تھیں اپنے گھر۔۔۔۔ ثمر آگے بڑھا اور ذمل کے حق میں بولا۔

Samar?

What's wrong with you?

یہ میرا اور ذمل کا معاملہ ہے تمہیں اجازت نہی ہے اس معاملے میں بولنے کی۔

But Mom.....

ثمر نے کچھ کہنا چاہا مگر ذمل نے ٹوک دیا۔

it's ok.....

exponovels

میری بھی غلطی تھی میں ان کو بتائے بغیر چلی گئی تھی۔

مگر بھابی۔۔۔۔

مگر کیا ثمر؟

مسز خان غصے سے چلائیں۔

تم اس لڑکی کے لیے ماں سے بحث کر رہے ہو؟

اس دو ٹکے کی لڑکی کی خاطر ماں کو جواب دو گے اب؟

ایسا کیا جادو کر دیا ہے اس نے تم پر کہ تمہیں ماں جھوٹی اور یہ سچی لگ رہی ہے؟

مام ایسا کچھ نہی ہے آپ خوامخواہ بات بڑھا رہی ہیں، میں تو بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ بھابی اکیلی نہی گئیں باہر بلکہ بھائی کے ساتھ گئی تھیں۔

اگر وہ آپ کو بتا کر نہی گئیں تو آپ کو کوئی ایشو نہی ہونا چاہیے، آپ بھی تو دادو کو بتائے بغیر چلی جاتی تھیں نانو گھر۔۔۔۔۔انہوں نے تو کبھی اس طرح بی ہیو نہی کیا آپ کے ساتھ۔

Shut Up.....

اپنے کمرے میں جاو ثمر۔۔۔۔۔وہ غصے میں چلائیں تو ثمر کندھے اچکاتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا۔

اور تم بھی دفع ہو جاو یہاں سے آج کے بعد کچن میں آنے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

تم جس مِڈل کلاس فیملی سے آئی ہو نہ اچھی طرح جانتی ہوں میں ایسی لڑکیوں کو، شوہر کے ساتھ ساتھ گھر کے باقی مردوں کو بھی انگلیوں پر نچانا جانتی ہیں۔

exponovels

خبر دار۔۔۔ آئیندہ میرے بیٹے سے بات کرنے کی کوشش بھی کی تو۔۔۔

آنٹی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں، ثمر میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہے۔

میں ویسی نہی ہوں جیسا آپ سمجھ رہی ہیں۔

رہنے دو تم۔۔۔۔ اچھی طرح جانتی ہوں میں تم کتنا بھائی سمجھتی ہو ثمر کو۔

چلی جاو یہاں سے اور خبر دار جو دوبارہ کچن میں قدم رکھا تو۔۔۔۔۔

یہ رکھے گی کچن میں قدم مسز خان۔۔۔۔

دروازے پر کھڑے شخص کی آواز دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

یہ گھر میرے باپ کا ہے۔۔۔ آپ جہیز میں خرید کر نہی لائیں۔۔۔۔

جتنا حق اس گھر میں میرا ہے اتنا ہی میری بیوی کا۔۔۔۔

ذمل میری بیوی ہے اس گھر کی مالکن آپ کی ملازمہ نہی۔۔۔۔۔

سامنے موسیٰ کھڑا تھا کچن کے دروازے میں اور مسز خان کی آخری بات سن لی تھی اس نے۔

اور نہ ہی یہ آپ کی غلام ہے جو کہی بھی جانے سے پہلے اسے آپ کی اجازت لینی پڑے۔

امید ہے آپ میری بات سمجھ گئی ہو گی؟

آئیندہ کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ دیکھ لیجیے گا کہ آپ مسز موسیٰ خان سے بات کر رہی ہیں۔

مجھے مجبور مت کریں کہ میں آپ کو آپ کی اوقات یاد کروادوں۔

ذمل حیرت سے موسیٰ کو دیکھ رہی تھی اور سر نفی میں ہلا رہی تھی مگر موسیٰ چُپ نہی ہوا۔

exponovels

دیکھتا ہوں میں آپ کیسے میری بیوی کو یہاں سے باہر نکالیں گی۔

ذمل چلو یہاں سے۔۔۔۔۔

وہ ذمل کی طرف بڑھا مگر اس نے سر نفی میں ہلایا۔

میں ناشتہ بنا رہی تھی.....

بھاڑ میں گیا ناشتہ۔۔۔۔وہ غصے میں ذمل کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر کچن سے باہر نکل گیا۔۔۔کوئی ضرورت نہی ہے اس خود غرض عورت کے کام کرنے کی۔

وہ ذمل کو ساتھ لیے اپنے پورشن میں آگیا۔

آپ کو ایسے بات نہی کرنی چاہیے تھی آنٹی سے،وہ ماں ہیں آپ کی۔۔۔ذمل ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔

ماں۔۔۔۔؟

نہی ہے وہ میری ماں۔۔۔۔۔۔

سمجھی تم؟

آئیندہ یاد رکھنا اس بات کو،میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں تمہیں مگر تمہیں میری بات سمجھ نہی آتی۔

مسز خان میری سب سے بڑی دشمن ہیں۔۔۔۔میرا ان سے اگر کوئی تعلق ہے تو وہ ہے دشمنی کا۔

بس۔۔۔۔۔

اور کوئی رشتہ نہی ہے۔

آج کے بعد تم نیچے نہی جاو گی۔

exponovels

کوئی ضرورت نہی ان کے کام کرنے کی۔

وہ ہمیشہ سے خود غرض ہیں اور ہمیشہ رہیں گی، اپنے مطلب کے لیے دوسروں کا استعمال کرنا بخوبی جانتی ہیں۔

مگر میں تو سب کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی صرف ان کے لیے نہی۔۔۔۔

جب تم اس گھر میں نہی تھی تو کیا ناشتہ نہی بنتا تھا؟

جتنا تم سے کہا ہے اتنا ہی کرو، مزید کسی مصیبت میں مت ڈالنا مجھے۔۔۔ تمہاری وجہ سے پہلے ہی ڈیڈ مجھے باتیں سناتے رہتے ہیں۔

اب اگر مزید انہوں نے کچھ کہا تو تمہارے لیے اچھا نہی ہو گا۔

اسی لیے بہتر ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو۔

سونے جا رہا ہوں اب میں۔۔۔۔ صبح صبح نیند خراب کر دی ہے میری ثمر نے۔۔۔۔

ثمر نے بتایا آپ کو سب؟

ذمل تو بس حیران ہی رہ گئی۔

نہی۔۔۔ مجھے خواب آ گیا تھا۔۔۔۔ موسیٰ الٹا جواب دے کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ثمر کو ایسا نہی کرنا چاہیے تھا اگر مسز خان کو پتہ چل گیا کہ موسیٰ کو ثمر نے بھیجا ہے تو وہ ثمر پر غصہ کریں گی۔

اُففف۔۔۔ کس کس کو سمجھاوں میں۔۔۔۔ وہ بے بسی میں صوفے پر بیٹھ گئی سر تھام کر۔

اتنی بھوک لگی ہے مجھے اب کیا کروں؟

کچن میں بھی کچھ کھانے کو نہی ہے۔۔۔ نیچے جا نہی سکتی۔

exponovels

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ ثمر کھانے کی ٹرے اٹھائے اوپر آیا۔

آپ کے لیے ناشتہ,۔۔۔اس کی آواز سن کر ذمل تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ نے اتنی محنت سے سب بنایا اور میں ضائع ہونے دیتا؟

impossible....

آپ جلدی سے کھالیں۔۔۔مجھے نیچے جانا ہو گا مام نہی جانتیں کہ میں اوپر ہوں۔

ان کو یہی بتایا ہے کہ میں اپنے لیے لے کر جا رہا ہوں۔

وہ تیزی سے نیچے چلا گیا۔

ذمل مسکرا دی اور ناشتہ کرنے بیٹھ گئی۔

یہ لو یہ دو تعویز ہیں۔۔۔ایک اپنے بیٹے کے کمرے میں کسی بھاری بھر کم چیز کے نیچے دبا دینا اور دوسرا اسے پانی میں گھول کر پلانا ہے۔

باقی تعویز تم باری باری لے جانا آ کر۔

پیسے پورے تو ہیں ناں؟

کاشف کی اماں پچاس ہزار لے کر پھر سے آج عاملہ کے پاس آ گئیں۔

جی۔۔۔جی آپا جی پورے پچاس ہزار ہیں آپ چاہیں تو گن سکتی ہیں۔

بس ٹھیک ہے۔۔۔یقین ہے تم پر۔

exponovels

اگر یقین نہ ہوتا تو آج تم یہاں نہ بیٹھی ہوتی۔

اب تم جاو۔۔۔بہت جلد تمہارا بیٹا تمہارے قابو میں ہو گا۔

فرق تمہیں خود نظر آنے لگے گا چند دنوں میں۔۔۔۔

جی آپا جی میں انتظار کروں گی۔۔۔

وہ اپنی سہیلی کو ساتھ لیے آستانے سے باہر آ گئیں۔

بہت اچھا کیا تم نے جو آج ہی پیسوں کا انتظام کر لیا, جتنی جلدی پیسے دو گی کام بھی اتنا ہی جلدی ہو گا۔

آخر بیٹے کو خوش بھی تو دیکھنا ہے۔۔۔۔

ان کی سہیلی مشورے دے رہی تھی۔

مجھے پیسوں کی کوئی فکر نہی بس میرا کاشی پہلے کی طرح خوشحال ہو جائے اور کچھ نہی چاہیے مجھے۔۔۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف اپنے اپنے گھر پہنچ گئیں۔

خانزادی

افففففف۔۔۔۔۔۔یہ کچن کم سٹور روم زیادہ لگ رہا ہے۔ذمل ناشتہ کرنے کے بعد کچن میں آ گئی اور صفائی ستھرائی میں لگ گئی۔

فارغ بیٹھنے کی عادت جو نہی تھی اسے تو سوچا کچن کی سیٹنگ کر لوں مگر کچن کی حالت دیکھ دیکھ کر اب اس رونا آ رہا تھا۔

exponovels

آخر کار کئی گھنٹوں کی محنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کچن کو صاف ستھرا بنانے میں کامیاب ہو ہی گئی۔

یہ کیا کر رہی ہو تم؟

موسیٰ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا کچن کسے آتی آوازیں سن کر کچن میں آ گیا۔

ذمل کی حالت بری ہو چکی تھی کچن سیٹ کرتے ہوئے اور موسیٰ کا سوال سن کر اسے بہت غصہ آیا۔

کیوں؟

آپ کو صفائی نظر نہی آ رہی کچن کی؟

سٹور روم بنا رکھا تھا کچن کو۔۔۔

تو کیا ضرورت تھی کام والی بننے کی؟

ملازمہ کو بلا لیتی نیچے سے اس سے کام کروا لیتی۔۔۔۔۔

اگر ڈیڈ نے تمہیں اس حلیے میں دیکھ لیا تو وہ کیا سوچیں گے کہ میں نے تمہیں نوکرانی بنا کر رکھا ہے۔

گھر کے سارے کام تم سے کرواتا ہوں۔

اب چھوڑو یہ سب اور فریش ہو جاو جلدی سے ورنہ ڈیڈ آ سکتے ہیں۔

انکل جی آفس جا چکے ہیں۔۔۔۔۔مجھے بتانا نہ پڑتا اگر آپ کمرے سے باہر آتے وقت ٹائم دیکھ لیتے۔

اور رہی بات کچن کی صفائی کی تو کچن کو سنوارنا گھر کی عورتوں کی زمہ داری ہوتی ہے ملازموں کی نہی۔۔۔۔

اب یہ میرا بھی گھر ہے اور اپنے گھر کو صاف کرنے سے آپ مجھے روک نہی سکتے۔۔۔۔

Hmmm,Nice...

exponovels

موسیٰ مسکراتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا۔

ذمل بھی اپنے کمرے میں چلی گئی، کپڑے چینج کیے اور نماز پڑھ کر باہر آ گئی۔

موسیٰ دونوں ٹانگیں میز پر رکھے فون میں مصروف تھا۔

یہ کیا طریقہ ہے بیٹھنے کا؟

آپ میز پر تو ٹانگیں مت پھیلایا کریں۔

.....Whatever۔

موسیٰ اسے جواب دے کر پھر سے فون میں متوجہ ہو گیا۔

فرق پڑتا ہے۔۔۔۔یہ کھانا رکھنے کی جگہ ہے جہاں آپ نے پاوں رکھا ہے۔

اس طرح گناہ ہوتا ہے۔۔۔۔اب آپ چھوٹے سے بچے تو ہیں نہی جو آپ کو ہر بات میں سکھاوں۔

اتنے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود آپ یہ سب کرتے ہیں۔

مجھے تو یہ سمجھ نہی آتی آپ کو اتنی ڈگریز مل کیسے گئیں؟

کیا مطلب؟

موسیٰ نے فون لاک کر کے سائیڈ پر رکھا اور ٹانگیں میز سے نیچے اتار کر سہی طریقے سے بیٹھ گیا اور ذمل کی طرف متوجہ ہوا۔

مطلب یہ کہ۔۔۔۔ذمل ابھی بول ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

ملازمہ ایک بڑا سا شاپر اٹھائے اندر آئیں۔۔۔۔۔بیٹا یہ آپ کا سامان آیا ہے۔

exponovels

پیسے دے دیں وہ لڑکا باہر ہی کھڑا ہے۔

جی آپا جی۔۔۔ آپ یہ ادھر رکھ دیں میں پیسے دیتا ہوں۔

وہ کمرے میں گیا اور والٹ میں سے پیسے نکال کر ان کی طرف بڑھا دیے۔

وہ پیسے لے کر نیچے چلی گئی۔

ذمل تو حیران رہ گئی موسیٰ کا ملازمہ کے ساتھ رویہ دیکھ کر۔

موسیٰ نے وہ شاپر کھولا اور باکس باہر نکال کر میز پر رکھ کر کھولا اور پزا سلائس اٹھا کر کھانا شروع کر دیا۔

جیسے ہی دوسرا سلائس اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا نظر ذمل پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کیا۔۔۔۔؟

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

کھانے کو دل چاہ رہا تو لے لو مگر اس طرح تو مت دیکھو نظر لگ جائے گی۔

ذمل مسکرا دی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

کچن سے ایک پلیٹ، کانٹا اور چھری اٹھا لائی اور موسیٰ کے سامنے رکھ دی۔

پزا سلائس اٹھا کر پلیٹ میں رکھا اور موسیٰ کی طرف بڑھایا۔

ایسے کھائیں۔۔۔ جیسے آپ کھا رہے ہیں یہ " Bad Manners" ہوتے ہیں۔

موسیٰ کو پہلے تو غصہ آیا مگر اگلے ہی پل مسکرا کر پلیٹ تھام لی۔

ٹھیک ہے مگر میری بھی ایک شرط ہے۔۔۔

exponovels

شرط۔۔۔وہ کیا؟

وہ یہ کہ تم بھی میرے ساتھ کھاو گی۔

لیکن میں ناشتہ کر چکی ہوں صبح۔۔۔آپ کھالیں مجھے بھوک نہی ہے۔

کب کیاناشتہ تم نے؟

صبح تواوپر آگئی تھی ناں تم؟

جی۔۔۔دراصل ثمر نے مجھے ناشتہ بھیج دیا تھا۔

وہ خود آیا تھاناشتہ لے کر؟

جی۔۔۔ذمل نے مختصر جواب دیا۔

آئیندہ تم ان سے کوئی چیز لے کر نہی کھاو گی،ان کا کوئی بھروسہ نہی کھانے میں زہر ملا کر بھیج دیں۔

موسیٰ کے چہرے پر عجیب سی بے بسی اور غصہ تھا۔

کیاہو گیاہے آپ کو؟

اتنانیگیٹو کیوں سوچتے ہیں آپ؟

ثمر چھوٹا بھائی ہے آپ کا۔۔۔

نہی ہے وہ میرا بھائی،مسز خان کا بیٹاہے وہ۔۔۔۔

جو آج تک کسی کی سگی نہی ہوئیں تو ان کی اولاد سے اچھائی کی کیاتوقع ہو گی۔

ثمر بہت پیار کرتا ہے آپ سے۔۔۔بہت فکر ہے اسے آپ کی۔۔۔اس کے بارے میں ایسا سوچنا غلط ہے۔

exponovels

کچھ غلط نہی ہے۔۔۔۔تم کھا رہی ہو میرے ساتھ یا پھر میں سب چھوڑ کر جاوں یہاں سے۔۔۔۔؟

نہی۔۔۔آپ آرام سے کھائیں میں اپنے لیے پلیٹ لا رہی ہوں۔

ذمل کچن میں بھاگی تو موسیٰ بھی کھانے میں مصروف ہو گیا۔

ناچاہتے ہوئے بھی ذمل کو پزا کھانا پڑا کیونکہ موسیٰ کا موڈ خراب ہو چکا تھا اور وہ نہی چاہتی تھی کہ وہ اس کی وجہ سے کھانا چھوڑ دے۔

میں کمرے میں جا رہا ہوں، باقی فریج میں رکھ دو اگر بھوک لگے تو شام کو کھا لینا۔

کیا ہم شام کو بھی پزا کھائیں گے؟

نہی یہ ٹھیک نہی ہے پلیز آپ مجھے کچھ لا دیں جو میں گھر میں بنا سکوں۔

میں کہاں سے لا دوں؟

تم خود لے آو جو بھی لانا ہے ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا۔

ڈرائیور کے ساتھ کیوں؟

آپ لے کر جائیں مجھے۔۔۔۔میں اکیلی باہر نہی جاتی اس طرح۔

ویسے بھی آپ فارغ ہی ہوتے ہیں گھر پر، آپ نے کونسا آفس جانا ہوتا ہے۔

کیا کہا تم نے؟

تمہیں میں فارغ نظر آتا ہوں؟

سو کام ہوتے ہیں مجھے۔۔۔۔دوستوں سے ملنے جانا ہوتا ہے۔

exponovels

اور ویسے بھی میں مری جارہاہوں دوہفتوں کے لیے۔۔۔آج یا کل روانگی ہے۔

بہت مصروف ہوں میں۔۔۔۔۔

آپ کے لیے بیوی سے زیادہ دوست عزیز ہیں؟

میں اکیلی کیسے رہوں گی یہاں دوہفتوں تک؟

ویسے ہی اکیلے کمرے میں سوتے ہوئے ڈر لگتا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ میں دوہفتے کے لیے اکیلی رہوں؟؟؟؟؟

یہ ناممکن ہے۔۔۔۔

تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

یہ میرا مسئلہ نہی ہے۔۔۔۔تم اپنے گھر چلی جانا۔

اسلام وعلیکم۔۔۔۔وہ دونوں اسی بحث میں مصروف تھے کہ خان صاحب اچانک وہاں آ گئے۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔خان انکل آئیں بیٹھیں پلیز۔۔۔۔ذمل جلدی سے ڈوپٹہ سر پر اوڑھ کر آگے بڑھی۔

خوش رہو بیٹا۔۔۔۔انہوں نے ذمل کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی اور صوفے پر بیٹھ گئے۔

کس بات پر بحث ہو رہی تھی سب خیریت؟

جی ڈیڈ۔۔۔۔مجھے فرینڈز کے ساتھ مری جانا ہے کچھ دن کے لیے اور ذمل کہہ رہی ہے کہ وہ اتنے دن اکیلی نہی رہ سکتی تو میں نے اسے مشورہ دیا کہ اپنے گھر چلی جائے۔

کیوں بھئی؟

exponovels

ابھی تم دونوں کی شادی کو چند دن ہوئے ہیں اور ایسے حالات میں ذمل کا اتنے وقت کے لیے اپنے گھر جانا مناسب نہی ہے۔

لوگ طرح طرح کے سوال اٹھائیں گے۔

تم ایسا کیوں نہی کرتے؟

کیا۔۔۔؟

تم ذمل کو اپنے ساتھ لے جاو۔۔۔

What۔؟...

موسیٰ کو تو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

یہ ممکن نہی ہے ڈیڈ۔۔۔میں اپنے دوستوں کے ساتھ جارہا ہوں گاڑی میں ایسے میں ذمل کیسے جاسکتی ہے؟

کیوں نہی جاسکتی برخوردار؟

تم دوستوں کے ساتھ تو بہت بار جاچکے ہو،ان کیساتھ ٹرپ کینسل کر دو اور اپنی گاڑی میں جاو اپنی بیگم کے ساتھ۔

الگ ماحول میں تم دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملے گا اور ذمل بھی انجوائے کرلے گی۔

لیکن ڈیڈ۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہی میں گاڑی بھیج رہا ہوں سروس کے لیے چابی دو مجھے اور جانے کی تیاری کرو بلکہ ایسا کرو میری گاڑی لے جاو اور ذمل کو شاپنگ کروادو۔

خان انکل اس کی ضرورت نہی ہے میں ایڈجسٹ کرلوں گی آپ ان کو جانے دیں اپنے فرینڈز کے ساتھ۔

exponovels

نہی۔۔۔فیصلہ ہو چکا ہے کل تم دونوں جا رہے ہو۔

جو کچھ شاپنگ کرنی ہے آج ہی کر لو کیونکہ کل کا دن تو پیکنگ میں ہی گزر جائے گا۔

موسیٰ۔۔۔۔۔؟

خان صاحب نے اسے پکارا۔

وہ کسی سوچ میں گُم ہو چکا تھا۔

جی۔۔۔۔

گاڑی کی چابی دو بھئی۔۔۔۔۔

جی ابھی لایا۔۔۔وہ بے بسی سے کمرے میں گیا اور چابی لا کر ان کے حوالے کر دی۔

جلدی آ جانا نیچے۔۔۔گاڑی کی چابی لو اور میری بیٹی کو شاپنگ پر لے جاو،وہ مسکراتے ہوئے نیچے چلے گئے۔

میرا دل چاہ رہا ہے کہ تمہارا گلہ دبا دوں۔۔۔موسیٰ غصے سے ذمل کی طرف بڑھا۔

اگر دل چاہ رہا ہے تو دبا دیں مگر پھر بھی آپ کا پیچھا نہی چھوٹنے والا مجھ سے۔۔۔ذمل مسکراتے ہوئے بولی۔

اگر میرے بس میں ہوتا تو سب سے پہلا کام یہی کرتا مگر میں مجبور ہوں ڈیڈ کی وجہ سے۔۔۔۔

چلو اب جلدی سے تیار ہو جاو شاپنگ پر جانا ہے۔

وہ غصے میں اپنے کمرے میں چلا گیا۔

افففف۔۔۔یہ ٹھیک نہی ہوا۔۔۔۔

exponovels

میرا خیال ہے مجھے خان انکل سے بات کرنی چاہیے، مجھے اُمید ہے وہ مان جائیں گے۔

اچھے بھلے یہ اپنے فرینڈز کے ساتھ جا رہے تھے اور میں نے سارا پلان خراب کر دیا۔

ویسے میں نے تو نہی۔۔۔انہوں نے خود بات شروع کی تھی خان انکل کے سامنے۔

میں نے تو نہی کہا تھا بات کرنے کو، لیکن جو بھی ہو مجھے بات کرنی ہو گی۔

میں نہی چاہتی کہ میری وجہ سے ان کے فرینڈز ناراض ہو۔

ابھی تک یہی بیٹھی ہو تم؟

وہ ابھی اسی سوچ میں گُم بیٹھی تھی کہ موسیٰ دوبارہ آ گیا۔

میں انتظار کر رہا تھا کہ تم مجھے بلانے آو گی مگر مجھے خود آنا پڑا اور دیکھو تو سہی میڈم ابھی تک یہی بیٹھی ہیں۔

نیچے جا رہا ہوں میں۔۔۔۔آنا ہو تو آ جانا۔

میں پانچ منٹ سے زیادہ انتظار نہی کروں گا۔

وہ میں سوچ رہی تھی کہ خان انکل سے ایک بار بات کر کے دیکھ لوں۔۔۔شاید وہ مان جائیں۔

کس لیے۔۔۔۔؟

موسیٰ دروازے سے واپس پلٹا۔

یہی کہ آپ کو اجازت دے دیں اپنے دوستوں کے ساتھ جانے کی۔

سوچنا بھی مت۔۔۔ڈیڈ کا کہا میرے لیے پتھر پر لکیر ہے۔

جو انہوں نے کہہ دیا وہی ہو گا۔۔۔

exponovels

Mind it....

میں ویٹ کر رہا ہوں، جلدی آ جاو۔

وہ ذمل کو جواب دے کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

افففف۔۔۔۔جانا ہی پڑے گا اب۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں گئی اپنا بیگ اٹھایا اور شال اوڑھ کر نیچے چلی گئی۔

گیراج میں پہنچی تو موسیٰ خان صاحب کی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

ذمل کو آتے دیکھ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

ذمل کو لگا کہ آج بھی موسیٰ اس کے لیے دروازہ کھولے گا مگر ایسا نہی ہوا۔

مجبوراً اسے خود ہی اپنے لیے دروازہ کھولنا پڑا۔

جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی موسیٰ کے مسلسل ہارن بجانے پر مین ڈور کھول دیا گیٹ کیپر نے۔

شاپنگ مال کی پارکنگ میں گاڑی پارک کی اور دونوں شاپنگ کے لیے چل دیے۔

ذمل کو تو سمجھ ہی نہی آ رہی تھی کہ کیا خریدے، شادی سے پہلے جب شاپنگ پر جاتی تھی تو امی اور حرا ساتھ ہوتی تھی جو شاپنگ کرنے میں مدد کروا دیتی تھیں مگر اب موسیٰ تھا ساتھ۔

جو کہنے کو تو ساتھ تھا مگر فون پر مصروف تھا۔

جب کافی دیر دکانوں کے چکر لگانے کے باوجود بھی ذمل نے کچھ نہ خریدا تو موسیٰ نے فون لاک کر کے پاکٹ میں رکھا اور ذمل کی طرف متوجہ ہوا۔

exponovels

تمہیں کچھ خریدنا بھی ہے یا نہی؟

کب سے دیکھ رہا ہوں کبھی ہم اُس شاپ میں جاتے ہیں تو کبھی اِس میں مگر خریدا تم نے کچھ بھی نہی۔۔۔

وہ دراصل مجھے سمجھ نہی آرہی کہ کیا خریدوں۔

کیوں پہلے کبھی شاپنگ پر نہی آئی کیا؟

آئی ہوں مگر۔۔۔۔۔ذمل چپ ہو گئی۔

کیا مگر۔۔۔۔؟

موسیٰ نے اس کی بات دہرائی۔

مگر پہلے جب آتی تھی تو ماما اور حرا ساتھ ہوتی تھیں تو چُوز کرنے میں آسانی ہوتی تھی مگر اب کچھ سمجھ ہی نہی آرہا۔

اب وہ تو یہاں آ نہی سکیں گی۔۔۔۔۔

اس میں سمجھنے والی کونسی بات ہے؟

ہم مری جارہے ہیں اور وہاں اس وقت سردی ہو گی، تو اس لحاظ سے ہمیں گرم کپڑے خریدنے چاہیے۔

آو میرے ساتھ۔۔۔۔وہ دونوں ایک شاپ میں چلے گئے۔

جیسا کہ یہ اپر، جینز، ٹاپز۔۔۔۔۔۔یہ دیکھوں ٹھیک ہے ناں؟

نہی میں جینز وغیرہ نہی پہنتی۔۔۔۔۔ذمل نے اسے ٹوکا مگر وہ اس کی سنے بغیر ہی پیکنگ کرواتا چلا گیا۔

It's Done.....

اور کچھ چاہیے؟

exponovels

ہاں شوز رہ گئے۔۔۔اپنے سوال کا جواب خود ہی دے کر پیمنٹ کی اور سارے بیگز اٹھا کر چل دیا۔

ذمل کے لیے شوز سلیکٹ کیے اور اس سے کہا کہ پہن کر دیکھ خو کمفرٹیبل ہیں یا نہی۔۔۔

ذمل نے پہن کر چیک کیے اور کہہ دیا ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

افففففف۔۔۔کتنی بورنگ ہے یہ لڑکی، اس نے افسردگی سے سر ہلایا۔

آپ کی شاپنگ؟

وہ جیسے ہی شاپ سے باہر نکلے ذمل کو اچانک یاد آیا۔

almost done....

یہ ساری شاپنگ میں نے تمہارے لیے تھوڑی کی ہے، اس میں میرا سامان بھی ہے۔

شال؟

شال بھی رکھ دی ہے تمہارے لیے ایک نہی تین خریدی ہیں۔

Don't worry

ٹھیک ہے۔۔۔ذمل مسکرا دی۔

موسیٰ نے سارا سامان گاڑی میں رکھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

اور کچھ رہ تو نہی گیا تمہارا؟

اگر رہ گیا ہے تو بتا دو ورنہ بعد میں ڈیڈ سے میری شکایت کر دو گی۔

اب یہ تو آپ کو پتہ ہو گا ساری شاپنگ تو آپ نے کی ہے، مجھے کیا پتہ؟

exponovels

ذمل نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دیے۔

i think its done....

بہت تھک گیا ہوں میں۔۔۔۔اب جو رہ گیا ہے وہ ہی سے خرید لیں گے۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

پارلر نہی جاو گی تم؟

گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اس نے بند کر دی۔

پارلر۔۔۔۔۔ذمل کو جیسے حیرانگی ہوئی موسیٰ سے اس بات کی توقع بلکل نہی تھی اسے۔

ہاں پارلر۔۔۔۔یہاں شاپنگ مال میں ہے اگر تم جانا چاہتی ہو تو بتا دو۔

میں کئی بار آ چکا ہوں یہاں۔۔۔۔

اچھا کس کے ساتھ؟

وہ رم۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ رمشہ کا نام لیتا،ایک دم سے ہوش میں آیا۔

وہ اتنی روانگی میں بول رہا تھا کہ یاد ہی نہی رہا کیا پوچھ رہی ہے۔

وہ اکثر یہی آتا ہوں شاپنگ کے لیے تو مجھے پتہ ہے کہ یہاں پارلر ہے سوچا تم سے پوچھ لوں جانا تو نہی تم

نے۔۔۔۔۔۔

No,Thanks.....

....as you wish.....۔Ok

exponovels

موسیٰ نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

ایک تو اس رمشا نے بہت تنگ کر رکھا ہے، اگر آج غلطی سے بھی ذمل کے سامنے رمشا کا نام بول دیتا تو بہت بڑی پرابلم ہو جاتی۔

پتہ نہی آخر کب جان چھوٹے گی میری اس لڑکی سے بھی۔۔۔اُس دن کے بعد آئی تو نہی مگر یہ ضروری نہی کہ آئے گی بھی نہی۔۔مجھے ذمل کو اپنے کمرے سے دور ہی رکھنا ہو گا۔

ڈیڈ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی اگر آپ مصروف نہی ہیں تو۔۔۔۔

مسز خان اور خان صاحب دونوں ٹی وی لاونج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ ثمر وہاں آیا۔

جی جناب حکم کریں۔۔۔خان صاحب نہایت ادب اور محبت سے اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

ڈیڈ مجھے گاڑی چاہیے۔۔۔

میرے سب فرینڈز کے پاس اپنی گاڑی ہے بس میرے پاس ہی نہی ہے۔

سب مجھے چڑاتے ہیں کہ میرے پاس گاڑی نہی ہے۔

....No problem my son....۔Ok

ایسا کرتے ہیں پہلے آپ کا لائسنس بنواتے ہیں۔

کل سے روز ایک گھنٹہ میں خود تمہیں ڈرائیونگ کلاس دوں گا۔

جب اچھی طرح ڈرائیونگ آجائے تو ڈرائیونگ ٹیسٹ میں پاس ہو جاوگے۔

exponovels

جب لائیسنس بن گیا تو گاڑی کی چابی آپ کے ہاتھ میں ہو گی۔

Ok dad,Thank you so much....

وہ خوشی خوشی اپنے کمرے میں چلا گیا۔

یہ کیا بات ہوئی؟

ثمر جیسے ہی اپنے کمرے میں گیا مسز خان بولیں۔

کیا ہوا؟

خان صاحب کو ان کا رویہ سمجھ نہی آیا۔

موسیٰ کو تو ایسا نہی کہا تھا آپ نے۔۔۔۔اسے تو بنا بولے ہی کار گفٹ کر دی تھی آپ نے اور ثمر کی دفعہ آپ کو لائسنس یاد آ گیا۔۔۔۔۔

موسیٰ نے تو لائیسنس گاڑی ملنے کے بعد بنوایا تھا تو پھر ثمر پہلے کیوں بنوائے؟

تم جانتی ہو میں نے بچوں میں کبھی فرق نہی سمجھا۔۔۔۔میرے لیے جیسا موسیٰ ہے ویسے ہی ثمر اور ہدہ ہیں۔

کیا فرق پڑتا ہے اگر لائیسنس پہلے بنتا ہے یا بعد میں؟

میں نے گاڑی لینے سے انکار تو نہی کیا؟

ہاں سب جانتی ہوں میں آپ کے انکار کرنے کی وجہ۔۔۔۔آپ نے پانچ لاکھ موسیٰ کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کر دیے اسی لیے۔

ثمر کو تو انکار کر سکتے ہیں آپ مگر موسیٰ کو نہی۔۔۔۔۔

exponovels

موسیٰ کی خواہشات زیادہ اہمیت رکھتی ہیں آپ کے لیے۔

ایسا کچھ نہی ہے بیگم۔۔۔۔موسیٰ کو مری جانا ہے ذمل کے ساتھ،اسی لیے ایسا کیا میں نے۔

سو اخراجات ہوتے ہیں ایسے حالات میں،اب خالی ہاتھ تو نہی بھیج سکتا میں دونوں کو۔

جی سہی کہا آپ نے مگر ثمر کی خواہش کا کیا؟؟؟؟؟؟

کیا اس کی خواہش کی کوئی اہمیت نہی آپ کی نظر میں؟

ایسا کیوں سوچ رہی ہو بیگم؟

ثمر کے لیے کچھ اور سوچ رکھا ہے میں نے،اگلے مہینے اس کی سالگرہ ہے تب گفٹ کروں گا اسے گاڑی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے اتنی نیگیٹیو سوچ!

ہاں اب تو آپ ایسا ہی کہیں گے۔۔۔۔میری ہی سوچ غلط ہے۔

آپ کے بیٹے کی سوچ کا کیا جو صبح ملازمہ کے سامنے مجھے شرمندہ کیا اس نے۔

کہتا ہے کہ اس کی بیوی کوئی ملازمہ نہی ہے جو میں دن رات اس سے کچن کے کام کرواتی ہوں جبکہ وہ کچن میں اپنی خوشی سے آتی ہے۔

تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟

سب واقف ہیں اس کے مزاج سے اور رہی بات ذمل کی تو وہ اس کی بیوی ہے اگر وہ کچن میں آنے کی اجازت دے تو ٹھیک ہے ورنہ جیسے اس کی مرضی۔۔۔۔۔

ذمل بری لڑکی نہی ہے،مجھے امید ہے وہ موسیٰ کو بدلنے کی کوشش کر رہی ہے۔

exponovels

تھوڑاوقت لگے گا اسے بھی موسیٰ کے مزاج کو سمجھنے کا۔

دیکھنا ایک وقت آئے گا موسیٰ تمہارا فرمانبردار بیٹا بن جائے گا۔

اور وہ وقت شاید میری زندگی میں کبھی نہی آئے گا۔۔۔وہ غصے سے وہاں سے چلی گئیں۔

یہ سامان میں لے آوں گی آپ جائیں۔۔۔جیسے ہی گھر پہنچے ذمل گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے بولی۔

کیوں؟

میں لے جاوں گا۔۔۔

تم چاہتی ہو اب مجھے ڈیڈ سے اس بات پر بھی ڈانٹ ملے؟

نہی۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

تم بس ایک کام کرو، یہ گاڑی کی کیز ڈیڈ کو دے آو باقی میں مینیج کرلوں گا۔

اور ہاں۔۔۔۔مسز خان کے منہ لگنے کی ضرورت نہی۔

ڈیڈ کو کیز دو اور جلدی اوپر آجاو۔

ذمل افسردگی میں سر ہلاتے ہوئے اندر چلی گئی۔

اسلام وعلیکم۔۔۔ذمل جیسے ہی اندر آئی مسز خان سامنے ہی بیٹھی تھیں ٹی وی لاونج میں۔

مجبوراً ذمل کو ان کا سامنا کرنا ہی پڑا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔مسز خان نے سلام کا جواب دیا۔

Good job!

exponovels

وہ طنزیہ تالی بجاتے ہوئی ذمل کے پاس آرکیں۔

بہت خوب۔۔۔۔۔

تم نے وہ کر دکھایا جس کی امید بھی نہی تھی۔

کتنے اچھے انداز میں موسیٰ پر اپنے حکم چلا رہی ہو، واہ۔۔۔۔

کتنی جلدی تمہیں بیوی مان لیا اس نے۔۔۔خوب سلیقہ مند ہو۔

چند دنوں میں اتنا پیار بڑھ گیا ہے کہ ہنی مون پر جا رہے ہو۔

خوب فائدہ اٹھایا ہے تم نے ہماری ہمدردی کا۔

تمہارے ماں باپ کی عزت بچانے کی خاطر خان صاحب نے تمہارے سر پر ہاتھ کیا رکھا تم تو ہمارے سر پر ہی چڑھنے لگی ہو۔

اڑلو جتنا اڑنا ہے ہواوں میں مگر یاد رکھنا آنا تو زمین پر ہی ہے۔

اپنی اوقات مت بھولنا کیونکہ جس کے دم پر تم اڑ رہی ہو ناں وہ ایک سیکنڈ نہی لگائے گا تمہیں زمین پر پھینکنے میں۔

جاو اب یہاں سے۔۔۔۔اور یہ چابی دو مجھے کوئی ضروت نہی خان صاحب کے کمرے میں جانے کی۔

مسز خان نے ذمل کے ہاتھ سے گاڑی کی کیز کھینچ لیں۔

ذمل شرمندگی سے سر جھکائے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

اپنے کمرے میں بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔۔۔تب ہی موسیٰ کمرے میں آیا۔

ذمل جلدی سے الماری کی طرف بڑھی اور آنسو پونچھنے لگی۔

exponovels

بیگ میرے کمرے میں ہے۔۔۔۔لے لینا اور صبح تک پیکنگ کر لینا۔

ورنہ مجھے۔۔۔۔موسیٰ بات کرتے کرتے رکا اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگا۔

کمرے کا دروازہ لاک کیا اور تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا، جیسے ہی پردہ ہٹایا آنکھیں غصے سے سرخ ہونے لگیں۔

کیوں آئی ہو یہاں؟

منع کیا تھا میں نے کہ میں اکیلا نہی ہوں اب، میری شادی ہو چکی ہے۔۔ذمل ہے میرے ساتھ۔

رمشا تم سمجھتی کیوں نہی ہو؟

کیوں اپنی زندگی برباد کر رہی ہو؟

Because I love you....

وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

اور میں تم سے نفرت۔۔۔۔

اب تم یہ غلط فہمی اپنے دل سے نکال دو کہ میری شادی تم سے ہو گی۔۔۔ایسا کسی صورت ممکن نہی ہے۔

ذمل میری بیوی بن چکی ہے۔

تم اپنا دل کسی اور سے لگاو۔۔۔۔اور کہہ دو ممانی جان کو کہ ان کی یہ دلی خواہش کبھی پوری نہی ہو سکتی۔

یہ لاسٹ وارننگ ہے تمہیں۔۔۔۔آئندہ اس کمرے میں مت آنا رمشا۔۔۔۔ورنہ اب کی بار میں معاف نہی کروں گا۔

exponovels

ماموں جان کو تمہاری ساری حرکتوں کا بتادوں گا۔

اوہو موسیٰ پلیز۔۔۔۔۔

مجھے بار بار ڈیڈ کی دھمکی مت دیا کرو۔

اور رہی بات تمہاری بیوی کی تو وہ تو مجھے اچھی طرح نظر آرہا ہے کہ تم اسے کس حد تک بیوی مان چکے ہو۔

اگر تم اسے بیوی مان چکے ہوتے تو تم دونوں کے کمرے الگ نہ ہوتے۔۔۔۔۔

تو تم مجھے پاگل بنانا بند کر دو یار۔۔۔

میں جانتی ہوں ذمل کو زبردستی تمہارے گلے باندھا گیا ہے ورنہ کہاں تم اور کہاں وہ۔۔۔۔۔

اس کی اوقات نہی تمہاری بیوی بننے کی۔

Shut up.....

موسیٰ غصے سے اس کی طرف بڑھا۔

ذمل کے بارے میں ایک بھی لفظ برداشت نہی کروں گا میں۔۔۔۔۔

وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔کم از کم تمہارے جیسی تو بلکل بھی نہی ہے جو ہر رات نامحرم کے کمرے میں گزارتی ہے۔

وہ تو میرا ظرف ہے جو تمہاری جانب قدم نہی بڑھایا ورنہ تم بے حیائی کی ساری حدیں پار کر چکی ہو۔

اب چلی جاو یہاں سے ورنہ اچھا نہی ہو گا۔۔۔

اوہ۔۔۔میرا معصوم بچہ۔۔۔۔۔اتنے معصوم ہو نہی تم جتنے بن رہے ہو۔

exponovels

لگتا ہے بھول گئے وہ رات۔۔۔۔۔وہ معنی خیز انداز میں مسکرائی۔

چلو میں یاد دلا دیتی ہوں۔

یہ دیکھو وہ تصویریں جب تم میری قربت میں تھے۔

دکھاوں یہ سب پھوپھا جان کو؟

اور تمہاری پیاری بیوی کو؟

چیچیچیچیچ۔۔۔۔۔یہاں سے تو کر دی ختم مگر میرے پاس تو سیو ہیں۔۔۔۔۔

یہ تصویریں تم نے دھوکے سے بنائی تھیں اور اس وقت میں ہوش میں نہی تھا۔

ان تصویروں میں کوئی سچائی نہی ہے رمشا۔۔۔تم مجھے بلیک میل کرنا بند کر دو۔

جس کو بھی دکھانی ہیں دکھا دو۔۔۔۔۔

I don't care....

لیکن ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔سب سے زیادہ نقصان تمہارا ہی ہو گا اس میں۔

باقی تم سمجھدار ہو۔۔۔۔

یہ اپنا فون لو اور دفعہ ہو جاو یہاں سے، آئیندہ اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔۔۔۔۔۔

یہ تو ناممکن ہے موسیٰ۔۔۔میں تمہارا پیچھا اتنی آسانی سے نہی چھوڑنے والی۔

تم اتنی آسانی سے مجھے راستے سے نہی ہٹا سکتے۔

exponovels

اگر کوئی راستے سے ہٹے گا تو وہ ہے ذمل۔۔۔جو ہمارے درمیان آئی ہے۔

پھوپھا جان نے تمہارا ہاتھ پکڑ کر تو سائن نہی کیے تھے نکاح نامے پر۔۔

تم مجھے بے وقوف بنانا بند کرو اب!

اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات اتنی آسانی سے مان جاوں گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔

رمشا خان نام ہے میرا، یاد رکھنا۔

نانی نہ یاد کرا دی تو پھر کہنا۔۔۔۔

ہاں نانی سے یاد آیا۔۔۔ آپ کی پیاری نانو اور میری دادو بہت شدت سے آپ کو یاد کر رہی ہیں، کوشش کرو کہ جلدی ان سے ملاقات کر لو تا کہ اسی بہانے مجھے بھی چند لمحے آپ کے پہلو میں گزارنے کا شرف حاصل ہو جائے۔

کیا خیال ہے؟

ہے نہ گڈ آئیڈیا؟

تھک گئی ہوں میں یوں چھپ چھپ کر مل کر، مجھ سے نہی ہوتا اب یہ۔

میں آزادی چاہتی ہوں۔۔۔۔

ایسی آزادی جس میں تم میری محبت میں قید ہو کر خود کو میرے نام کر دو۔

کسی کا ڈر نہ ہو، اور نہ ہی ہمارے درمیان کوئی دیوار ہو۔۔۔۔۔

میں کھل کر سانس لینا چاہتی ہوں۔

سب کے سامنے تمہارا ہاتھ تھامنا چاہتی ہوں، بتانا چاہتی ہوں سب کو کہ تم میرے لیے کیا ہو۔۔۔۔۔

exponovels

اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتی ہوں، پوری دنیا کو دکھانا چاہتی ہوں کہ تم بس میرے ہو۔۔۔۔

تو کب آرہے ہو تم گھر۔۔۔۔۔؟

"میرے پاس وقت نہی ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔میں م۔۔۔۔

موسی کہنے ہی والا تھا کہ مری جارہا ہوں مگر اسی پل خیال آیا نہی۔۔۔اسے نہی بتانا ورنہ یہ وہاں بھی پہنچ جائے گی۔

نانو سے کہہ دو آوں گا میں بہت جلد۔۔۔۔

اب تم جاو یہاں سے پلیز۔۔۔۔

ابھی موسیٰ بولا ہی تھا کہ دروازہ بجا۔

اس نے گھبرا کر رمشا کی طرف دیکھا۔

بدلے میں رمشا مسکرا دی، جارہی ہوں۔۔۔آنکھ دبا کر ٹیرس والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ٹیرس کی پچھلی سائیڈ پر سیڑھیاں تھیں جو گھر کی پچھلی سائیڈ پر موجود خوبصورت پھولوں کی کیاریوں کے درمیان اترتی تھیں اور وہی پر گھر کا پچھلا گیٹ تھا جو رمشا کے آنے جانے کا زریعہ تھا۔

رمشا نے اچھی طرح ادھر ادھر دیکھا اور گیٹ سے باہر نکل گئی۔

جیسے ہی رمشا کمرے سے باہر نکلی موسیٰ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

سامنے ذمل کھڑی تھی۔

اس وقت دروازہ بند کیوں کیا آپ نے؟

یہ بھی کوئی وقت ہے سونے کا؟

exponovels

نہی میں سو نہی رہا تھا بس یو نہی۔۔۔۔شاید غلطی سے لاک کر دیا تھا۔

کسی سے بات کر رہے تھے آپ۔۔۔؟؟؟

ننننہی۔۔۔۔ نہی تو۔۔۔میں تو کسی سے بات نہی کر رہا تھا۔

کیوں کیا ہوا؟

کچھ نہی میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی آپ کی آواز آ رہی تھی تو مجھے لگا شاید آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے کمرے میں، میرا مطلب مجھے لگا آپ کے کوئی دوست وغیرہ آئیں ہیں تو سوچا آپ سے کھانے کا پوچھ لوں۔۔۔۔

میرے دوست یہاں کیوں آئیں گے ؟

اور اگر آ بھی جائیں تو تمہیں کیا ضروت پڑی ہے کہ ان کے لیے کھانا بناو؟

اپنے کام سے کام رکھا کرو تم!

دفع ہو جاو اپنے کمرے میں۔۔۔۔اور یاد رکھنا دوبارہ اگر میرے کمرے کا دروازہ بند ہو تو ناک کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

ذمل تو بس اس کا منہ دیکھتی رہ گئی، ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے جو ان کو اتنا غصہ آ گیا۔

وہ آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

دروازہ بند کر کے آنسو بہانے لگی۔

پہلے مسز خان اور اب موسیٰ دونوں نے کوئی کثر نہی چھوڑی اس کی عزتِ نفس مجروح کرنے میں۔

exponovels

وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی، دل چاہ رہا تھا کہ یہاں سے کہی دور چلی جائے جہاں بس وہ ہو اور اس کی تنہائی ہو۔

"سسرال میں بیوی کی عزت شوہر کے دم سے ہوتی ہے، اسی کے سہارے وہ سب کے تلخ لہجے مسکرا کر برداشت کر لیتی ہے مگر جب شوہر خود بیوی کی عزت نفس مجروح کر دے تو وہ ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے اور خود کو بہت بے بس محسوس کرنے لگتی ہے،،

ایسے میں اگر اسے کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ "اللہ" کی ذات ہے۔

"اللہ" ہی اسے ایسے حالات میں اسے خود کو سنبھالنے اور حالات سے نمٹنے کی ہمت دیتی ہے اور وہ صبر کا دامن تھام لیتی ہے تو اور بے شک

" اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

بیوی کا صبر آہستہ آہستہ اس کے شوہر کے دل میں محبت کی صورت اختیار کرتا رہتا ہے۔

OhhHH My God...

جیسے ہی ذمل کمرے سے گئی اور موسیٰ کا غصہ تھوڑا کم ہوا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

یہ کیا کر دیا میں نے؟

رمشا کا غصہ ذمل پر نکال دیا۔

exponovels

ایک تو یہ لڑکی بھی ناں۔۔۔۔ہمیشہ غلط وقت پر آتی ہے میرے کمرے میں۔

اب کیا کروں؟

کیسے مناوں اس پاگل کو؟

جو بھی ہو منانا تو پڑے گا۔۔۔افففف اب مجھے اس سے معافی مانگنی ہو گی کیا؟

وہ خود ہی سے سوال پر سوال کرتا جا رہا تھا۔

کچھ دیر یونہی خود سے الجھنے کے بعد ذمل کے کمرے کی طرف بڑھا، گہری سانس لی اور خود کو ریلیکس کرنے کے بعد لاک گھمایا۔

دروازہ اندر سے بند تھا، کہی ذمل نے خود کو کچھ۔۔۔نہی۔۔۔یہ نہی ہو سکتا۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

جلدی سے دروازہ ناک کیا مگر کوئی جواب نہی آیا۔

مسلسل دروازہ ناک کرنے پر آخر ذمل نے دروازہ کھول ہی دیا۔

جیسے ہی ذمل نے دروازہ کھولا اسے صحیح سلامت دیکھ کر موسیٰ کی جان میں جان آئی۔

ذمل دروازہ کھول کر تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گئی۔

موسیٰ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور بازو تھام کر ذمل کا رخ اپنی جانب موڑا اور اسے سینے سے لگا لیا، آنکھیں بھینچیں ان لمحوں کو محسوس کرنے لگا۔

ذمل حیران و پریشان سی اس کے سینے میں منہ چھپائے آنسو بہانے لگی۔

exponovels

Thank God...

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔

ذمل نے ہاتھ بڑھا کر گال پر بہتے آنسو صاف کیے تو موسیٰ نے اسے خود سے الگ کیا اور ہاتھ بڑھا کر خود اس کے آنسو صاف کیے۔

I am sorry....

میں غصے میں تھا اور اپنا غصہ تم پر نکال دیا۔

تم دروازہ نہی کھول رہی تھی تو میں ڈر گیا تھا، اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔

تو میں کیا جواب دیتا ڈیڈ کو۔۔۔

اگلے ہی پل موسیٰ کا لہجہ بدلا۔

آئیندہ ایسا مت کرنا پلیز۔۔۔۔۔اگر میرے کمرے کا دروازہ بند ہو تو سمجھ جانا کہ میں کسی ضروری کام میں مصروف ہوں۔

OK,i am sorry....

میں آئیندہ دھیان رکھوں گی۔

ذمل الماری کی طرف بڑھ گئی۔

اور ہاں اتنی کمزور بھی نہی ہوں میں جتنی آپ مجھے سمجھتے ہیں۔

exponovels

آپ میرے شوہر ہیں، حق رکھتے ہیں مجھ پر۔۔۔۔تو ایسا کیسے سوچ لیا آپ نے کہ آپ کی تھوڑی سی ڈانٹ پر میں خودکشی کرلوں گی؟

بس ایسے ہی میں ڈر گیا تھا، کیونکہ ہر وہ انسان جو میرے قریب آنے کی کوشش کرے وہ بہت جلد مجھ سے دور چلا جاتا ہے۔

ایسا کچھ نہی ہوتا یہ سب آپ کا وہم ہے۔۔۔۔۔

ہوتا ہے، مسز خان ہیں مجھ سے سب کو چھیننے والیں، میری مام کو مجھ سے چھین لیا اور پھر ڈیڈ کو اور اب ان کی نظر تم پر ہے۔

وہ تمہیں بھی چھیننا چاہتی ہیں مجھ سے۔۔۔۔

تو اس کا مطلب میں آپ کے لیے بہت خاص ہوں؟

ذمل چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی۔

میں نے ایسا کب کہا؟

ابھی بولا تو تھا آپ نے۔۔۔۔۔ذمل کہاں چھوڑنے والی تھی۔

نہی میرا کہنے کا مطلب تھا ہم دوست ہیں۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟

کچھ کہا آپ نے میں نے ٹھیک ست سنا نہی۔۔۔

موسیٰ سمجھ گیا کہ ذمل جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی ہے۔

exponovels

وہ دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے اسے گھورنے لگا۔

بتائیں ناں۔۔۔۔

کچھ کہہ رہے تھے آپ۔۔۔۔

موسی آگے بڑھا اور ذمل کی ناک دبائی۔

بہت شرارتی ہوتی جارہی ہو تم۔۔۔۔۔میں نے کہا ہم دوست ہیں۔

افففف۔۔۔۔۔یہ غلط بات ہے،ذمل خود کو آزاد کرتے ہوئے بولی۔

آپ نے میری ناک کیوں دبائی؟

میں خان انکل کو بتاوں گی۔۔۔۔

دھمکی۔۔۔؟

اور وہ بھی موسیٰ خان کو۔۔۔۔

Wait.....

موسیٰ تیزی سے اس کی طرف بڑھا جبکہ ذمل نے کمرے سے باہر دوڑ لگا دی۔

موسیٰ بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آیا۔

سامنے ثمر کو دیکھ کر دونوں نے بریک لگائی۔

ارے واہ بھائی اینڈ بھابی۔۔یہ کونسی گیم کھیل رہے ہیں آپ دونوں؟

نہی ہم تو بس یونہی۔۔۔ذمل ڈوپٹا سیٹ کرتے ہوئے بولی۔

exponovels

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

اس سے پہلے کہ ذمل کچھ اور بولتی موسیٰ نے سوال کیا۔

اوہ۔۔۔اتنا غصہ بھائی؟

Cool down.....

میں بھابی سے ٹیوشن پڑھنے آیا تھا۔

ٹیوشن۔۔۔وہ کیوں؟

ساری دنیا کے ٹیوشنز بند ہو گئے ہیں کیا جو تم یہاں آ گئے۔۔۔۔؟

کیا ہو گیا ہے آپ کو؟

میں نے ہی کہا تھا ثمر سے کہ میں اسے پڑھا دوں گی۔

آو ثمر۔۔۔بیٹھو پلیز۔۔۔

ذمل نے کہا تو ثمر مسکراتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

یہ کس سے پوچھ کر تم نے اسے پڑھانے کا سوچا ہے؟

جیسے ہی ثمر آگے بڑھا موسیٰ غصے میں مگر مدھم لہجے میں بولا۔

وہ اس لیے کہ مجھے پڑھانا اچھا لگتا ہے۔۔۔اور پڑھانے سے علم میں اضافہ ہی ہوتا ہے کمی نہی۔

آپ نے تو اتنی ڈگریز حاصل کر کے بھی کچھ نہی کیا مگر مجھے تو کرنے دیں۔

کونسی ڈگریاں؟

exponovels

موسیٰ ایسے انجان بنا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

وہ میں آپ کو بعد میں بتاوں گی ابھی میں مصروف ہوں۔

excuse me....

میر اسٹوڈنٹ میر اویٹ کر رہا ہے۔۔۔وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے آگے بڑھ گئی جبکہ موسیٰ وہی سوچ میں گم ہو گیا۔

ذمل چپ چاپ ثمر کو پڑھانے میں مصروف ہو گئی۔

موسیٰ بھی وہی آ گیا اور سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

جب بیٹھ بیٹھ کر تھک گیا تو لیٹ گیا, ویسے ظاہر تو وہ فون میں مصروف تھا مگر حقیقت میں وہ ذمل کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جب انتظار کرتے کرتے موسیٰ تھک گیا تو آخر کار بول پڑا۔

ساری پڑھائی آج ہی کر لو گے کیا؟

اب بس بھی کرو یار۔۔۔ذمل کو بیگز میں پیک کرنے ہیں۔

بیگز۔۔۔؟

کہاں جا رہے ہیں آپ لوگ؟

ہم مری جا رہے ہیں کل۔۔۔۔تو پلیز آپ میری مسز کی جان چھوڑ دیں تا کہ وہ اپنا اور میر ابیگ پیک کر سکیں۔

...۔WaaaaoOOOOO

exponovels

ضرور۔۔کیوں نہی،تو ٹھیک ہے بھابی آپ لوگ تیاری کریں میں چلتا ہوں۔

ذمل اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

جبکہ ثمر سیڑھیوں سے واپس پلٹ آیا۔

ویسے بھائی بہت رومینٹک ہوتے جا رہے ہیں آپ دن بدن۔۔۔۔۔

جیسے ہی موسیٰ نے اسے گھورا ثمر تیزی سے نیچے بھاگ گیا۔

بہت غلط کرتے ہیں آپ ثمر کے ساتھ۔۔چھوٹا بھائی ہے وہ آپ کا۔

جیسے ہی موسیٰ کمرے میں داخل ہوا ذمل نے بولنا شروع کر دیا۔

بلکل ٹھیک کرتا ہوں میں اس کے ساتھ۔۔جتنا بھی اچھا کر لو اس کے ساتھ رہے گا تو یہ مسز خان کا ہی بیٹا۔۔۔۔

جیسی ماں ویسا بیٹا۔۔

ضروری نہی کہ ایسا ہی ہو،ثمر بہت اچھا بچہ ہے۔

مسز خان کے جیسا بلکل بھی نہی ہے۔

اچھا۔۔۔؟

اور ہدہ کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟

ہدہ بھی بہت اچھی ہے لیکن میری اس سے زیادہ ملاقات نہی ہوتی۔

جتنی اس سے ملاقات ہوئی اس سے تو یہی لگا کہ وہ اچھی ہے۔

مطلب سب اچھے ہیں بس میں ہی برا ہوں؟

exponovels

جی۔۔۔۔شاید۔

ذمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

چلیں میں ہی برا سہی۔۔یہ پیکنگ چھوڑو بعد میں کر لینا۔

جلدی سے تیار ہو جاو، کہی جانا ہے ہمیں۔۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔؟

ذمل حیران ہوئی کہ ابھی تو ثمر کو یہ بول کر بھیجا کہ پیکنگ کرنی ہے اور اب کہہ رہے ہیں تیار ہو جاو کہی جانا ہے۔

کہاں جانا ہے یہ میں راستے میں بتاوں گا،بس تم اچھا سا تیار ہو جاو اور نیچے پہنچو۔

میں بھی تیار ہو کر نیچے آرہا ہوں۔

لیکن۔۔۔۔۔ذمل نے کچھ کہنا چاہا مگر موسیٰ نے ٹوک دیا۔

No more questions please....

بول کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ذمل بھی تیار ہونے چلی گئی۔

کچھ دیر بعد ذمل تیار ہو کر نیچے پہنچی تو موسیٰ پہلے سے ہی گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔

جیسے ہی ذمل نے گاڑی کا دروازہ کھولا موسیٰ کو دیکھ کر دھنگ رہ گئی۔

وہ وائٹ شلوار قمیض پہنے بہت جچ رہا تھا اور اتفاقاً ذمل نے بھی سفید سوٹ پہنا تھا۔

دونوں دھنگ سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

exponovels

چلیں۔۔۔۔؟

ذمل بولی تو موسیٰ نے گاڑی سٹارٹ کر دی مسکراتے ہوئے۔

Something special?

ذمل نے سوال کیا۔

ہمم۔۔۔ایسا ہی سمجھ لو۔

ویسے ان کپڑوں میں آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔

اور تم بھی۔۔۔۔موسیٰ روانگی میں بول گیا اور پھر خود ہی مسکرا دیا۔

کیوں باقی کپڑوں میں اچھا نہی لگتا؟

اس نے جلدی سے بات بدلی۔

نہی۔۔۔۔کم از کم اُن پھٹی جینز میں تو بلکل بھی نہی۔۔۔۔۔ذمل کو سخت چڑ ہوئی۔

وہ پھٹی جینز فیشن ہے اور وہ ایک پینٹ دس سے بیس ہزار کی ہے جسے تم حقیر سمجھتی ہو۔

یہ کیسا فیشن ہے؟

یہ تو پیسوں کی بربادی ہوئی۔۔۔۔

دس سے بیس ہزار کی جینز خریدنے سے بہتر ہے بندہ وہ پیسے کسی غریب کو دے دیں تاکہ اس کا مہینہ بھر کے راشن کا انتظام ہو جائے۔

تاکہ کچھ ثواب حاصل ہو اور دل کو جو سکون اور خوشی محسوس ہو گی وہ الگ۔

exponovels

پھٹی جینز ہی پہننی ہے تو یہ کام آپ ہزار والی جینز سے بھی کر سکتے ہیں۔

پانچ روپے کا بلیڈ خریدیں اور گھٹنوں سے پینٹ کاٹ لیں اپنی ضرورت کے مطابق۔۔۔۔

پیسے بچائیں اور کسی غریب کے گھر کا چولہا جلائیں۔

..what a beautiful speach...۔Waaooo

اگر میں ڈرائیونگ نہ کر رہا ہوتا تو کلیپنگ ضرور کرتا۔

آج کے بعد ایسا ہی کروں گا میں۔۔۔۔لیکن ان پینٹس کا کیا کروں؟

ان پر تو میں ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کر چکا ہوں۔

ان کا تو کوئی حل نہی میرے پاس۔۔۔۔

"ہم ماضی کو تو نہی بدل سکتے البتہ مستقبل بدلنے کا سوچ سکتے ہیں،،

ہمممم۔۔۔۔رائٹ۔

ویسے سمجھدار ہو رہی ہو آہستہ آہستہ۔۔۔۔میرے ساتھ رہو گی تو سب سیکھ جاو گی، موسیٰ مسکراتے ہوئے شرارتاً بولا۔

..?۔What

یہ غلط فہمی ہے آپ کی ڈیئر ہسنینڈ، میں پہلے سے ہی بہت سمجھدار ہوں اور اگر کسی کو سیکھنے کی ضرورت ہے تو وہ آپ ہیں۔

exponovels

کیوں میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں جو مجھے سیکھنے کی ضرورت ہے؟

الحمدللہ۔۔۔۔بہت سمجھدار ہوں میں۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔یہ تو آپ کی بہت بڑی خوش فہمی ہے۔

آپ کسی ضدی اور بدتمیز بچے سے کم بھی نہی ہیں، مگر خیر اب فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

میں آگئی ہوں ناں۔۔۔۔آہستہ آہستہ سدھر جائیں گے آپ۔۔۔۔۔

گاڑی کو بریک لگی اور موسیٰ اسے گھورتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل گیا۔

یہ کس کا گھر ہے؟

ذمل بھی گاڑی سے باہر آگئی۔

اندر چلو تو بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ فون پر مصروف سا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

ذمل بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتی گئی۔

اوہ۔۔۔۔میرا بیگ گاڑی میں رہ گیا، آپ چلیں میں لے کر آتی ہوں۔

Sure۔....

موسیٰ اندر چلا گیا جبکہ ذمل گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

Surprise for you.....

جیسے ہی میسیج سینڈ ہوا موسیٰ نے فون لاک کیا اور پاکٹ میں رکھ کر کچن کی طرف بڑھا۔

اسلام وعلیکم ممانی جان!

exponovels

رمشا کی ماما کچن میں ملازمہ پر تپ رہی تھیں جیسے ہی موسیٰ کی آواز سنی پلٹ کر مسکرائیں۔

ارے واہ۔۔۔وعلیکم اسلام۔۔۔۔کیسا ہے میرا شہزادہ؟

وہ آگے بڑھیں اور موسیٰ کے کندھے پر تھپکی دی۔

الحمدللہ۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟

میں بھی ٹھیک ہوں میری جان، آو بیٹھو۔

وہ ٹی وی لاونج کی طرف بڑھ گئیں۔

میں رمشا کو بلاتی ہوں۔۔۔۔وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھیں اور رمشا کو آواز دی۔

رمشا جلدی آو بیٹا، دیکھو تو کون آیا ہے۔۔۔

رمشا میسیج پڑھ چکی تھی اور نیچے ہی آرہی تھی۔

اس کے چہرے پر خوشی واضح جھلک رہی تھی مگر جیسے ہی وہ نیچے پہنچی اس کی ساری خوشی اڑن چھو ہو چکی تھی۔

سامنے ذمل کھڑی تھی موسیٰ کے ساتھ اور جیسے ہی موسیٰ نے رمشا کو آتے دیکھا وہ چہرے پر تلخ مسکراہٹ سجائے ذمل کا ہاتھ تھام کر ممانی کی طرف بڑھا۔

بیٹی کے چہرے کی سمٹتی مسکراہٹ دیکھ وہ جیسے ہی واپس پلٹیں ذمل کو دیکھتی رہ گئیں اور ان کی نظریں موسیٰ کے ہاتھ میں مظبوطی سے تھامے ذمل کے ہاتھ پر جم سی گئیں۔

ممانی جان یہ ذمل ہے، میری بیوی۔۔۔۔۔

موسیٰ کے الفاظ ماں اور بیٹی کی سماعتوں پر کسی بم کی طرح پھٹے۔

exponovels

اور ذمل یہ ممانی جان ہیں۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ذمل نے خلوص سے ان کو سلام کیا مگر وہ جواب دینے کی بجائے بس ذمل کو گھور رہی تھیں۔

وہ رمشا ہے میری اکلوتی اور لاڈلی کزن۔۔۔۔۔اب کی بار موسیٰ کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

رمشا بس دیکھتی ہی رہ گئی،وہ نہی جانتی تھی کہ موسیٰ اور ذمل کے درمیان تکلفات اتنے بڑھ چکے ہیں۔

اسے تو بس یہی لگتا تھا کہ موسیٰ اس زبردستی کے رشتے کو مانتا ہی نہی ہے مگر جس انداز سے اس نے ذمل کا تعارف پیش کیا ایسے لگا جیسے وہ اس رشتے کو دل سے قبول کر چکا ہے۔

ممانی جان میں جانتا ہوں آپ کو یہ جان کر شاک لگا۔۔۔ڈیڈ نے آپ سب کو بلایا نہی۔

مگر یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو بتانے کا موقع ہی نہی ملا۔

لیکن آپ فکر مت کریں،ڈیڈ ہمارے ولیمے کی گرینڈ پارٹی پلان کر رہے ہیں، آپ سب ضرور آیئے گا۔

میں نانو سے مل لوں زرا۔۔۔۔۔۔

وہ یونہی ذمل کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گیا۔

ذمل کو بہت عجیب لگا رمشا اور اس کی ماں کا رویہ وہ سمجھ نہی سکی۔

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے ذمل کی نظر ایک ضعیف خاتون پر پڑی جو قرآنِ پاک پڑھنے میں مصروف تھیں۔

موسیٰ کو آتے دیکھ کر انہوں نے قرآنِ پاک چوم کر آنکھوں سے لگایا اور رحل کو میز پر رکھ دیا۔

اسلام و علیکم نانو۔۔۔موسیٰ ان کی طرف بڑھا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔انہوں نے اپنے لختِ جگر کو سینے سے لگایا اور پیشانی چوم کر چہرے پر پھونک ماری۔

exponovels

یااللہ میرے بچے کو حاسدوں اور دشمنوں سے محفوظ رکھنا۔۔۔ آمین۔

کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔وہ کمزور سی آواز میں بولیں۔

نانو جان میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کی دعائیں ہیں ناں میرے ساتھ۔

وہ مسکرادیں، میری ساری دعائیں تمہارے لیے ہی ہیں میرے لعل۔

موسیٰ نے پلٹ کر ذمل کی طرف دیکھا اور اسے آگے آنے کا اشارہ دیا کیونکہ ذمل ابھی تک دروازے میں ہی کھڑی تھی۔

اسلام وعلیکم۔۔۔۔ذمل ان کے پاس آئی اور نہایت ادب سے سلام کیا۔

نانو جان یہ ذمل ہے۔۔۔میری بیوی۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ادھر آو میرے پاس وہ ذمل کا ہاتھ تھام کر بولیں اور اسے اپنے پاس بٹھا کر پیشانی چوم لی۔

ماشااللہ۔۔۔۔۔بہت پیاری ہے میری بیٹی۔

اللہ تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے، آمین۔

اگلے ہی پل ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہونے لگیں۔

نانو جان آپ رو کیوں رہی ہیں؟

ذمل ان کے ہاتھ تھام کر چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولی۔

It's not fear.....

موسیٰ بھی ناراض سا بولا۔

exponovels

کاش آج میری بیٹی زندہ ہوتی۔۔۔وہ کتنی خوش ہوتی تمہاری بیوی کے ساتھ۔

اگر آج تمہاری ماں زندہ ہوتی تو بہت لاڈ اٹھاتی تم دونوں کے۔

Come on.....

نانو جان پلیز آپ رویا مت کریں۔

مجھ سے نہی دیکھا جاتا آپ کا رونا۔۔۔آپ جانتی ہیں ناں میں یہاں آپ کو خوش دیکھنے آتا ہوں مگر آپ ہر بار مام کو یاد کر کے رونے لگتی ہیں۔

آپ سے کس نے کہہ دیا کہ ہمارے لاڈ اٹھانے والا کوئی نہی ہے؟

نانو جان آپ ہیں ناں ہمارے لاڈ اٹھانے والیں۔۔۔ذمل اپنے لہجے کی مٹھاس سے ان کا دل جیتنے کی کوشش کرنے لگی اور آخر کار انہیں چپ کرانے میں کامیاب ہو ہی گئی۔

موسیٰ گُم سُم سا ذمل کو دیکھنے لگا،اس کے چہرے کی معصومیت اور مسکراہٹ ایسی تھی کہ وہ ایک پل کے لیے بھی اس کے چہرے سے نظر نہ ہٹا سکا۔۔۔۔

آخر کار ذمل ان کے چہرے پر مسکراہٹ لانے میں کامیاب ہو ہی گئی۔

سہی کہا ناں میں نے۔۔۔۔۔۔وہ موسیٰ کی طرف دیکھ کر بولی۔

کیا۔۔۔؟

ذمل کے اچانک دیکھنے پر موسیٰ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا،ذمل بھی مسکرا کر نظریں جھکا گئی۔

کیسے ہو؟

exponovels

رمشا بھی وہی آ گئی اور موسیٰ کے ساتھ بیٹھ گئی بیڈ پر۔

I'm fine.....

موسیٰ وہاں سے اٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

کبھی دادی کا حال بھی پوچھ لیا کرو۔۔۔۔وہ رمشا کو دیکھ کر غصے سے بولیں۔

اب ہم ایک ہی گھر میں تو رہتے ہیں دادو، ایک دوسرے کا حال اچھی طرح جانتے ہیں۔

وہ بے خی سے اب دے کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

بہت بدلحاظ ہے یہ لڑکی بلکل اپنی ماں کی طرح۔۔۔۔۔وہ منہ سکوڑت ہوئے بولیں۔

کیا کروں میں اس لڑکی کا۔۔۔۔

کچھ کرنے کی ضرورت نہی ہے نانو جان۔۔۔۔ آپ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں، ممانی جان ہیں اس کا اچھا، برا سوچنے کے لیے۔

موسیٰ پھر سے ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔۔۔۔

موسیٰ نے شادی کر لی کسی اور لڑکی کے ساتھ اور میں اپنی بیٹی کی شادی کے خواب سجائے بیٹھی رہی۔

اب کیا ہو گا میری رمشا کا؟

exponovels

کیسے جیے گی وہ موسیٰ کے بغیر۔۔۔ کتنی محبت کرتی تھی وہ اس سے اور موسیٰ نے ایک بار بھی اس کے بارے میں نہی سوچا۔

میری بیٹی تو ٹوٹ کر بکھر گئی۔۔۔۔ کیسے سنبھالوں گی میں اسے۔۔۔۔

جب سے انہوں نے ذمل کو دیکھا، رمشا کی فکر میں پریشان ہو گئیں۔

رمشا کچن میں داخل ہوئی تو وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھیں۔

یہ اچھا نہی کیا۔۔۔

تم فکر مت کرو رمشا سب ٹھیک ہو جائے گا۔

Stop it mom....

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

سب جانتی ہوں میں پہلے سے۔۔۔۔ آپ کو اس لیے نہی بتایا کہ آپ پریشان نہ ہو۔

اپنی لڑائی میں خود لڑ سکتی ہوں۔۔۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

ایسا کچھ نہی ہے ان دونوں کے درمیان، سب ڈرامہ ہے موسیٰ کا۔

وہ یہ سب مجھے نیچا دکھانے کے لیے کر رہا ہے۔

سب سمجھتی ہوں میں۔۔۔۔ کوئی بچی نہی ہوں میں۔

آپ بے فکر ہو جائیں اس ذمل کو تو میں موسیٰ کی زندگی سے ایسے باہر نکالوں گی جیسے دودھ سے مکھی کو باہر نکالا جاتا ہے۔

exponovels

. . . . . .

اچھانانو جان ہم لوگ چلتے ہیں پھر آئیں گے۔

آپ آرام کریں۔

ایسے کیسے چلے جاوگے،؟؟؟۔

کھانا کھا کر جانا۔۔۔۔۔

نہی نانو پھر کبھی آج ہمیں کہی اور بھی جانا ہے پلیز۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے مگر ہھر جلدی آنا ملنے۔۔۔۔

وہ دونوں ان سے مل کر باہر آ گئے۔

کیسا لگا نانو سے مل کر۔۔۔۔؟

گاڑی میں بیٹھتے ہی موسیٰ نے سوال کیا۔

بہت اچھا لگا۔۔۔۔

it was good meeting...

اب کہاں جا رہے ہیں ہم؟

اب ہم جا رہے ہیں ڈنر پر اور اس کے بعد واپس گھر۔۔۔۔۔

کیا ہم گھر والا کھانا نہی کھا سکتے؟

ذمل کو الجھن سی ہوئی باہر سے کھانے کا سن کر۔

exponovels

نہی کھاسکتے۔۔۔۔مسز خان کی ملازمہ بن جاتی ہو تم کچن میں جا کر جو مجھے ہر گز منظور نہی ہے۔

آج کھالو باہر سے پھر ویسے بھی ہم لوگ دو ہفتے کے لیے گھر نہی ہو گے۔

واپس آ کر ڈیڈ سے بات کرتا ہوں۔

لیکن کیا ضرورت ہے خان انکل سے بات کرنے کی؟

چھوٹی سی بات تھی وہ۔۔۔۔۔آپ خوامخواہ بات بگاڑ رہے ہیں۔

چھوٹی سی بات نہی تھی وہ ذمل۔۔۔۔اگر ڈیڈ کو پتہ چلتا تو وہ مجھ پر ہی غصہ ہوتے کہ میں نے اپنی بیوی کے حق میں آواز نہی اٹھائی۔

تو یہ سب آپ خان انکل کے ڈر سے کر رہے ہیں؟

offcorce.....

تمہارے لیے تھوڑی کروں گا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد دونوں گھر آ کر اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ذمل کمرے میں آتے ہی سو گئی تھک چکی تھی صبح سے شاپنگ کر کر کے۔

ابھی موسیٰ سونے کے لیے لیٹا ہی تھا کہ رمشا کی کال آنے لگی۔

نمبر دیکھ کر اس نے فون سائلنٹ پر لگا کر سائیڈ پر رکھ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

رمشا مسلسل نمبر ڈائل کرتی رہی مگر موسیٰ نے کال اٹینڈ نہی کی۔

exponovels

مجبوراً اس نے فون بند کر دیا۔

اسے رہ رہ کر ذمل پر غصہ آ رہا تھا، کتنی خوش لگ رہی تھی وہ موسیٰ کے ساتھ بس یہی فکر اسے ستائے جا رہی تھی۔

جتنا خوش ہونا تھا ہو لیا ذمل۔۔۔ مگر اب تمہاری یہ خوشیاں میں ٹکنے نہی دوں گی۔

موسیٰ پر صرف میرا حق ہے، اتنی آسانی سے تم اسے مجھ سے نہی چھین سکتی۔

تمہارا انتظام تو کرنا پڑے گا مجھے اور وہ بھی بہت جلد۔۔۔۔

رمشا تم کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔ جاو دادو کو دودھ کا گلاس دے کر آو اور میڈیسن بھی، رمشا اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ اس کی ماما کمرے میں آئیں وہ بہت تھکی ہوئیں لگ رہی تھیں۔

ماما مجھ سے نہی ہو گا۔۔۔۔

پلیز آپ مجھے مت کہا کریں ایسے کام، مجھ سے نہی ہوتی یہ خدمتِ بزرگاں۔

آپ کی ساس ہیں آپ خود ہی سنبھالیں۔۔۔ مجھے کسی معاملے میں مت گھسیٹا کریں۔

کیا ہو گیا ہے رمشا تمہیں؟

کوئی بہت بڑا کام تو نہی کہہ دیا میں نے تم سے، ایک دودھ کا گلاس اٹھانے کو کہا ہے۔

دادی ہیں تمہاری وہ۔۔۔ میری ساس نہی بس، تمہارا بھی فرض ہے ان کی خدمت کرنا۔

اب میں اکیلی کیا کیا کروں؟

تھک جاتی ہوں سارا دن ملازمہ کے ساتھ سر کھپا کھپا کر۔۔۔ مجال ہے جو تم نے کبھی گھر پر دھیان بھی دیا ہو۔

exponovels

ہر وقت بس موسیٰ کی فکر رہتی ہے تمہیں۔۔۔۔اور دیکھو تو سہی کیا ہوا۔۔۔تمہاری اتنی محنت کے باوجود بھی وہ کسی اور سے شادی کر چکا ہے۔

کیا فائدہ ہوا تمہارا اس کے ساتھ دن بھر شاپنگ مالز گھومنے پھرنے اور آدھی آدھی رات تک اس کے ساتھ وقت گزارنے کا؟

تم تو اس کے دل میں بسی ہی نہی کبھی اور مجھے تو تم کہہ رہی تھی کہ موسیٰ شادی کرے گا تو بس مجھ سے۔

تو کہاں گئے تمہارے دعوے؟

دیکھا نہی کتنے مان اور خلوص سے اپنی بیوی کا ہاتھ تھام رکھا تھا اس نے اور اس لڑکی کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔

وہ تو خوش ہے اپنی زندگی میں، اب تم کیا کرو گی؟

کیا ارادے ہیں تمہارے؟

آگے بڑھنا ہے یا یہی اٹکی رہنا ہے؟

ایک چھوٹا سا کام کہا تھا تم سے اور وہ نہی کر پائی تم۔۔۔۔اگر آج اس لڑکی کی جگہ تم ہوتی تو موسیٰ کی ساری جائیداد کی اکلوتی وارث ہوتی۔

مام پلیز۔۔۔۔۔بھاڑ میں جائے جائیداد۔

مجھے کوئی جائیداد نہی چاہیے، سب کچھ تو ہے میرے پاس۔

مجھے اگر کسی کی فکر ہے تو وہ ہے موسیٰ۔۔۔میں اسے کسی اور کا ہوتے نہی دیکھ سکتی۔

exponovels

برباد کر دوں گی اس ذلیل کو۔۔۔۔اگر شادی ہو گئی تو ٹوٹ بھی تو سکتی ہے۔

دنیا میں روز ہزاروں رشتے بنتے ہیں اور ہزاروں ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔

مطلب تمہاری سوئی ابھی بھی وہی اٹکی ہے؟

ان کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لیں بیٹی کی بے وقوفی پر۔۔۔۔۔

جی۔۔۔کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔۔۔۔۔

یہ جو موسیٰ کا مان ہے ناں اس کی بیوی پر؟

بس یہی توڑنا ہے مجھے۔۔۔کب، کیسے، کہاں یہ سوچنا ہے بس۔

سب سے پہلے تو مجھے یہ پتہ لگانا ہو گا کہ آخر اچانک یہ سب ہوا کیسے؟

میرا مطلب ہے کہ ان کی شادی کیسے ہوئی، کیا مجبوری بنی جو موسیٰ نے یہ نکاح کرنا فرض سمجھا۔

اس نے مجھے یہ تو بتا دیا کہ پھوپھا جان کے مجبور کرنے پر اس نے یہ نکاح کیا مگر یہ نہی بتایا کہ ایسی کیا وجہ بنی جو پھوپھا جان نے اسے مجبور کیا اسے اس نکاح کے لیے۔

بس یہی جاننا ہے مجھے۔۔۔

اور یہ جاننے کے لیے میری مدد کریں گی آپ!

میں کیسے؟

وہ حیران سی بولیں۔

ہمممم۔۔۔۔میں بتاتی ہوں آپ کو۔

exponovels

آپ کو بس یہ کرنا ہے۔۔۔موسیٰ کے گھر جا کر ملنا ہے اس کی سوتیلی ماں سے اور انہیں دینی ہے شادی کی مبارک باد۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو تم؟

میں بھلا وہاں کیوں جاوں گی؟

اگر تمہارے باپ کو پتہ چل گیا تو جان نکال دے گا میری۔۔۔۔

اوہو مام پلیز بس کر دیں، اتنا بھی نہی ڈرتیں آپ ڈیڈ سے اور وہ کونسے یہاں ہیں جو آپ کو دیکھ لیں گے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے یہاں جو ان کو بتائے گا۔

آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔۔گھر کو میں سنبھال لوں گی۔

تو بس ڈن ہوا۔۔۔کل آپ وہاں جا رہی ہیں۔

ارے ایسے کیسے ڈن ہوا؟

ابھی تو میں جا رہی ہوں تمہاری دادو کو دوا کھلانے، کل سوچوں گی اس بارے میں۔

وہ جان چھڑانے کے انداز میں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

آپ کو سوچنا ہی پڑے گا مام۔۔۔اور کوئی آپشن نہی میرے پاس۔۔۔۔وہ بے بس سی بیڈ پر گر گئی۔

تعویز بھی پلا دیا اور وزن کے نیچے بھی دبا دیا مگر کاشی کے رویے کو کوئی فرق نہی پڑا۔

وہ تو اب بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا، چپ چاپ گھر آتا ہے اور چپ چاپ گھر سے چلا جاتا ہے۔

exponovels

آج دوبارہ جاتی ہوں آپا جی کے پاس۔۔۔۔شاید غلطی سے کسی اور کا تعویز تو نہی دے دیا انہوں نے مجھے۔۔۔۔۔کاشف کی اماں پریشان سی خود سے ہی سوال کر رہی تھیں۔

عائشہ اچانک کمرے میں آئی۔

کیا ہوا خالہ جان؟

کس سوچ میں گُم ہیں آپ؟

میں دیکھ رہی ہوں آپ کچھ پریشان سی ہیں۔

کیا کروں بیٹا، پریشان تو میں ہوں تمہارے اور کاشی کے رشتے کو لے کر۔

سب رشتے دار پوچھ رہے ہیں کہ ولیمہ کب کرنا ہے؟

کاشی خوش تو ہے عائشہ کے ساتھ؟

کب لا رہی ہو دونوں کو ہماری طرف اور بھی پتہ نہی کیا کیا سوال پوچھتے رہتے ہیں مجھ سے۔۔ایسے لگ رہا ہے جیسے پورے خاندان کو اور کوئی کام ہی نہی رہ گیا ان باتوں کے علاوہ، کبھی کسی کا فون آجاتا ہے تو کبھی کسی کا۔

اور تو اور اب تو محلے والوں نے بھی پوچھنا شروع کر دیا ہے کہ کبھی دیکھا نہی تمہاری بہو کو تمہارے بیٹے کے ساتھ۔ لگتا ہے زبردستی شادی کی ہے تم نے بیٹے کی۔

شادی سے پہلے تو بہت خوش تھا مگر اب تو بہت اداس لگتا ہے، نہ کسی سے بات کرتا ہے اور نہ ہی دوستوں کے ساتھ نظر آتا ہے۔

کیا ہو گیا ہے تمہارے بیٹے کو؟

exponovels

اب پہلے جیسا نہی رہا وہ۔۔۔۔کوئی تو بات ہے۔

خیر نہی بتانا تو تمہاری مرضی، ہم کیا کہہ سکتے ہیں بہن تمہارے گھر کا معاملہ ہے۔

تھک گئی ہوں میں لوگوں کی طنزیہ باتیں سُن سُن کر۔

خالہ جان آپ کیوں پریشان ہوتی رہتی ہیں لوگوں کی باتوں سے، ان کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے۔

"دنیا کا یہی دستور ہے یہاں اگر کوئی خوش ہے تو لوگ اس کی بھی ٹوہ میں لگ جاتے ہیں کہ یہ خوش کیوں ہے،؟؟؟؟'اور اگر کوئی دُکھی ہے تو اس کے دکھ کو بڑھانا اور جلے پر نمک چھڑکنا اپنا فرض سمجھتے ہیں؛؛

اگر آپ لوگوں کے بارے میں سوچتے رہیں گے تو پریشان ہی رہیں گے۔

دن بدن ڈپریشن کے مریض بن جائیں گے۔

ایسے میں نقصان کس کا ہو گا؟

بس آپ کا اپنا ہی۔۔۔۔۔

دوسروں کی باتیں ذہن پر سوار رکھنے سے ہم اپنی ہی تکلیف بڑھاتے ہیں، دوسروں کو کوئی فرق نہی پڑتا وہ اپنی زندگی میں خوش رہتے ہیں۔

تو ہم کیوں کُڑتے رہیں کسی کے لیے؟

کیوں دوسروں کی خاطر اپنی زندگی عذاب بنائیں؟؟؟؟

ہم جو بھی ہیں جیسے بھی ہیں بہت اچھے ہیں، اپنے بارے میں سوچیں بس۔۔۔۔

یہ دنیا کبھی کسی کی نہی بنتی یہاں کہنے کو تو سب اپنے ہیں مگر اپنا کوئی نہی ہوتا۔

exponovels

اگر اپنا ہے تو وہ ہم خود۔۔۔۔جب تک ہم خود اپنے آپ سے محبت نہی کریں گے تو کوئی ہماری پرواہ نہی کرے گا۔

اپنا خیال ہمیں خود ہی رکھنا ہے۔۔۔۔تو مت سوچا کریں لوگوں کے بارے میں۔

"وقت ایک مرہم ہے جو ہر گزرتے پل کے ساتھ زخم بھرتا رہتا ہے،،

کاشی کو بھی وقت چاہیے۔

وہ حالات سے مجبور ہے،اندر سے ٹوٹ چکا ہے۔

ہمیں سنبھالنا ہے اسے,وہ ٹوٹ تو چُکا ہے مگر ہم اسے بکھرنے نہی دیں گے۔

اسے ضرورت ہے ہماری ہم سب کے پیار کی مگر ابھی نہی۔۔۔۔اسے کچھ دن اس تنہائی کی جنگ سے لڑنے دیں۔

میں چاہتی ہوں جب وہ تھک جائے تو میں اس کا سہارا بنوں۔

ابھی وہ خود نہی سمجھ پا رہا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

خالہ جان اس کا ذمل کے ساتھ دو سال کا ریلیشن ہے اور وہ اس کی بیوی بننے والی تھی،یہ صدمہ کم نہی ہے۔

ہمیں وقت دینا ہو گا اسے۔۔۔۔اگر ہم اس پر زبردستی زمہ داریاں مسلط کریں گے تو وہ ہم سے بدذن ہوتا جائے گا۔

لیکن اگر ہم اسے تھوڑا وقت دیں گے تو ایک دن اسے خود اپنی زمہ داریوں کا احساس ہو گا۔

آپ صبر کریں بس۔۔۔جو میرے حق میں بہتر ہو گا وہی ہو گا۔

میں چائے لاتی ہوں آپ کے لیے آپ آرام کریں۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ کاشف کی اماں بھی مسکرا دیں۔

exponovels

اللہ کرے ایسا ہی ہو، وہ گہری سانس لیے آنکھیں بند کیے لیٹ گئیں۔

ذمل جیسے ہی نماز پڑھ کر کمرے سے باہر نکلی موسیٰ پہلے سے ہی صوفے پر براجمان تھا۔

ذمل کی حیرت کی انتہا نہ رہی موسیٰ کو اس وقت جاگتے دیکھ کر۔

اٹھ گئیں میڈم؟

ویسے تو بہت سمجھدار بنتی ہو مگر اتنا نہی پتہ کہ پیکنگ بھی کرنی ہے۔

وہ تو شکر ہے میں نے پیکنگ کر لی وقت پر ورنہ ہم لیٹ ہو جاتے۔

ابھی تو بس سات ہی بجے ہیں ڈیئر یسبینڈ، ذمل اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

جی ابھی تو صرف سات ہی بجے ہیں مگر ہمیں نو بجے یہاں سے نکلنا ہے اور تمہاری انفارمیشن کے لیے بتا دوں کہ گاڑی مجھے ڈرائیو کرنی ہے۔

موسم کے حالات تو آپ کے سامنے ہی ہیں۔۔۔یہ دسمبر ہے مارچ نہی جو ڈرائیونگ کرنا آسان ہو گا۔

لاہور میں اتنی گہری دھند ہے تو سوچو مری میں کیا حال ہو گا۔

جلدی سے اپنا بیگ پیک کر لو اور تیار ہو جاو۔

ہمم کتنی سردی ہے اس کا اندازہ تو آپ کی سنگل شرٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔

ذمل کے طنز کرنے پر موسیٰ نے ایک نظر خود پر ڈالی۔

مجھے سردی نہی لگتی۔۔۔کندھے اچکاتے ہوئے بولا اور فون میں مصروف ہو گیا۔

exponovels

ذمل آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ سے فون لے کر صوفے پر رکھ دیا اور دونوں ہاتھ تھام لیے جو سردی سے ٹھنڈے ہو چکے تھے۔

آپ کو سردی نہی لگتی اس بات کا اندازہ ہو گیا مجھے۔۔۔۔

Whatever.....

موسیٰ اپنے ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے بولا۔

ذمل اٹھ کر اس کے کمرے کی طرف بڑھی، الماری سے جیکٹ اور گلوز نکال کر باہر آئی اور موسیٰ کی طرف بڑھائے۔

کیا۔۔۔؟

وہ ذمل کو حیرت سے دیکھنے لگا۔

یہ پہن لیں سردی ہے۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔ پہن لوں گا، یہاں رکھ دو۔

میں یہ رکھنے کے لیے نہی لائی، رکھے تو یہ الماری میں بھی تھے مگر یہ سنبھال کر رکھنے کے لیے نہی ہوتے بلکہ پہننے کے لیے ہوتے ہیں۔

جانتا ہوں۔۔۔ رکھ دو یہاں میں پہن لوں گا۔

کوئی بات نہی میں خود پہنا دیتی ہوں۔۔۔۔ ذمل نے اس کے ہاتھ سے دوبارہ فون کھینچ کر صوفے پر رکھا اور جیکٹ موسیٰ کو پہنا کر اچھی طرح زِپ بند کی اور پھر گلوز پہنا کر فون دوبارہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

exponovels

موسیٰ حیران سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

یہ کیا بدتمیزی تھی؟؟؟؟

میں کوئی بچہ نہی ہوں جو تم مجھے ایسے ٹریٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔

بچے ہی ہیں آپ، اگر بات نہی مانیں گے تو ایسے ہی زبردستی کروں گی۔

بلکل خیال نہی رکھتے اپنا، ہر بات سمجھانی پڑتی ہے۔

آپ نے تو کر لی اپنی پیکنگ مگر میں کیسے کروں؟

میرے پاس بیگ نہی ہے۔

میرے کمرے میں رکھے ہیں بیگز جتنے چاہیے لے لو، سٹور روم سے نکال لیے تھے کچھ دیر پہلے۔

ٹھیک ہے۔۔ ذمل اس کے کمرے میں گئی اور بیگ لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اپنے سارے کپڑے بیگ میں رکھے اور ایک جینز اور ٹاپ باہر رکھ لیا جو پہن کر تیار ہونے والی تھی۔

افففف۔۔۔۔ یہ کپڑے کیسے پہن کر جاوں گی میں، ذمل ان کپڑوں کو لے کر بہت پریشان تھی۔

خیر اسے مجبوراً یہ پہننے ہی پڑے۔

بلیک جینز پر گرے ٹاپ اور بلیک اپر پہن کر شال اوڑھ لی اور بال اچھی طرح سٹریٹ کرنے کے بعد پونی ٹیل بنائی، لائٹ سا میک اپ اور آخر میں سوکس اور شوز پہن کر کمرے سے باہر آ گئی۔

باہر آئی تو موسیٰ نیچے جا چکا تھا، وہ دوبارہ کمرے میں آئی اپنا فون ہینڈ بیگ میں رکھا اور کچھ پیسے بھی یہ وہی پیسے تھے جو شادی کے دن اس کے پرس میں تھے۔

exponovels

ذمل بیٹا بیگم صاحبہ آپ کو نیچے بلا رہی ہیں۔

وہ ابھی دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ ملازمہ آگئی۔

جی آپا جی میں نیچے ہی آ رہی تھی۔

وہ مسکراتی ہوئی نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

جیسے ہی وہ نیچے پہنچی حیران رہ گئی۔اس کے سارے گھر والے نیچے موجود تھے۔

سب یہاں اور وہ بھی اتنی صبح صبح۔۔۔۔وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے آگے بڑھی اور سب کو سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم اسلام۔سب نے سلام کا جواب دیا۔

وہ آگے بڑھ کر سب سے ملی۔

بھائی کو دیکھ کر تو اس کی خوشی دیدنی ہو گئی۔

وہ سب سے الگ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا موسیٰ سے کچھ ڈسکس کر رہا تھا۔

ذمل تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

رضا۔۔۔اس نے جیسے ہی آواز دی وہ واپس پلٹ کر مسکرا دیا۔

کیسے ہو، ذمل نے پیار سے اس کا گال پر ہاتھ رکھا۔

آپی میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تمہیں دیکھ لیا اب میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔

exponovels

ذمل کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر موسیٰ وہاں سے چل دیا، اسے محسوس ہوا کہ ان دونوں کو تھوڑا وقت دینا چاہیے۔

آپی میں بہت شرمندہ ہوں آپ سے، میری وجہ سے آپ کی شادی ٹوٹ گئی۔۔۔۔

شششششش۔۔۔ دوبارہ ایسی بات نہی کرنی، جو ہوا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہی تھی۔

بس آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کرو، اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور فضول دوستوں سے بچنے کی کوشش کرو۔

جی آپی میں کوشش کر رہا ہوں، انشااللہ اب آپ سب کو شکایت کا موقع نہی دوں گا۔

گڈ۔۔۔ آو سب کے ساتھ بیٹھتے ہیں، وہ دونوں ٹی وی لاونج کی طرف بڑھ گئے۔

آو ذمل بیٹا یہاں بیٹھو میرے پاس، خان صاحب بولے تو ذمل ان کے پاس آ بیٹھی۔

سوچا جانے سے پہلے سب سے مل کر جاو تم دونوں۔

اسلام و علیکم۔۔ تب ہی ثمر اچانک وہاں آیا۔

آج سنڈے تھا تو وہ نماز پڑھ کر سو گیا تھا ابھی نیچے آیا تو حیرت سے سب کو دیکھنے لگا۔

یہ ثمر ہے موسیٰ کا چھوٹا بھائی۔۔۔۔ خان صاحب نے ثمر کا تعارف پیش کیا۔

اور ثمر یہ آپ کی بھابی کی فیملی ہے، یہ ان کے ماما، بابا چھوٹا بھائی رضا اور چھوٹی سسٹر حرا، خان صاحب نے ثمر کی حیرت ختم کی۔

اوہ۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔ وہ باری باری سب سے ملا مگر جیسے ہی اس نے حرا کی طرف ہاتھ بڑھایا حرا نے ہاتھ ملانے کی بجائے مسکرا کر سلام کا جواب دینا ضروری سمجھا۔

exponovels

ثمر شرمندگی سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

بہت اچھا لگا آپ سب سے مل کر۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے موسیٰ کے پاس بیٹھ گیا۔

Waaao Bhabhi,you are looking gorgeous..

ماشااللہ۔۔۔۔۔ثمر نے دل سے اس کی تعریف کی۔

Thanks,

ذمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہو گئی تیاری مکمل؟

خان صاحب نے موسیٰ سے سوال کیا۔

جی ڈیڈ ساری تیاری مکمل ہے۔

I Think we are getting late....

تو ٹھیک ہے تیاری کرو پھر جانے کی,یہ رہی تمہاری گاڑی کی چابی انہوں نے کیز موسیٰ کی طرف بڑھائیں تو ثمر آگے بڑھا اور کیز لے کر موسیٰ کے حوالے کر دیں۔

بھائی کوئی کام تو نہی آپ کو؟

ہاں وہ بیگز گاڑی میں رکھوا دو زرا،اس نے کیز پھر سے ثمر کی طرف بڑھائی تو وہ باہر سے ڈرائیور کو ساتھ لیے اوپر چلا گیا۔

بیگز گاڑی میں رکھوائے اور چابی پھر سے موسیٰ کے حوالے کر دیں۔

exponovels

Ok dad....

ہمیں چلنا چاہیے۔

موسیٰ جانے کے اٹھ کھڑا ہوا تو سب باہر کی طرف چل دیے۔

ذمل سب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئی، سوائے ہدہ اور مسز خان کے باقی سب موجود تھے۔

جیسے ہی ذمل گاڑی میں بیٹھی حرا نے ایک ٹفن اس کی طرف بڑھایا۔

آپی یہ ناشتہ آپ دونوں کے لیے، راستے میں بھوک لگے تو کھا لیجیے گا۔

ذمل نے مسکراتے ہوئے وہ ٹفن تھام لیا مگر اسی وقت ثمر نے وہ ٹفن کھینچ لیا۔

بھابی مجھے دیں میں رکھتا ہوں سنبھال کر پیچھے۔ اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر ٹفن رکھ دیا اور غرور بھری مسکراہٹ سجائے حرا کی طرف دیکھا اور دوبارہ گاڑی کے دروازے پر جھکا۔

Have a safe journey dear bhai and bhabhi...

آمین۔۔۔۔ذمل مسکرا دی۔

ذمل نے حرا کی طرف بھی ہاتھ ہلایا وہ بس ہلکا سا مسکرا دی۔

اسے رہ رہ کر ثمر پر غصہ آ رہا تھا۔

یہ بہت غلط بات ہے یہ بھابھی کا دیور تو بہت بد تمیز ہے، ابھی چند دن ہوئے ہیں آپی کو اس گھر میں آئے اور دیکھو تو سہی کیسے حق جتا رہا ہے۔

اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم جائیں؟؟؟

exponovels

موسیٰ ثمر کو گھورتے ہوئے بولا۔

Yaah sure....

وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹا اور ہاتھ ہلا کر بائے کہنے لگا۔

خدا حافظ۔۔۔۔ذمل نے سب کو خدا حافظ بولا تو موسیٰ نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور گاڑی گیٹ سے باہر نکل گئی۔

ذمل کے گھر والے اپنی گاڑی میں گھر روانہ ہو گئے اور خان صاحب اور ثمر اندر چل دیے۔

بری بات ثمر، خان صاحب نے اسے ٹوکا۔۔

کیوں ڈیڈ میں نے کیا کر دیا؟

سب دیکھ رہا تھا میں تم حرا کو تنگ کر رہے تھے، بری بات وہ ذمل کی چھوٹی بہن ہے اس کا بھی حق ہے ذمل پر مگر میں دیکھ رہا تھا کہ تم کچھ زیادہ ہی حق جتا رہے تھے۔

وہ ڈیڈ بس ایسے ہی بھابی ہیں ہی اتنی اچھی۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔

خان صاحب بھی مسکرا دیے اور کمرے میں چلے گئے۔

ذمل نے سفر کی دعا، درود شریف پڑھ کر اچھی طرح موسیٰ پر اور خود پر دم کیا۔

thanks Alot.....

آپ نے میری فیملی کو انوائٹ کیا۔

it was a great surprise.....

اچھا۔۔۔مگر مجھے تو نہی لگتا کہ یہ سرپرائز اچھا تھا۔

exponovels

کیوں؟

ذمل کو حیرت ہوئی موسیٰ کی بات پر۔

وہ اس لیے کیونکہ تم رو رہی تھی۔

نہی وہ تو بس۔۔۔

کیا وہ تو بس؟

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تمہیں سرپرائز پسند نہی آیا۔

نہی ایسا کچھ نہی ہے وہ تو بس خوشی کے آنسو تھے بھائی کو دیکھ کر میں خود پر کنٹرول نہی کر سکی۔

یہ خون کے رشتے ہوتے ہیں ایسے ہیں، جب یہ کسی تکلیف دہ مراحل سے گزرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم خود بھی اس کرب سے گزر رہے ہو، جو کچھ ہوا آپ جانتے ہی ہیں بس اسی لیے میں رضا کو سامنے دیکھ کر جذباتی ہو گئی تھی۔

ہمممم۔۔۔۔ویسے یہ سرپرائز میں نے ڈیڈ کے کہنے پر پلان کیا تھا۔

پتہ نہی آپ ہر بار خان انکل کا نام کیوں لیتے ہیں، اگر آپ کو میری فکر ہے تو اس میں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے، بیوی کا خیال رکھنا کوئی غلط بات تو نہی۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہی ہے، یہ سب میں ڈیڈ کی خاطر کر رہا ہوں۔

ہمممم مجھے بتا رہے ہیں یا خود کو؟؟؟

ذمل کے سوال پر موسیٰ حیرت سے ایک نظر اسے دیکھ کر ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا۔

exponovels

جو سمجھنا ہے سمجھتی رہو۔۔۔۔۔

ناشتہ کر لو، بھوک لگی ہو گی تمہیں۔۔۔۔۔۔

دیکھا کتنی فکر ہے آپ کو میری۔۔۔۔ذمل نے ٹوکا تو موسیٰ ہلکا سا مسکرا دیا۔

پاگل لڑکی۔۔۔۔۔

ذمل بھی مسکرا دی۔

آخر آپ کب تک یوں کمرے میں چھپے بیٹھے رہیں گے؟

ایسے تنہا بیٹھنے سے غم کم نہی ہو جاتے۔۔۔۔سب کے ساتھ بیٹھا کریں، وقت اچھا گزرے گا۔

کاشف صبح سے لیپ ٹاپ سامنے رکھے آفس کا کام کرنے میں مصروف تھا کہ عائشہ کمرے میں آئی الماری میں کپڑے رکھنے کے بہانے سے۔

کاشف نے نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹا کر ایک نظر دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

عائشہ کی بات کا جواب دینا ضروری نہی سمجھا اس نے۔

وہ الماری بند کرنے کے بعد بیڈ پر کاشف کے سامنے بیٹھ گئی اور لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے۔۔۔۔

کاشف نے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالی اور لیپ ٹاپ اٹھا کر گود میں رکھ لیا۔

وہ اس لیے کہ میں تمہاری کسی بھی بات کا جواب دینا لازم نہی سمجھتا۔

exponovels

ایک بات اور آج تو تم نے یہ حرکت کر لی لیکن آئیندہ ایسی حماقت مت کرنا، برداشت نہی کروں گا میں۔

ٹھیک ہے نہی کرتی آئیندہ ایسا مگر کم از کم میری بات تو سن لیں۔

خالہ جان کو جو سہی لگا انہوں نے وہی کیا۔۔۔ آخر کب تک آپ ان سے ناراض رہیں گے ؟

کاشف نے لیپ ٹاپ شٹ ڈان کیا اور سائیڈ پر رکھ دیا۔

یہ میرا اور امی کا مسئلہ ہے، تمہیں کوئی حق نہی اس معاملے میں بولنے کی۔

جاو یہاں سے اور دوبارہ کبھی بھول کر بھی اس کمرے میں مت آنا۔

نہی آوں گی میں اس کمرے میں مگر آپ کم از کم خالہ جان کا تو سوچیں۔

میں جانتی ہوں یہ میرا معاملہ نہی ہے مگر آپ میرے شوہر ہیں، آپ کا ہر سُکھ دُکھ میں ساتھ دینا میرا فرض ہے۔

یہ رشتہ بس کاغذی حیثیت رکھتا ہے میرے لیے، مزید کسی ہمدردی کی امید مت رکھنا مجھ سے۔۔ اب تم یہاں سے جا رہی ہو یا میں چلا جاوں ؟

ایک دن ہوتا ہے چھٹی کا وہ بھی سکون سے گھر نہی بیٹھنے دیتے، اس سے تو اچھا ہے کہ آئیندہ میں یہ دن بھی آفس میں گزاروں۔

میں جانتی ہوں یہ رشتہ کاغذی ہے، میں زبردستی کی بیوی ہوں آپ کی۔

آپ کے دل میں تو ذلت بسی ہے اور وہی بستی رہے گی۔

میں آپ سے اپنے لیے کچھ نہی مانگ رہی، عزت، حق کچھ بھی نہی۔۔۔۔

مجھے اپنے لیے کچھ نہی چاہیے۔

exponovels

میں تو بس اتنا چاہتی ہوں کہ آپ خالہ جان کی خاطر مجھے اپنے کمرے کے کسی کونے میں تھوڑی جگہ دے دیں۔

اپنی وجہ سے میں ان کو پریشان نہی دیکھ سکتی۔

دن رات وہ میری فکر میں پریشان رہتی ہیں، ان کو لگتا ہے کہ میرے حق میں ان کا یہ فیصلہ غلط ثابت ہوا ہے۔

وہ خود کو میری گنہگار سمجھتی ہیں۔

مجھ سے نہی دیکھی جاتی ان کی شرمندہ نظریں۔

اگر آپ کے پاس تھوڑا وقت ہو تو ایک بار ان کے کمرے میں چلے جائیں، کل رات سے طبیعت بہت خراب ہے ان کی۔

بخار سے برا حال ہو رہا ہے ان کا، میں ساری رات ان کے پاس تھی۔

اماں کی طبیعت اتنی زیادہ خراب ہے اور تم مجھے اب بتا رہی ہو؟

کاشف نے کمبل اتار کر سائیڈ پر پھینکا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

جلدی سے ماں کے کمرے کی طرف بھاگا۔

اماں کیا ہوا آپ کو؟

وہ ابھی ابھی اٹھ کر بیٹھی ہی تھیں کہ کاشف کمرے میں آیا اور ماں کے پاس بیٹھ گیا۔

جیسے ہی ان کے ماتھے کو چھوا شدید تپش محسوس ہوئی۔

آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔۔

عاشی۔۔۔۔۔

exponovels

شزا۔۔۔جلدی آو کہاں ہو تم دونوں۔

شزا کاشف کی سب سے چھوٹی بہن ہے۔

سب سے پہلے عائشہ دوڑی دوڑی آئی۔

جی۔۔۔

عاشی جلدی سے میرے کمرے میں جاو سائیڈ ٹیبل پر گاڑی کی کیز اور میرا والٹ ہے لے کر آو، اماں کو ہاسپٹل لے جانا پڑے گا۔

جِی میں ابھی لائی۔۔۔وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

اور اماں آپ بھی حد کرتی ہیں، اتنی بھی کیا ناراضگی؟

آپ کی اتنی زیادہ طبیعت خراب تھی اور مجھے بتانا ضروری نہی سمجھا آپ نے؟

وہ مسکرا دیں اور کاشف کا ماتھا چوم لیا۔

میرا بیٹا ناراض تھا مجھ سے تو کیسے بتاتی۔

اماں میری ناراضگی آپ کی زندگی سے بڑھ کر نہی ہے۔

میں ناراض آپ سے نہی اپنے آپ سے ہوں شاید۔۔۔

جی بھائی۔۔شزا آنکھیں مسلتے ہوئے کمرے میں آئی۔

اب آرہی ہو تم؟

اماں کی طبیعت خراب ہے رات بھر سے اور تمہیں سونے سے ہی فرصت نہی۔۔۔

exponovels

وہ تو شکر ہے عاشی نے مجھے بتا دیا ورنہ مجھے تو پتہ ہی نہی تھا۔

اتنی دیر میں عاشی بھی وہی آ گئی اور گاڑی کی چابیاں اور والٹ کاشی کی طرف بڑھایا۔

تم جلدی سے شال لے آو اپنی، میرے ساتھ ہاسپٹل چلو۔

کاشی کے کہنے پر عائشہ نے حیرانگی سے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے یقین ہی نہ آیا ہو۔

جلدی کرو۔۔۔۔کاشف دوبارہ بولا تو وہ جلدی سے باہر چلی گئی۔

اور تم گھر کا خیال رکھنا، اماں کے لیے سُوپ اور کھچڑی وغیرہ بناو ہمارے آنے تک۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔

وہ ماں کو سہارا دیتے ہوئے گاڑی تک لایا اور جیسے ہی عاشی آئی وہ ہاسٹل کے لیے روانہ ہو گئے۔

افف یہ لڑکی سونے کی بہت پکی ہے، ابھی تو سفر شروع ہوا ہے اور ابھی سے تھک کر سو گئی۔

اب کیسے جگاوں اس کو؟

ذمل۔۔۔۔اٹھو پلیز۔

ایسے فرنٹ سیٹ پر سو نہی سکتی تم۔

اٹھو ورنہ میں پانی پھینک دوں گا۔۔۔۔موسیٰ نے جیسے دھمکی لگائی۔

سونے دیں پلیز میں بہت تھکی ہوئی ہوں، رات دیر سے سوئی تھی اور صبح بھی جلدی اٹھنا پڑا۔

میں بھی رات دیر سے سویا تھا اور صبح جلدی اٹھا ہوں اور اب لگاتار ڈرائیونگ بھی کر رہا ہوں۔

exponovels

اگر تم اسی طرح سوتی رہی تو مجھے بھی نیند آنے لگے گی۔

فرنٹ سیٹ پر سونے کی اجازت نہی ہے۔

کیوں فرنٹ سیٹ پر سونا جُرم ہے کیا؟

یا پھر فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے کو سزا ملتی ہے نہ سونے کی؟

I do not....

بس تم سو نہی سکتی، ورنہ مجھے بھی نیند آسکتی ہے۔

ایسا نہی ہو سکتا، مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ذمل نے پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔

اُف کیا مصیبت گلے ڈال دی ہے ڈیڈ نے۔۔۔اچھا بھلہ جارہا تھا فرینڈز کے ساتھ۔

میں مصیبت لگ رہی ہوں آپ کو؟

ایسے کریں مجھے یہی اتار دیں اور چلے جائیں اپنے فرینڈز کے ساتھ۔

بس موسیٰ کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ ذمل تپ گئی۔

کاش میں ایسا کر سکتا۔۔۔

مگر کیا کروں مجبور ہوں، نہی کر سکتا۔

نہی آپ مجبور نہ بنیں پھینک دیں مجھے گاڑی سے باہر اور چلے جائیں اپنے فرینڈز کے ساتھ۔

ذمل بولتی جارہی تھی اور موسیٰ مسکرا رہا تھا۔

یہ سب اس نے اس لیے بولا تا کہ ذمل کی نیند خراب ہو اور اپنے پلان میں میں وہ کامیاب ہو چکا تھا۔

exponovels

جب ذمل کی نظر اس پر پڑی تو اس کی آواز کو بریک لگی۔

آپ نے جان بوجھ کر مجھے غصہ دلایا تاکہ میری نیند خراب ہو؟

جی بلکل۔۔۔۔۔اب کی بار موسیٰ کھل کر مسکرایا۔

ذمل نے خود کو کنٹرول کیا اور پانی کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگالی۔

ٹفن اٹھایا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

بہت ہی بد تمیز بیوی ہو ویسے، مجال ہے جو شوہر کا زرا سا بھی خیال ہو۔

جی۔۔۔۔میں کچھ سمجھی نہی، ذمل کا سارا غصہ اڑن چھو ہو چکا تھا موسیٰ کو مسکراتے دیکھ کر، اب وہ پھر سے پہلے والی سمجھدار ذمل بن چکی تھی۔

مطلب یہ کہ مجھے بھی بھوک لگی ہے۔۔۔

تو آپ بھی کھالیں۔۔۔ذمل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو شرمندگی سے بولی۔

کیسے کھا سکتا ہوں؟

ڈرائیونگ کر رہا ہوں اور اتنا وقت نہی ہے جو گاڑی روک کر کھا سکوں۔

جلدی پہنچنا ہے وہاں اندھیرا ہونے سے پہلے کیونکہ رات کے وقت پہاڑی علاقوں میں سفر کرنا خطرناک ہوتا ہے۔

تو پھر۔۔۔؟

تم کھلا دو ناں۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔۔ذمل کو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

exponovels

Offcorse you.....

اور تو کوئی نہی ہے ناں یہاں۔۔۔۔؟

جی مگر یہ آلو کا پراٹھا ہے، آپ کھالیں گے ؟

ذمل کو لگا شاید موسیٰ انکار کر دے اس لیے اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

Don't worry.....

تم کھلاو۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ذمل نے پراٹھے کی بائٹ اس کی طرف بڑھائی اور موسیٰ نے بنا ذمل کی طرف دیکھے بائٹ لے لی۔

اس کے چہرے کی مسکراہٹ ذمل سے چھپ نہ سکی۔

Hmm,thnx alot....

جب وہ دو پراٹھے کھا چکا تو نہایت ادب سے ذمل کا شکریہ ادا کیا اور مزید کھانے سے انکار کر دیا۔

ہمم۔۔۔۔۔مجھے نہی پتہ تھا کہ آپ کو پراٹھے اتنے پسند ہیں۔

ہاں بس کبھی کبھی کھالیتا ہوں انارکلی بازار سے دوستوں کے ساتھ۔

ہمم کوئی بات نہی لیکن اب آپ کو میں گھر پر بنا دیا کروں گی۔

That's great.....

ویسے ککنگ آتی بھی ہے تمہیں۔۔۔۔؟

کیا مطلب؟

exponovels

ذمل کو حیرانگی ہوئی موسیٰ کے سوال پر۔

بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا کیونکہ یہ پراٹھے بہت مزے کے ہیں۔

Don't worry dear husband...

یہ ماما نے بنائے ہیں اور میں نے بھی ماما سے سیکھی ہے ککنگ۔۔۔

Ok,let see

موسیٰ شرارتاً مسکراتے ہوئے بولا۔

کیوں آپ کو شک ہے میری قابلیت پر؟

ذمل سے اس کی مسکراہٹ چھپ نہ سکی۔

Not At All.....

ایک بار کھانا کھا چکا ہوں تمہارے ہاتھ کا۔۔۔۔

ہمم پھر ٹھیک ہے۔۔۔

ویسے اب تم چاہو تو سو سکتی ہو۔

کیوں؟

آپ نے خود ہی تو بولا تھا کہ آپ ڈسٹرب ہو رہے ہیں میرے سونے کی وجہ سے۔۔۔۔

نہی تو ایسا کچھ نہی ہے ہاں لیکن اگر رات کی ڈرائیونگ ہوتی تو ایسا ہو سکتا تھا، دراصل مجھے بہت بھوک لگ رہی تھی تو ایسے میں مجھے یہی ترکیب سوجھی تمہیں جگانے کی۔

exponovels

ذمل مسکرادی لیکن اب مجھے نیند نہی آرہی۔

That's good for you,Ahaaan actually good for me....

کیونکہ اگر ہمسفر بورنگ ہو تو سفر اچھا نہی گزرتا۔

چلیں آپ نے ایک بات تو مان لی کہ آپ کا ہم سفر اچھا ہے۔

ذمل نے جیسے اس کے جملے کی تصدیق چاہی۔

ہاں کہہ سکتے ہیں۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تو ذمل بھی مسکرادی۔

ان کا بلڈ پریشر بہت ہائی ہے، آپ ان کا خاص خیال رکھیں ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

کچھ بھی مطلب برین ہیمرج۔۔۔۔ان کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

ان دونوں کو گاڑی میں چھوڑ کر کاشف دوبارہ ڈاکٹر کے پاس آیا کیونکہ ڈاکٹر نے اسے اکیلے بات سننے کا اشارہ دیا تھا۔

ڈاکٹر کے انکشافات پر کاشف کا دل لرز کر رہ گیا،وہ سوچ بھی نہی سکتا تھا کہ وہ اس کے اور عائشہ کے ریلیشن کو لے کر اس قدر پریشان ہو سکتی ہیں۔

i will try my best.۔۔۔Thanks dr

خدا حافظ بول کر کمرے سے باہر نکل آیا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

کہاں رہ گئے تھے تم کاشی؟

وہ جیسے ہی گاڑی میں واپس آیا اس کی امی کے سوال شروع ہو گئے۔

exponovels

کچھ نہی اماں وہ گیٹ کی چابی اندر میز پر بھول گیا تھا وہی لینے گیا تھا۔

اماں میری وجہ سے بہت پریشان ہیں مجھے کوئی نہ کوئی حل نکالنا ہی پڑے گا۔

میں جانتا ہوں وہ کیسے خوش رہ سکتی ہیں، بیک ویو مرر سے اس نے عاشی اور ماں کے مسکراتے چہروں کو دیکھا۔

میری زرا سی توجہ پر اماں کتنی خوشحال لگ رہی ہیں۔

میں بہت غلط کر رہا تھا ان کے ساتھ، دراصل عاشی کے ساتھ بھی زیادتی کر رہا ہوں میں۔

جو کچھ بھی ہوا اس میں اس کا تو کوئی قصور نہی، اماں اور خالہ کی پلاننگ تھی یا پھر یہ کہ ذمل میری قسمت میں تھی ہی نہی۔۔۔۔

اس کی قسمت میں تو "موسیٰ خان" تھا۔

جو کچھ بھی ہوا اللہ کی مرضی سے ہوا ورنہ اگر اماں کی مرضی سے یہ سب ہوتا تو شاید میری بارات بھی نہ جاتی اور نہ ہی ذمل دلہن بنی میرا انتظار کر رہی ہوتی۔

کون جانتا تھا کہ یہ کہانی یوں بدل جائے گی اور کون جانتا تھا کہ "موسی خان" اس وقت شادی میں موجود ہو گا۔

یہ سب تو خدا کی مرضی ہے، کس کو کہاں کس سے ملانا ہے' یہ تو رب کے فیصلے ہیں۔

ہم انسانوں کی عقل اتنی وسیع نہی کہ رب کے فیصلوں کو سمجھ سکیں۔

مجھے خود کو بدلنا ہو گا۔۔۔۔

خدا کے اس فیصلے کو ماننا ہو گا۔

گھر پہنچ کر اماں کو ان کے کمرے میں لے گیا اور عاشی سے کھانا لانے کو کہا۔

exponovels

ان کو سُوپ پلا کر دوائی کھلائی اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔

جانتا ہوں آپ میری وجہ سے پریشان ہیں۔۔۔

میرے اور عاشی کے رشتے کو لے کر آپ پریشان رہتی ہیں مگر اب آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

آپ جیسا چاہیں گی ویسا ہی ہو گا۔

آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں کیونکہ آپ کو ہمارے ولیمے کی تیاریاں خود کرنی ہیں۔

کیا سچ کہہ رہے ہو؟؟

وہ حیرت زدہ کاشف کو دیکھنے لگیں۔

جی اماں سچ کہہ رہا ہوں، میری وجہ سے آپ کو مزید کوئی تکلیف نہی پہنچے گی۔

بس میں حالات سے پریشان ہوں مگر کوشش کروں گا خود کو بدلنے کی ذمل کو بھولنے کی۔۔۔۔

عاشی اچھی لڑکی ہے مگر ذمل میری محبت تھی، تھوڑا وقت تو لگے گا۔

وہ ماں کے گھٹنوں پر سر گرائے آنسو بہا رہا تھا۔

اس کے ساتھ سہانے سفر کے خواب سجائے تھے میں نے، میری زندگی بن چکی تھی وہ مگر شاید میں یہ بھول گیا تھا" کہ قسمت لکھنے کا حق بس خدا کو ہے۔۔۔

وہ اپنے بندے کو ستر ماوں سے زیادہ محبت کرتا ہے تو پھر کیسے اپنے بندے کے حق میں غلط فیصلہ کر سکتا ہے۔

غلطی ہو گئی مجھ سے ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں میرے رویوں کے لیے۔۔۔

exponovels

کوشش کروں گا اس رشتے کو دل سے نبھانے کی، آنسو پونچھ کر محبت سے ماں کا ماتھا چوم کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اور مجھے یقین ہے عاشی بہت جلد تمہارے دل سے ذمل کی محبت نکال دے گی، وہ مسکراتی ہوئی لیٹ گئیں۔

کل جاتی ہوں آپا جی کے پاس ان کو یہ خوشخبری سنانے، یہ ان کے عمل سے ہی تو ممکن ہوا ہے۔

ان کی محنت جھٹلائی نہی جاسکتی، جو وعدہ کیا تھا کر دکھایا۔

بس اب اللہ سے ایک ہی دعا ہے کہ وہ کاشی کے دل میں جلد از جلد عاشی کے لیے محبت پیدا کر دے، آمین

کاشف کمرے سے باہر گیا تو عاشی کو اپنے کمرے میں جاتے دیکھا۔

کہاں جارہی ہو تم؟

اس کی آواز پر عاشی کے بڑھتے قدم رکے اور وہ پریشانی سے کاشف لی طرف پلٹی۔

اپنے کمرے میں سونے۔۔بہ مشکل ہمت کرتے ہوئے بولی۔

کیا یہ تمہارا کمرہ ہے؟

نہنی۔۔وہ تو بس ایسے ہی یہ کمرہ خالی ہوتا ہے تو یہی سو جاتی ہوں۔

مگر آج سے تم میرے کمرے میں رہو گی۔

کاشف نے جیسے اس کی سماعتوں پر بم پھوڑا۔

کیا؟؟؟؟

مگر آپ نے تو کہا تھا میں وہاں نہی رہ سکتی؟

exponovels

تو اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں تمہیں وہاں رہنے کے لیے۔

میں کچن کا کام دیکھ لوں زرا، کھانے کی تیاری کرنی ہے۔

ابھی نیند نہی آرہی، یاد آیا کچن میں بہت کام ہے سونے کے لیے تو پوری رات پڑی ہے۔

وہ تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گئی اور کاشف اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

افف یہ لڑکی پھر سے سو گئی اور مجھے کہہ رہی تھی کہ نیند نہی آرہی۔

ذمل مسلسل پچھلے دو گھنٹوں سے سو رہی تھی اور موسیٰ بور ہوتے ہوئے ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔

موسیٰ نے ویڈیو پلیئر آن کیا اور سونگ پلے کر دیا تیز والیوم کے ساتھ۔

مینوں دو جی واری پیار ہویا سوہنیا

دو جی واروی ہویا اے تیرے نال۔۔۔

سونگ کی آواز پر ذمل کی آنکھ کھل گئی اور وہ بڑے غور سے ویڈیو دیکھنے لگی مگر جیسے ہی آخر میں ان دونوں کے زمین پر گرے مرتے ہوئے دیکھا آنسو بہانے لگی۔

موسیٰ نے اسے آنسو بہاتے دیکھ ویڈیو پاوز کر دی۔

ایک تو تم پتہ نہی رونے کیوں لگتی ہو۔

it's just a song.....

نہی یہ بس سونگ نہی ہے معاشرے کی بہت بڑی حقیقت دکھائی گئی ہے۔

exponovels

دو محبت کرنے والوں کو جُدا کرنا معاشرے کا پسندیدہ کھیل ہے۔

بس اپنی دکھاوے کی عزت بچانے کی خاطر لوگ کیسے پتھر دل ہو جاتے ہیں۔

کیا ہوتا اگر ان کے رشتے کو ہنسی خوشی قبول کر لیتے مگر نہی۔۔۔ان کی انا اولاد کی خوشی سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔

Ohh۔۔۔

مجھے ان سب باتوں کی سمجھ نہی آئے گی، موسیٰ نے افسوس میں سر ہلایا۔

کیونکہ آپ کو کسی سے محبت نہی ہوئی، ذمل دل ہی دل میں سلگتی ہوئی بولی۔

کاشف کی ماں کا غرور بھرا لہجہ اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ جب وہ بارات واپس لے کر جا رہی تھی، ذمل کو آہستہ آہستہ سب یاد آنے لگا۔

ویسے تو ان کی اوقات نہی ہم سے رشتہ جوڑنے کی مگر میں اپنے بیٹے کی وجہ سے مجبور ہوں۔۔۔کاشف کی ماں جب پہلی مرتبہ ذمل کے گھر آئی تو چھت پر جا کر بہن سے فون پر بات کر رہی تھی جو کہ ذمل نے سن لی۔

مگر خاموش رہی محبت کی خاطر۔۔۔۔اسے بھروسہ تھا کاشف کی محبت پر۔

وہ ساتھ ہے تو ان سب باتوں کی کوئی اہمیت نہی اد کی نظر میں مگر وہ غلط تھی۔۔۔کاشف اپنے رشتوں کی کڑی میں بندھا اسی سے سارے رشتے ختم کیے چل دیا۔

مجھے کاشف سے شکایت نہی ہے، مجھے شکایت ہے محبت کے دشمنوں سے۔۔۔

Where you go.....

موسیٰ نے چٹکی بجائی تو وہ ماضی کے خیالات سے باہر آئی۔

exponovels

it's just a song...

اتنا سیریس لینے کی ضرورت نہی ہے۔

جی ذمل بہ مشکل مسکرادی۔

دیکھا تم نے مسز خان کا رویہ؟

کیا مطلب؟

ذمل نا سمجھی سے بولی۔

مطلب تم پتہ نہی کب سمجھو گی، دیکھا نہی وہ ہمیں سی آف کرنے نہی آئیں۔

سب سمجھتا ہوں، جلتی ہیں مجھے خوش دیکھ کر۔

ایسا کچھ نہی ہے، یہ سب بس آپ کے وہم ہیں۔

ماں کبھی اپنی اولاد کی خوشیوں سے نہی جلتی، ذمل کو بہت افسوس ہوا موسیٰ کی بات پر۔

ماں۔۔۔۔۔ سہی کہا تم نے مگر دکھ اسی بات کا ہے کہ وہ میری ماں نہی ہیں۔

اگر میری ماں آج زندہ ہوتی تو میں بھی گھر کا لاڈلہ بیٹا ہوتا ثمر کی طرح۔

مگر افسوس۔۔۔۔۔ میری ماں مر چکی ہے۔

آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں؟

سب آپ سے بہت محبت کرتے ہیں، خان انکل، ثمر، ہدہ اور مسز خان بھی مگر وہ اپنی محبت ظاہر نہی کرتیں۔

ایسا نہی ہے کہ ان کو آپ کی فکر نہی ہے، وہ آپ کو ویسے ہی اپنا بیٹا سمجھتی ہیں جیسے ثمر کو۔

exponovels

جھوٹ۔۔۔۔ایسا ہو ہی نہی سکتا۔

ابھی میں نے کل ہی ان کو ڈیڈ سے بحث کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے میرے اکاونٹ میں پیسے جمع کروا دیے ٹرپ کے لیے۔۔۔۔اور ثمر کی نئی گاڑی کے لیے پیسے نہی دیے۔

ان کو ہمیشہ بس اپنی اور اپنے بچوں کی فکر رہی ہے، میرا وجود ان کے لیے نہ ہونے کے برابر ہے اور تم سمجھتی ہو وہ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی ہیں۔

ماما کے بعد اگر مجھے کسی سے محبت ملی ہے تو وہ ہیں میرے ڈیڈ اور نانو جان بس۔۔۔۔باقی کسی اور کے لیے میری کوئی اہمیت نہی۔

آپ کو غلط لگتا ہے۔۔۔۔ثمر بھی آپ سے بہت محبت کرتا ہے، اس کے دل میں آپ کے لیے عزت اور محبت دیکھ چکی ہوں میں، بس آپ کو تھوڑا سمجھنے کی ضرورت ہے۔

مگر مسئلہ یہ ہے کہ آپ سمجھنس ہی نہی چاہتے۔۔۔۔

میں مانتی ہوں مسز خان آپ کے سامنے اچھا بی ہیو نہی کرتیں مگر آپ کی پسند ناپسند کا علم ہے انہیں۔۔۔

آپ کھانے میں کیا پسند کرتے ہیں کیا نہی، یہ ساری لسٹ محفوظ ہے ان کے دماغ میں۔

آپ کے کپڑے اور جوتے وقت پر الماریوں میں موجود ہو اس بات کی فکر کرتی ہیں وہ، آپ کے کمرے کی صفائی اور سیٹنگ کا خیال وہ خود رکھتی ہیں حالانکہ گھر میں ملازموں کی کمی نہی ہے۔

میں نے دیکھا ہے ان کو جب آپ گھر نہی ہوتے وہ اوپر آتی ہیں اور اپنی موجودگی میں سارے کام نمٹاتی ہیں۔

اتنا خیال تو ماں ہی رکھ سکتی ہے، کیا خیال ہے؟

exponovels

Whatever.....

وہ میری ماں نہی ہیں،بس دکھاوا کرتی ہیں سب کے سامنے بلکل ویسے ہی تمہارے سامنے دکھاوا کیا اور تم نے سمجھ لیا کہ ان کو میری فکر ہے۔

Too much cleaver.....

ایسا کچھ نہی ہے،ماں تو بہت بھولی ہوتی ہیں۔

خیر یہ سب باتیں آپ کی سمجھ میں نہی آئیں گی کیونکہ آپ سمجھنا ہی نہی چاہتے۔

جس طرح آپ خان انکل اور نانو کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھتے ہیں اگر اسی طرح مسز خان کی آنکھوں میں بھی دیکھیں تو آپ کو ان کی محبت محسوس ہو جائے گی۔

impossible.....

اس نے گاڑی اسلام آباد کی بجائے کلر کہار کے راستے پر موڑ لی۔

ہمیں تو اسلام آباد کی طرف جانا تھا ناں؟

ہاں جانتا ہوں مگر اب ہم جلدی پہنچ گئے ہیں تو سوچا یہاں سے گزرتے جائیں۔

Beautifull place.....

ہمم۔۔۔۔اوکے ذمل نے لاپرواہی میں کندھے اچکائے۔

جیسے جیسے گاڑی آگے بڑھتی گئی دھند میں چھپے پہاڑ واضح ہونے لگے۔

ذمل حیرت سے قدرت کے اس خوبصورت منظر کو آنکھوں میں قید کرنے لگی۔

exponovels

گاڑی اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان بنت راستوں سے گزر رہی تھی اور راستے میں بڑی بڑی کھائیاں جنہیں دیکھ کر ذمل کو خوف محسوس ہونے لگا۔

پلیز گاڑی آرام سے چلائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

وہ موسیٰ کا بازو مظبوطی سے تھام کر بولی ایسے جیسے کوئی معصوم بچہ ڈر رہا ہو۔

موسیٰ مسکرا دیا۔

Don't worry....

یہ پہاڑ تو کچھ بھی نہی ہیں۔۔اصل پہاڑ تو مری میں ہیں جہاں پہاڑوں کے سوا کچھ نظر ہی نہی آتا۔

تم بور ہو جاو گی آخر وہاں۔۔۔ہم فرینڈز تو ہائی کنگ پر نکل جائیں گے مگر تم ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی بور ہوتی رہو گی۔

مطلب یہ کہ آپ مجھے یہاں اپنے فرینڈز کے ساتھ انجوائے کرنے آئے ہیں اور مجھے بور کرنے؟؟

Yes,Offcourc.....

یہ بہت غلط بات ہے میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ رہوں گی جہاں جہاں آپ جائیں گے۔

چاہے وہ ہائیکنگ ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

Ok,let's see....

یہ جو سامنے پہاڑ ہے ناں اس کو پار نہی کر پاوں گی تم اور کہتی ہو ہائیکنگ کرو گی۔

exponovels

موسیٰ ہنستے ہوئے بولا۔

بہتر یہی ہو گا کہ تم کمرے میں بیٹھ کر آرام سے میرے واپس آنے کا انتظار کیا کرنا۔

اگر آپ نے میرے ساتھ ایسا کیا تو میں خان انکل کو کال کر دوں گی، باقی تو آپ جانتے ہی ہیں کیا ہو گا آپ کے ساتھ۔۔۔۔اب کی بار ہنسنے کی باری ذمل کی تھی۔

Relax.....

جہاں جاوں گا تمہیں ساتھ ہی لے کر جاوں گا کیونکہ تمہاری خوشقسمتی سے میرے فرینڈز آئے ہی نہی۔

جب انہیں پتہ چلا کہ تم ساتھ جا رہی تو کہنے لگے آپ بھابی کے ساتھ جاو ہم پھر کبھی چلے جائیں گے۔

Ohhh really

ذمل مسکراتے ہوئے بولی۔

....-yes

موسیٰ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

Let's go,we reached...

گاڑی پارک کی اور دونوں وہاں کی پارک کہ طرف بڑھ گئے۔

یہ کیا؟

ہم کیا یہاں یہ بچوں والے جھولے لینے آئے ہیں، ذمل نے جیسے ہی ادھر ادھر نظر دوڑائی ہر طرف جھولے نظر آئے اور چند دکانیں اور ہوٹلز نظر آئے۔

exponovels

ویسے اگر تم لینا چاہو تو میں روکوں گا نہی۔۔۔موسیٰ اس کے بچگانہ سوال پر مسکرا دیا۔

ایک ماہ بعد۔۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو تم صبح صبح؟

موسیٰ اچانک کمرے سے باہر آیا اور ذمل کو پینٹ کوٹ پہنے تیار دیکھ کر چونک اٹھا۔

ذمل نے کوئی جواب نہی دیا۔

موسیٰ غصے سے آگے بڑھا اور ذمل کو بازو سے کھینچ کر رخ اپنی طرف موڑا۔

میں نے کچھ پوچھا ہے ذمل؟

کہاں جا رہی ہو ایسے تیار ہو کر وہ بھی اتنی صبح؟

اور یہ ڈریس کہاں سے آیا تمہارے پاس؟

آپ کے کسی بھی سوال کا جواب دینا میں ضروری نہی سمجھتی۔

کیوں ضروری نہی سمجھتی تم؟

بیوی ہو تم میری۔۔۔۔

تم کہاں جاتی ہو کہاں نہی پوچھنا میرا حق ہے۔

اوہ۔۔۔۔تو اب آپ کو سارے حق یاد آ گئے؟

یا پھر یوں کہنا ٹھیک رہے گا کہ آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں۔

exponovels

نہی ذمل میں تم پر شک نہی کر رہا۔۔۔۔۔موسیٰ کو لگا شاید اس نے بہت بڑی غلطی کر دی ذمل کو روک کر۔

میں بس پوچھ رہا ہوں کیونکہ تم نے آج سے پہلے ایسے کپڑے کبھی نہی پہنے اور باہر جاتے وقت تو کبھی بھی نہی تو پھر آج۔۔۔۔۔

تو پھر آج کیوں ہے ناں؟

ذمل بے دلی سے مسکرا دی۔

"وقت اور حالات انسان کو بدلنے پر مجبور کر ہی دیتے ہیں"

یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے؟

آفس جا رہی ہوں ڈیڈ کے ساتھ۔۔۔۔

آفس مگر کیوں؟

ڈیڈ نے مجھ سے تو ایسی کوئی بات نہی کی۔

آپ کے پاس وقت ہی کہاں ہوتا ہے ان سب باتوں کے لیے، آپ بس اپنی زندگی انجوائے کریں یہی بہتر ہے آپ کے لیے۔

کون کیا کر رہا ہے، کہاں جا رہا ہے، کہاں سے آ رہا ہے؟

آپ اس بات کی فکر مت کریں۔

آپ کے پاس تو اس سے بھی زیادہ ضروری کام ہیں۔

I am getting late.....

exponovels

Have a good day.....

ذمل اسے حیران چھوڑ کر اپنا بیگ کندھے سے لٹکائے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

موسیٰ غصے سے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے چپل پہنتے کمرے میں گیا اور تیزی سے نیچے بھاگا مگر تب تک خان صاحب کی گاڑی جا چکی تھی۔

What the hell is this....

وہ غصے سے اندر کی طرف بڑھا اور سامنے مسز خان کو صوفے پر بیٹھے اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے دیکھ اس کا پارہ مزید ہائی ہو گیا۔

سب جانتا ہوں میں یہ سب آپ کا کیا دھرا ہے ورنہ ذمل مجھے بتائے بغیر اتنا بڑا فیصلہ نہی کر سکتی۔۔۔۔

مجھے افسوس ہے تمہاری سوچ پر موسیٰ۔۔ مسز خان غصے میں بولیں۔

ہر جائز ناجائز بات کا الزام تم مجھ پر ہی ڈالتے رہنا، بچپن کی تمہاری عادت اب تک بدلی نہی۔

ایک بیوی تو تم سے سنبھالی نہی گئی۔۔۔۔اب اس کا الزام بھی میرے سر ڈال رہے ہو۔

خود کو دیکھو آج تم تنہا کھڑے ہو ہمیشہ کی طرح، کاش تم رشتوں کو تقدس کو نبھانا سیکھ لیتے تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا تمہیں۔

میں تو ماں ہوں بچپن سے آج تک سب سہتی آئی مگر ذمل بیوی ہے تمہاری۔۔۔۔۔اسے کیسے سمجھانا ہے یہ تم پر ہے۔

اس میں کسی تیسرے انسان کا کوئی عمل دخل نہی ہے۔

exponovels

مگر افسوس کہ تم اس کے دل میں بھی اپنی جگہ نہی بنا سکے۔

پتہ ہے کیوں؟

کیونکہ تم رشتوں کو نبھا سکتے ہی نہی۔۔۔۔تمہاری زندگی میں اگر کسی رشتے کی اہمیت ہے تو وہ تم خود ہو۔

اپنے آپ سے محبت کرتے ہو تم۔۔۔۔۔

خود غرض ہو تم۔۔۔۔۔

تمہیں محبت ہے تو بس اپنی ذات سے، اپنی خواہشات سے۔

کبھی کبھار تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ تم خان صاحب سے دل سے مخلص ہو مگر میں غلط تھی۔

تم ان سے مخلص نہی ہو بلکہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے تم ان سے انسیت کا دعویٰ کرتے ہو بس اور کچھ نہی۔۔۔۔

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے مسز خان۔۔۔۔اور رہی بات ذلیل کی تو اسے کیسے سمجھانا ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں، آپ کے مشورے کی ضرورت نہی ہے مجھے۔

اور ماں جیسے الفاظ آپ مت بولا کریں، مجھے ہنسی آتی ہے آپ کے منہ سے یہ الفاظ سُن کر۔

جانتی ہیں کیوں؟

کیونکہ آپ میری ماں نہی ہیں۔۔۔۔۔۔میری ماں مر چکی ہے۔

اور آپ قاتل ہیں میری ماں کی۔۔۔۔۔

آپ کی وجہ سے وہ اس دنیا کو چھوڑ کر چلی گئیں، مجھے تنہا چھوڑ کر۔

exponovels

کبھی معاف نہی کروں گا میں آپ کو۔۔۔۔

آپ میری ماں کی بھی دشمن تھیں اور میری بھی دشمن ہی رہیں گی۔

سمجھی آپ؟

وہ غصے سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر چلا گیا اور زور سے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔

دروازے کی آواز پر مسز خان حوش میں آئیں اور دیوار کا سہارا لیتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئیں اور دروازہ اندر سے بند کیے آنسو بہانے لگیں۔

کاش میں تمہیں سچ بتا سکتی۔۔۔کاش تمہاری ماں سے کیا وعدہ توڑ سکتی۔

کاش۔۔۔۔۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے سسکیوں کا گلہ گھونٹنے کی کوشش کرتے ہوئے آنسو بہانے لگیں۔

دوسری طرف موسیٰ کمرہ لاک کیے اپنا غصہ کمرے میں پڑی چیزوں کو توڑ پھوڑ کر نکال رہا تھا۔

کبھی معاف نہی کروں گا۔۔۔۔۔

اور ذمل تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ؟

کیسے سمجھاوں تمہیں؟

مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاوں گا حالات سے لڑتے لڑتے۔۔۔۔۔۔پتہ نہی کب میری زندگی میں سکون کے پل آئیں گے؟

پتہ نہی کب؟

وہ الماری کی طرف بڑھا اور سگریٹ سلگا کر خود کو جھلسانے لگا۔

exponovels

کاش تم سمجھ سکتی مجھے، تمہاری خاطر میں خود کو بدلنے کی کوشش کر رہا تھا مگر نہی تم مجھے سمجھ ہی نہی سکتی تو اب مجھے پھر سے مجھے اچھائی کی چادر اتار کر اپنے اصلی روپ میں واپس آنا پڑے گا۔

یہی ٹھیک رہے گا میں خود کو نہی بدل سکتا کسی کے لیے۔۔۔۔۔

کاشف اب ٹھیک تو رہتا ہے ناں تمہارے ساتھ؟

اب تو نہی جھگڑتا؟

مجھے یقین تھا کہ تم اس کی زندگی خوبصورت بنا دو گی۔

نہی خالہ جان ایسی کوئی بات نہی ہے، کاشف مجھے دل سے اپنا چکے ہیں۔

تم کہہ رہی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے وہ مجھے خوش رکھنے کے لیے یہ سب کرتا ہے۔

نہی خالہ جان سب ٹھیک ہے آپ کی دعا سے، ولیمے کے بعد جب سے ہم عمرے سے آئے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے اللہ نے ان کے دل میں بس میری ہی محبت باقی رکھ دی ہو۔

صبح شام میرا خیال رکھتے ہیں اور دن میں بیس بار کال کر کے حال پوچھتے رہتے ہیں۔

اگر آپ کو یقین نہی تو ابھی فون دکھا دوں آپ کو اپنا؟

ارے نہی نہی عاشی مجھے یقین ہے تم پر میری جان۔

اللہ سے دعا ہے کہ تم دونوں اسی طرح خوش رہو۔

exponovels

آپا جی نے بھی بہت محنت کی ہے تم دونوں کے لیے، جب سے یہ فالج کا اٹیک ہوا ہے میں تو چلنے پھرنے سے بھی رہ گئی ہوں ورنہ ان کا شکریہ ادا کرنے ضرور جاتی۔

کون آپا جی؟

عاشی ایک دم چونک اٹھی۔

وہ ہیں ایک اللہ والی۔۔۔۔۔بہت دعا کروائی ان سے تمہارے لیے۔

اچھا۔۔۔آپ فکر مت کریں جیسے ہی آپ مکمل صحتیاب ہو جائیں ہم ان سے ملنے جائیں گے۔

ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اب آپ کی حالت پہلے سے کافی بہتر ہے، بہت جلد پہلے جیسی ہو جائیں گی۔

آ گئی تم۔۔۔۔۔؟

ذمل جیسے ہی گھر آئی موسیٰ کو ٹی وی لاونج کے صوفے پر بے سدھ پڑے دیکھا۔

جب نظر آ رہا ہے تو پوچھنے کا فائدہ؟

کتنی دیر سے انتظار کر رہا ہوں، ٹائم دیکھا؟

نہی دیکھا تو میں بتا دیتا ہوں۔۔۔۔۔

دس بج رہے ہیں۔۔۔

i know.....

ذمل لاپرواہی سے جواب دے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

exponovels

چینج کرنے کے بعد نیچے گئی اور کھانے کی ٹرے لے کر واپس آ گئی۔

کھانے کی ٹرے موسیٰ کے سامنے رکھ دی۔

آپ کھانا کھالیں، میں سونے جا رہی ہوں۔

صبح جلدی اٹھنا ہے، بہت تھک چکی ہوں میں۔ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ مجھے نظر انداز کرنے سے میرے سوالات سے بچ جاو گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے ذمل۔

ابھی وہ کمرے میں آئی ہی تھی کہ موسیٰ بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آ گیا۔

کیسے سوالات؟

ذمل اس کے سامنے رکتے ہوئے بولی۔

ایسے بول رہی ہو جیسے کچھ جانتی نہی۔۔۔

You think i am fool?

موسیٰ ہر صورت ذمل کے آفس جانے کی وجہ جاننا چاہتا تھا آج۔

اس کی سمجھ میں نہی آ رہا تھا آخر ذمل میں اتنا بڑا فیصلہ کرنے کی ہمت کیسے آئی؟

کیوں اس نے میری اجازت لینا ضروری نہی سمجھا۔

Ask to yourself who is fool?

آپ یا میں؟

اس بات کا بہتر جواب ہے آپ کے پاس۔۔۔۔ ذمل کے لہجے میں افسوس تھا اور آنکھیں بس جھلکنے کو تیار تھیں۔

exponovels

اب پلیز جائیں یہاں سے مجھے سونے دیں، صبح آفس جانا ہے مجھے۔

وہ اپنے آنسو چھپانے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی اور کپڑے الٹ پلٹ کرنے لگی۔

موسیٰ غصے سے آگے بڑھا اور ذمل کا بازو تھام کر اپنی طرف کھینچ کر الماری بند کر دی اور ذمل کو الماری کے ساتھ دھکا دیا۔

کتنی بار کہہ چکا ہوں وہ سب سچ نہی ہے، آخر تم میری بات مان کیوں نہی لیتی۔۔۔۔

وہ غصے سے چلایا۔

کاش کہ وہ جھوٹ ہوتا اگر میں نے کسی اور سے سُنا ہوتا۔۔۔۔۔

مگر ایسا نہی ہے۔۔۔۔۔کاش ایسا ہوتا۔

مگر آنکھوں دیکھا تو جھوٹ نہی ہو سکتا ناں؟

میں نے خود آپ کو اپنی آنکھوں سے کسی اور کے بستر پر دیکھا۔۔۔۔۔

اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت دوں آپ کو؟

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ پر یقین کروں؟

کیسے کروں یقین؟

ایک پل کے لیے سوچیں اگر آپ کی طرح میں ہوتی کسی اور کی بانہوں میں کسی اور کے بستر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔

ابھی ذمل کی بات مکمل بھی نہی ہوئی تھی کہ موسیٰ نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر مارا۔

exponovels

میں تمہاری جان لے لوں گا اگر دوبارہ ایسی بات کی تو۔۔۔۔۔

تم بس میری ہو۔۔۔

ذمل گال پر ہاتھ رکھے بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی۔

نہی ہوا نہ برداشت؟

میں نے تو بس ایک مثال دی مگر سوچیں مجھ پر کیا بیتی ہو گی آپ کو کسی اور کی بانہوں میں دیکھ کر۔

کیا قیامت گزری ہو گی مجھ پر؟

کر سکتے ہیں ازالہ؟

نہی کر سکتے کیونکہ آپ ایک بے حس انسان ہیں، میری غلطی تھی آپ پر بھروسہ کیا۔

بہت خوش تھی میں مگر بھول چکی تھی کہ آپ سے میری اُمیدیں، خوشیاں تھیں ہی بے بنیاد۔

آپ کے دل میں تو کوئی اور ہے۔۔۔۔

Shut up.....

بس ذمل اب ایک اور لفظ نہی۔۔۔

میرے دل میں کوئی نہی ہے اور نہ ہی ہو گی۔۔۔ایک بار کوشش کی تھی تمہیں دل میں بسانے کی مگر وہ میری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی۔

ڈیڈ کے کہنے پر سوچا تھا کہ یہ رشتہ دل سے نبھاوں مگر جہاں یقین ہی نہ ہو ایسے رشتے بے بنیاد اور کھوکھلے ہوتے ہیں۔

exponovels

رشتہ نبھانے کی باتیں اچھی نہی لگتی آپ کے منہ سے، کیونکہ جو رشتے نبھانا چاہتے ہو وہ دھوکا نہی دیتے۔۔۔۔۔

Go to the hell.....

تمہیں سمجھانا ہی فضول ہے۔

میں بس اتنا کہنے آیا تھا کہ تم صبح آفس نہی جاو گی۔

Its my order.....

بہتر ہو گا کہ آپ اپنا یہ آرڈر ڈیڈ کو سنائیں کیونکہ مجھے آفس جوائن کروانے کا فیصلہ ان ہی کا ہے۔

تو آپ اپنا وقت یہاں ضائع کرنے کی بجائے ڈیڈ کے پاس تشریف لے جائیں۔

تو اب تم مجھے ڈیڈ کے نام پر دھمکی دو گی؟

دھمکی تو ابھی میں نے دی ہے کہاں ہے موسی خان۔۔۔۔۔

سوچیں اگر میں ان کو دکھا دوں ان کے لاڈلے بیٹے کے اس معصوم چہرے کے پیچھے چھپے کالے کرتوت؟

تو کیا فیصلہ کر سکتے ہیں وہ آپ کی زندگی کا۔۔۔۔

You know better.....

مجھے بتانے کی ضرورت نہی ہے شاید۔۔۔۔

عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

Zimal,i will kill you.....

اگر تم نے ڈیڈ کو کچھ بتایا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

exponovels

Mind it.....

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہی یہاں۔۔۔۔۔ذمل لاپرواہی سے بولی۔

What yo said?

موسی غصے سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

I will see you.....

غصے میں بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ذمل کمرے کا دروازہ لاک کرتی ہوئی وہی دروازے سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی آنسو بہانے لگی۔

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔۔۔

کلر کہار گھومنے کے بعد وہ مری کے لیے روانہ ہو گئے۔

ہر طرف برف ہی برف تھی اور سردی کی شدت بھی بہت زیادہ تھی۔

وہ دونوں بہ مشکل ہوٹل پہنچے، سڑک پر برف کی وجہ سے بہت پھسلن تھی گاڑی سلپ ہوتے ہوتے بچی۔

گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ ہوٹل میں چلے گئے، کمرے کی چابی لی اور مطلوبہ کمرے میں پہنچ گئے۔

ہوٹل کا ملازم ان کے بیگ کمرے میں چھوڑ گیا۔

کھانے کا کیا پلان ہے؟

کہی باہر چلیں؟

exponovels

نہی۔۔میں بہت تھک چکی ہوں اور ٹھنڈ بھی بہت زیادہ ہے باہر نہی جاسکتی میں۔

Dont worry.....

میں خود چلا جاتا ہوں اور کھانا یہی لے آتا ہوں۔

موسیٰ کمرے سے باہر چلا گیا اور ذمل ہیٹر آن کرتے ہوئے کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔

قدرت کے یہ خوبصورت مناظر کسی کو بھی اپنی جانب کھینچنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

ذمل بہت دیر تک وہی کھڑی ان خوبصورت برف سے ڈھکے پہاڑوں کو دیکھتی رہی۔

موسیٰ واپس آیا تو ذمل کو کھڑکی کے پاس دیکھا۔

Beautifull view.....

ذمل چونک کر واپس پلٹی۔۔۔آپ کب آئے؟

مجھے پتہ ہی نہی چلا۔۔۔۔

بس ابھی ابھی۔۔۔۔۔کھانا لے آیا ہوں۔

فریش ہو کر آتا ہوں، تم بھی چینج کر لو اگر کرنا ہے تو۔

کھانا کھانے کے بعد موسیٰ فون میں مصروف بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

ذمل سارے ڈسپوزیبل برتن سمیٹ کر ڈسٹبن میں ڈال کر ہاتھ دھونے چلی گئی۔

واپس آئی تو موسیٰ بڑے مزے سے کمبل اوڑھے بیٹھا تھا۔

ذمل حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ مجھے کہاں سونا ہے۔

exponovels

موسیٰ کی نظر اس پر پڑی تو اس کی پریشانی بھانپ گیا۔

یہاں سو سکتی ہو تم۔۔۔۔بے بسی بھرے انداز میں بولا۔

ذمل جلدی سے بیڈ کی طرف بڑھی کیونکہ وہ تھک چکی تھی اتنے لمبے سفر سے اور صوفے پر نہی سو سکتی تھی کیونکہ کمبل ایک تھا۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہی ہے۔۔۔موسیٰ نے اسے خوشی خوشی بیڈ کی طرف بڑھتے دیکھا تو جلدی سے بولا۔

مجبوری ہے میری۔۔۔۔یہ ہوٹل ہے گھر نہی ورنہ کبھی یہ آفر نہ ملتی تمہیں۔

تو پھر ٹھیک ہے میرے لیے دوسرا روم بُک کروادیں۔

ذمل واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

Are you mad zimal?

تم میری زمہ داری پر ہو یہاں۔۔۔اگر ڈر ڈر کر مر گئی تو مجھے تو ڈیڈ نے ویسے ہی جان سے مار دینا ہے۔

تو بہتر ہے کہ تم چپ چاپ اس کمرے میں رہ کر مجھے برداشت کرو۔

Sorry.....

میں یہاں نہی سو سکتی آپ میرے لیے دوسرا روم ارینج کر دیں۔

موسی کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

وہ غصے سے آگے بڑا اور ذمل کو بازوں میں اٹھائے بیڈ تک لے آیا اور آرام سے بیڈ پر لٹا کر کمبل اوڑھا دیا۔

exponovels

اب مزید خاطر تواضع کی امید مت رکھنا مجھ سے۔

بہت ضدی ہو تم۔۔۔۔وہ لائٹ بند کرتے ہوئے اپنی سائیڈ پر لیٹ گیا۔

ذمل تو بس حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

کمرے میں ہیٹر کی مدھم سی روشنی تھی اور موسی فون پر مصروف تھا۔

ذمل شرمندگی سے کمبل میں منہ چھپائے سو گئی۔

ذمل کو سوتے دیکھ موسی نے بھی فون سائیڈ پر رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

خان صاحب کہاں ہیں آپ؟

کب سے انتظار کر رہی ہوں میں آپ کا اور موسیٰ بھی رو رہا آپ کے انتظار میں۔

ڈیڈ،ڈیڈ لگا رکھی ہے اس نے۔۔۔۔

بہت غلط بات ہے ویسے خان صاحب آپ ہمیں تیار ہونے کا بول کر خود ابھی تک گھر نہی پہنچے۔

بس دس منٹ اور اگر آپ نہی آئے تو ہم چینج کر لیں گے،انہوں نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا اور کمرے سے باہر نکل کر ٹی وی لاونج میں آ گئیں جہاں موسی دادو کے پاس بیٹھا کھیل رہا تھا۔

کیا کہہ رہا ہے جاوید؟

موسی کی دادو نے بہو سے پوچھا۔

جی بس آ رہے ہیں دس منٹ تک۔۔۔۔

exponovels

باہر موسم تو دیکھا سیما۔۔۔۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی اور بارش آنے والی ہے۔

ابھی جانا ضروری ہے کیا؟

اماں جان کچھ نہی ہوتا ہم نے گاڑی میں ہی جانا ہے، وہ مسکراتی ہوئی اپنے لختِ جگر کی طرف بڑھیں۔

موسی کو گود میں اٹھا کر پیار کیا۔

موسی اس وقت تین سال کا پیارا سا گولو مولو بچہ تھا۔

ارے اگر یہ بیمار ہو گیا تو؟

اگر اللہ نے پانچ سال بعد اولاد دی ہے تو قدر کرو، لوگ ترستے ہیں اولاد کے لیے اور تمہیں زرا قدر نہی ہے۔

قدر ہو بھی کیسے۔۔۔۔۔

اماں جان۔۔۔۔۔ میں نے ہی کہا تھا سیما سے کہ موسیٰ کو تیار کرے باہر جانے کے لیے۔

آپ پریشان نہ ہوا کرے سیما زمہ دار ماں ہے۔

ہاں بھئی میں نے کب کہا کہ یہ غیر زمہ دار ہے۔

جاو کے جاو ان کو سمجھانا میرا فرض تھا باقی جیسے تم لوگوں کی مرضی۔

خدا حافظ۔۔۔۔ خان صاحب موسیٰ کو گود میں اٹھائے بیوی کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف بڑھ گئے۔

موسیٰ ابھی سونے کے لیے لیٹا ہی تھا کہ فون بجنے لگا۔

اس نے فون اٹھایا اور نمبر دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے۔

exponovels

اب اسے کیا کام ہے؟

یہ بھی کوئی وقت ہے فون کرنے کا، کال اٹینڈ کرتے ہوئے بولا۔

افففف بھائی کیا ہو گیا آپ کو؟

دوسری طرف ثمر تھا۔

مام، ڈیڈ پریشان ہو رہے تھے کہ آپ لوگ خیریت سے پہنچے ہیں یا نہی۔۔۔۔

ڈیڈ کو میں واٹس ایپ ٹکیسٹ کر چکا ہوں اور اپنی مام سے کہو میری فکر مت کریں۔

اپنا خیال میں خود رکھ سکتا ہوں۔

وہ تو ٹھیک ہے بھائی مگر۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ثمر کچھ بولتا موسیٰ کال کاٹ چکا تھا۔

افففف یہ بھائی بھی ناں۔۔۔ ثمر نے مسکراتے ہوئے فون سائیڈ پر رکھ دیا۔

ابھی موسیٰ نے فون واپس رکھا ہی تھا پھر سے رِنگ ٹون بجی۔

اب کیا مسئلہ ہے؟

بنا نمبر دیکھے کال پک کر لی اس نے۔

بھائی کیا ہوا سب خیریت؟

میں حرا۔۔۔۔۔

موسیٰ چونک کر اٹھ بیٹھا۔

exponovels

Ohhhh,m sorry.....

مجھے لگا ثمر ہے۔۔۔

Its ok bhai....

وہ دراصل آپی کا نمبر بند جا رہا تھا تو میں نے سوچا آپ کو کال کر لوں۔

ماما، بابا سب فکر مند تھے آپ دونوں کے لیے۔

ہمم۔۔۔۔۔

Dont worry Hira....

ہم لوگ خیریت سے پہنچ گئے ہیں اور تمہاری آپی بڑے مزے سے سو رہی ہیں۔

نیٹ ورک پرابلم کی وجہ سے نمبر بند ہو گا۔

افف۔۔۔۔یہ آپی بھی ناں، اتنی اچھی جگہ سونے گئی ہیں کیا؟

یہ نہی سدھرنے والیں۔۔۔۔

نیند سے بہت گہرا تعلق ہے ان کا، خیال رکھیئے گا کہی کسی پہاڑ پر نیند نہ پوری کرنے لگ جائیں۔

موسیٰ مسکرا دیا۔

ہاں یہ ہو بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔وہ شرارتً بولا۔

گاڑی میں بھی سارے راستے سو کر آئی ہے اور اب بھی آتے ہی سو گئی۔

....Ohhhh۔

exponovels

چلیں بھائی پھر آپ آرام کریں، میں ماما اور بابا کو بتا دیتی ہوں کہ آپ لوگ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

Sure۔...

موسیٰ نے خدا حافظ بول کر کال کاٹ دی اور فون سائلنٹ موڈ پر لگا کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔

صبح ذمل کی آنکھ الارم بجنے پر کھلی۔

اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کے بعد موسیٰ کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی۔

فون دیکھا تو حرا کی دس مس کالز تھیں۔

حرا کا نمبر ملایا تو نیٹ ورک ایرر آنے لگا۔

مایوسی سے فون میز پر رکھ دیا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گئی پردہ سرکا کر باہر دیکھنے لگی۔

موسیٰ کی آنکھوں میں روشنی پڑی تو آنکھیں مسلتے ہوئے ذمل کے پاس آرکا۔

Good morning.....

ذمل تیزی سے پیچھے مڑی۔

آآآآپ۔۔۔۔۔؟

میں تو ڈر ہی گئی تھی۔

کیوں میں کوئی جن، بھوت ہوں جو تم ڈر گئی؟

موسیٰ حیرت سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

کسی جن، بھوت سے کم بھی نہی ہیں۔۔ذمل زیرِ لب مسکراتے ہوئے بولی۔

exponovels

اتنی جلدی اٹھ گئی تم اور میری بھی نیند خراب کر دی۔

اتنی جلدی تو نہی سات بج رہے ہیں اور آپ نے نماز بھی نہی پڑھی۔

سات؟

تم اس لیے جلدی اٹھی کیونکہ تم پوری رات مزے سے سو رہی تھی۔

لیکن میں دیر سے سویا تھا۔

تو اس میں میرا کیا قصور؟

آپ جلدی سویا کریں آپ بھی جلدی جاگنے کے عادی ہو جائیں گے۔

whatever.....

وہ واپس بیڈ پر لیٹ گیا۔

فرق پڑتا ہے۔۔۔۔دیر سے اٹھنے سے فجر کی نماز قضا ہوتی ہے اور دیر تک سونے سے گھر میں نحوست پھیلتی ہے۔

مگر یہ ہوٹل ہے گھر نہی۔۔۔۔۔۔

موسیٰ نے اسے ٹوکا۔۔۔۔۔

بات گھر یا ہوٹل کی نہی ہے، بات تو اعمال کی ہے۔

"اعمال آخرت تک ساتھ رہیں گے"

تو کیا فرق پڑتا ہے آپ گھر میں ہیں یا گھر سے باہر؟

"نماز ہر مسلمان پر فرض ہے"

exponovels

اگر آپ نماز نہی پڑھتے تو اس کا مطلب ہے آپ میں اور کافر میں کوئ فرق نہی۔۔۔۔

"مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز کا ہوتا ہے"

بس بس۔۔۔ڈرا کیوں رہی ہو مجھے؟

میں کل سے پڑھوں گا نماز، کوشش کروں گا جلدی سونے تا کہ جلدی جاگ سکوں۔

کل سے؟

آج کیوں نہی۔۔۔۔؟

آج سے ہی شروع کریں، فجر کی نماز تو قضا ہو چکی ہے مگر چار نمازیں ابھی باقی ہے۔

"کیا پتہ کل ہو یا نہ ہو"

اپنے آج کو تو سنوار لیں۔

بس کر دو یار۔۔۔میں پڑھ لوں گا۔

وہ پھر سے کمبل تانے لیٹ گیا۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔ذمل شرمندہ سی بولی۔

موسیٰ نے چہرے سے کمبل ہٹا کر اسے گھورا۔

So what????

میرا ابھی باہر جانے کا کوئی موڈ نہی ہے۔

its ok.....

exponovels

ذمل بے بس سا منہ بنا کر صوفے کی طرف بڑھ گئی۔

اچھا اچھا جا رہا ہوں۔۔۔ تھوڑا انتظار کر سکتی ہو؟

مجھے چینج کرنا ہے۔

جی۔۔۔۔ ذمل نے معصومیت سے جواب دیا۔

افففف۔۔۔۔ کیا زندگی بن گئی ہے اپنی مرضی سے سو بھی نہی سکتا، وہ منہ لٹکائے بیگ سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں چلا گیا۔

کچھ دیر بعد چینج کر کے باہر نکلا۔

ساتھ چلتے ہیں کسی اچھے سے ہوٹل میں ناشتہ کرتے ہیں اور پھر گھومنے چلیں گے۔

اوکے۔۔۔۔ ذمل تو پہلے سے ہی تیار بیٹھی تھی، شال اوڑھی اور ہینڈ بیگ لے کر جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

دونوں نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور پھر سنو فال انجوائے کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

لِفٹ چیئر پر پہاڑوں کے خوبصورت منظر دیکھے۔

پورا دن انجوائے کرنے کے بعد ہوٹل واپس آ گئے۔

آتے ہی کپڑے چینج کیے اور سونے کے لیے لیٹ گئے، تھکن سے برا حال تھا۔

اچانک دروازہ ناک ہوا، موسیٰ نہ چاہتے ہوئے بھی دروازے کی طرف بڑھا۔

جیسے ہی دروازہ کھلا سامنے موجود وجود کو دیکھ کر چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔

What Are you doing here?

exponovels

کیاہوا تمہیں خوشی نہی ہوئی مجھے سامنے دیکھ کر؟

دوسری طرف طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب ملا۔

Wait a second,m coming.....

موسیٰ دروازہ لاک کرتے ہوئے تیزی سے کمرے میں آیااور ذمل کو سوتے دیکھ کر سکھ کا سانس لیااور واپس باہر چلا گیا۔

باہر سے دروازہ لاک کیااور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

رات کے دو بجے ذمل کی آنکھ دروازہ بجنے پر کھلی۔۔۔۔

ذمل نے دیکھاتو موسیٰ بیڈ پر تھاہی نہی۔۔۔۔۔

یہ کہاں چلے گئے اس وقت؟

دروازے پر کون ہو سکتاہے؟

وہ ڈرتے ڈرتے دروازے کی طرف بڑھی۔

گھڑی پر نظر ڈالی تو رات کے دو بج رہے تھے۔

کیا کروں میں؟

کچھ سمجھ نہی آرہا۔۔۔۔۔

وہ لاک گھماتے گھماتے رک گئی۔

ہاں ہو سکتاہے یہ باہر گئے ہو اور چابی ساتھ رکھنا بھول گئے ہو۔

exponovels

اس نے اللہ کا نام لیا اور دروازہ کھول دیا۔

سامنے ہوٹل کا وہی ملازم کھڑا تھا جو کل ان کا سامان کمرے میں چھوڑنے آیا تھا۔

جی۔۔۔۔ذمل ڈرتے ڈرتے بولی۔

میڈم آپ کے شوہر کی طبیعت ٹھیک نہی ہے، ایکسیڈنٹ ہوا ہے ان کا۔

ککککب۔۔۔؟

کہاں ہیں وہ؟

وہاں نیچے روم میں ہیں وہ۔۔۔۔کمرہ نمبر 4 میں، آپ جلدی چلی جائیں وہ بلا رہے ہیں آپ کو۔

جلدی چلیں۔۔۔ذمل تیزی سے نیچے بھاگی۔

مطلوبہ کمرہ میں پہنچی تو سامنے کا منظر ہی کچھ اور تھا۔

وہ دیوار کا سہارا لیتی ہوئی کمرے سے باہر آگئی اور بہ مشکل خود کو سنبھالتی ہوئی واپس کمرے تک پہنچی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟

وہ ہکا بکا سی بیڈ کو دیکھنے لگی جہاں چند گھنٹوں پہلے موسیٰ موجود تھا اور اب کسی اور کے بیڈ پر تھا کسی اور کے ساتھ۔۔۔۔

وہ واپس مڑی دروازے کی طرف مگر قدم وہی رک گئے۔

سامنے رمشہ کھڑی تھی ایک ہاتھ تھوڑی تلے جمائے افسوس سے سر ہلاتی ہوئی۔

exponovels

چیچچ۔۔۔۔۔۔بہت برا ہوا تمہارے ساتھ۔

مجھے بہت افسوس ہے مگر آج نہی تو کل سچ سنے آنا ہی تھا۔

تو آج کیوں نہی؟

میں نے ہی جھوٹ بول کر بھیجا تھا اس آدمی کع تمہارے پاس تا کہ تم آکر خود موسیٰ کی سچائی دیکھ سکو۔

ہم دونوں تین سال سے ریلیشن میں ہیں اور یہ ریلیشن بہت آگے بڑھ چکا ہے وہ تو تم دیکھ ہی چکی ہو۔

منع کیا تھا میں نے موسیٰ کو کہ مجھے مت لے کر جاو اپنے ساتھ مری ڈر تھا مجھے کہی تم دیکھ نہ لو ہمیں مگر دیکھو تو میں کتنی بے وقوف ہوں خود تمہیں سب بتا دیا۔

یا پھر یوں کہہ لو کہ دکھا دیا۔

موسیٰ تمہیں دھوکا دے رہا ہے۔

اگر یقین نہ آئے تو اس کا فون چیک کر لینا۔

اوہ کیسے کرو گی؟

میں پاسورڈ اوپن کر دیتی ہوں۔اس نے ذمل کی طرف موسیٰ کا فون بڑھایا۔

ہر ایک تصویر میں رمشا موسیٰ کے ساتھ تھی اور چند تصویریں دیکھ کر ذمل نے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

بہت غلط ہو رہا ہے تمہارے ساتھ،ابھی بھی وقت ہے خلع لے لو اس سے اور اپنے لیے کوئی اور پارٹنر تلاش کر لو۔

موسیٰ تمہیں کبھی نہی اپنائے گا۔۔۔۔

چلتی ہوں۔۔۔۔

exponovels

وہ اپنی شاطرانہ چال چلا کر فاتحانہ مسکراہٹ لیے کمرے سے باہر نکل گئی۔

ذمل بے بسی سے وہی زمین پر بیٹھی آنسو بہانے لگی۔

ذمل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو بے بس محسوس کیا اور جیسے ہی ادھر اُدھر نظر دوڑائی منظر ہی کچھ اور تھا۔

وہ ہاسٹل میں موجود تھی اور سامنے صوفے پر موسیٰ آنکھیں بند کیے شاید سو رہا تھا۔

ذمل کو کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا کہ آخر وہ یہاں کیسے پہنچ گئی۔

میں تو کمرے میں تھی۔۔۔۔اسے رات والا منظر یاد آیا تو آنکھیں پھر سے آنسوؤں سے بھیگنے لگیں۔

وہ تیزی سے اٹھی اور بیڈ سے نیچے اتر کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر موسیٰ چونک گیا۔

اس کی نظر بیڈ پر پڑی اور ذمل کو وہاں نا دیکھ کر وہ جلدی سے باہر کی طرف دوڑا۔

ذمل زیادہ دور نہی گئی تھی وہ ابھی ریسپشن کے پاس رکی تھی کیونکہ وہ اسے یہاں سے جانے نہی دے رہی تھی۔

پلیز میم آپ اپنے روم میں واپس جائیں آپ ابھی نہی جا سکتیں۔

آپ کے ہسبینڈ کہاں ہیں؟

آپ ایسے کیسے باہر آ گئیں؟

آپ کی طبیعت ٹھیک نہی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی اجازت کے بغیر آپ یہاں سے نہی جا سکتیں۔

exponovels

موسیٰ نے جیسے ہی اسے دیکھا تیزی سے آگے بڑھا۔

Dont worry i am here.....she is my wife.

وہ ذمل کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

ذمل نے اس کی طرف دیکھنا بھی ضروری نہی سمجھا اور غصے سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

آپ سمجھائیں ان کو پلیز۔۔۔۔یہ ابھی نہی جا سکتی یہاں سے۔

آپ ان کو روم میں لے جائیں میں ڈاکٹر صاحب کو بھیجتی ہوں۔

ذمل۔۔۔۔موسیٰ نے کچھ کہنا چاہا مگر ذمل اس کی بات سنے بغیر ہی واپس کمرے میں چلی گئی۔

موسیٰ کو اس وقت غصہ تو بہت آیا مگر ظبط کر گیا۔

اس کے علاوہ اور کوئی حل بھی نہی تھا اس کے پاس۔

ذمل کی بے رُخی جائز تھی۔

Rimsha.....i will kill you.....

کل رات جب اس نے دروازہ کھولا تو سامنے رمشا کھڑی تھی۔

Hi sweet heart....

بے باقی سے آنکھ دبا کر بولی۔

موسیٰ شاکڈ سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

exponovels

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

وہ غصے میں مگر ہلکی آواز میں چلانے کے انداز میں بولا۔

Surprise۔۔۔

موسیٰ نے پلٹ کر ذمل کو سوتے دیکھا اور روم لاک کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

ساری باتیں یہاں تو نہی کر سکتی میں، آو میرے کمرے میں چلتے ہیں۔

وہ نیچے چلی گئی اور مجبوراً موسیٰ بھی اس کے پیچھے چل دیا۔

کمرے میں پہنچ کر سب سے پہلے اس نے دروازہ بند کیا۔

رمشا آخر تم یہاں کیسے پہنچی؟

اب کی بار وہ غصے سے چلایا۔

آہستہ آہستہ پلیز۔۔۔۔ورنہ اگر تمہاری بیوی تک آواز چلی گئی تو نقصان تمہارا ہی ہے۔

میں یہاں کیسے پہنچی بہت لمبی اور درد بھری کہانی ہے۔

مت پوچھو!

ایک ایک ہوٹل کے باہر رُک کر تمہاری گاڑی تلاش کرنا بہت مشکل تھا۔

مگر منزل مل ہی گئی مجھے آخر کار۔

کافی پیئو۔۔۔۔اس نے کافی والا مگ موسیٰ کی طرف بڑھایا۔

exponovels

میں یہاں تمہارے ساتھ کافی پینے نہی آیا رمشا، یہ جاننے آیا ہوں کہ آخر تمہیں کس نے بتایا کہ میں یہاں ہوں۔

افففف ایک تو تمہارے سوال ہی ختم نہی ہو رہے، میں اتنی ٹھنڈ میں تھکی ہوئی آئی ہوں اور تم میرا حال پوچھنے کی بجائے سوال پر سوال کر رہے ہو۔

Very bad....

رمشا جو پوچھا ہے وہ بتاو مجھے۔۔۔۔۔۔تم کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔۔۔۔

چلو مرضی ہے تمہاری نہ پیئو کافی، میں پی لیتی ہوں وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے کافی پینے لگی۔

کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے رمشا؟

وہ غصے سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے کافی والا مگ کھینچ کر میز پر رکھ دیا۔

تم نے تو بتایا نہی مجھے تو کسی نہ کسی سے تو پتا چل ہی گیا مجھے۔

وہ ہیں ناں تمہاری مام۔۔۔۔۔انہوں نے ہی بتایا ماما کو کہ تم مری گئی ہو اپنی بیوی کو لے کر۔

مسز خان نے۔۔۔۔۔؟

موسیٰ کو جیسے یقین ہی نہ آیا ہو رمشا کی بات پر۔

ہاں۔۔۔۔ماما گئی تھیں ان کو تمہاری شادی کی مبارکباد دینے تو انہوں نے بتایا۔

ویسے تم نے یہ اچھا نہی کیا بتائے بغیر یہاں آ گئے مگر دیکھو تو سہی میں پھر بھی آ گئی یہاں تمہیں برباد کرنے۔

What?

موسیٰ تیزی سے اس کی طرف پلٹا مگر وہ اپنا کام کر چکی تھی۔

exponovels

اس کے ہاتھ میں انجیکشن تھا جو وہ موسیٰ کے بازو میں دھنسا چکی تھی۔

Good Night sweet heart.....

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی اور موسیٰ کو بیڈ پر دھکیل دیا۔

اسے ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی اور بے بس سا بیڈ پر گر گیا۔

آخری بار اس کے منہ سے ذمل کا نام نکلا۔

ذمل کو کچھ مت کہنا۔۔۔بس اتنا بول کر وہ حوش و حواس سے بیگانا ہو گیا۔

چیچچچ۔۔۔رمشا کی فکر مت کرو تم اسے کچھ دیر تک یہی بلاوں گی میں، جب تم میری بانہوں میں ہو گے۔

اس کے بعد کیا ہوا موسیٰ کو کچھ یاد نہی تھا، جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ رمشا کے کمرے میں ہی موجود تھا اس کے بیڈ پر اور اس کی شرٹ اور سویٹر بیڈ کے پاس نیچے فرش پر گرے تھے۔

خود کو اس حالت میں دیکھ کر اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

تیزی سے کمبل اتار کر پیچھے پھینکا اور بیڈ سے نیچے اتر کر شرٹ اور سویٹر پہن کر دروازے کی طرف بڑھا۔

جیسے ہی دروازے کھولنے لگا تو نظر دروازے پر چپکے پیپر پر پڑی۔

"A big surprise for you in your room"

موسیٰ نے وہ پیپر کھینچ کر پھاڑ دیا اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے میں پہنچا تو ذمل کو فرش پر بے ہوش پڑے دیکھا۔

آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما تو وہ برف کی مانند سرد ہو رہا تھا۔

exponovels

وہ اسے گود میں اٹھائے گاڑی کی طرف بھاگا۔

ذمل کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا اور وائلٹ لینے واپس اوپر آیا تب ہی اس کی نظر فرش پر پڑے اپنے فون پر پڑی۔

جیسے ہی فون ان لاکڈ کیا سامنے اس کی اور رمشا کی تصویریں تھیں۔

کچھ پہلے والیں اور باقی کل رات کی۔۔۔موسیٰ کو اپنے حلیے کی سمجھ آچکی تھی۔

Rimsha.....i will kill you...

وہ سوچنے سمجھنے سے قاصر ہو چکا تھا۔

کیسے کروں گا میں ذمل کا سامنا؟

وہ کیا سمجھی ہو گی۔

رمشا یہ ٹھیک نہی کیا تم نے میرے ساتھ۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے بینچ پر بیٹھا اسی سوچ میں گُم تھا۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

Dont worry,she is fine now....

کسی بات کا سٹریس لیا ہے انہوں نے ذہن پر اور سردی کی وجہ سے ٹمپریچر بڑھ چکا ہے۔

آپ اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

کیا یہ پوری رات فرش پر سو رہی تھیں؟

exponovels

کیسے شوہر ہیں آپ، آپ کو بلکل پرواہ نہی اپنی بیوی کی۔

موسیٰ چپ چاپ ڈاکٹر کا لیکچر سنتا رہا کیونکہ وہ اس وقت کوئی بھی جواب دینے کی پوزیشن میں نہی تھا۔

ان کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا، خیال رکھیں ان کا۔

ڈاکٹر اپنی بات مکمل کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

وہ کمرے میں صوفے پر بیٹھا ذمل کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔

اسے کمرے میں واپس جاتے دیکھ موسیٰ نے سکھ کا سانس لیا۔

وہ ریسپشن پر واپس آیا پیمنٹ کی اور ڈسچارج سلپ تیار کروائی۔

ذمل کو لے کر ہوٹل پہنچا۔

کھانا پلیٹ میں ڈال کر ذمل کی طرف بڑھایا جو اس نے چپ چاپ کھا لیا اور دوائی کھا کر کمبل اوڑھے لیٹ گئی۔

موسیٰ کو عجیب سی بے چینی لگی ہوئی تھی۔

اسے تو لگا تھا ذمل اس پر چیخے گی، وضاحتیں مانگے گی مگر ایسا کچھ نہی ہوا۔

اگلا دن بھی ایسے ہی گزرا وہ چپ چاپ کھانا کھا لیتی اور دوائی کھا کر بیڈ پر پڑی رہتی۔

اگلی صبح آخر کار موسیٰ نے ذمل سے بات کرنے کا سوچا۔

ذمل الماری کے پاس کھڑی اپنے کپڑے نکال رہی تھی کہ موسیٰ اس کے پاس آرکا۔

اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے رخ اپنی طرف موڑا۔

exponovels

ذمل تم ناراض ہو مجھ سے؟

مجھ پر غصہ ہو؟

اگر غصہ ہے تو نکالو مجھ پر, چلاو مجھ پر مگر اس طرح چپ مت رہو۔

میں کیوں غصہ کروں گی آپ پر؟

مجھے کوئی حق نہی ہے آپ پر غصہ نکالنے کا۔

میں تو مجبوری بن چکی ہوں اب آپ کی مگر آپ فکر مت کریں میں آپ کی زندگی میں دخل اندازی نہی کروں گی۔

آپ کا جیسے دل چاہے اپنی زندگی گزاریں۔

مجھے کوئی اعتراض نہی ہے۔۔۔۔

کیوں اعتراض نہی ہے ذمل؟

بیوی ہو تم میری۔۔۔۔۔

ذمل اس کے اعتراف پر مسکرادی۔

سہی کہا آپ نے میں آپ کی بیوی ہوں مگر رمشا کی حیثیت مجھ سے زیادہ ہے آپ کی زندگی میں اور شاید وہ حیثیت میں کبھی نہی حاصل کر سکتی جو اسے حاصل ہے۔

ذمل جو تصویریں تم نے دیکھی تھیں وہ سب رمشا نے دھوکے سے لی تھیں۔

ان تصویروں میں کوئی حقیقت نہی ہے۔

exponovels

ہو سکتا ہے ان تصویروں میں کوئی حقیقت نہ ہو مگر کل رات جو حقیقت میں نے رمشا کے کمرے میں دیکھی وہ تو جھوٹ نہی ہو سکتا۔

کیا مطلب؟

کیا دیکھا تم نے ذمل؟

مجھے کچھ یاد نہی کیا ہوا تھا کل رات، میں ہوش میں نہی تھا۔

وہ رمشق نے مجھے۔۔۔۔۔۔

بس کر دیں پلیز۔۔۔۔۔مجھے کوئی وضاحت نہی چاہیے آپ سے، آپ کی زندگی ہے جیسے چاہیں گزاریں۔

آپ چاہیں تو رمشا سے شادی کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہی۔

Are you mad zimal?

وہ غصے سے چلایا اور ذمل کو کندھوں سے تھام کر جھنجوڑا۔

مجھے گھر واپس جانا ہے۔۔۔ذمل بہتے آنسوؤں کے ساتھ بولی۔

اپنے گھر جانا چاہتی ہوں میں کچھ دن کے لیے، جب میری طبیعت مکمل ٹھیک ہو گی تو واپس آجاوں گی۔

... as u wish.....۔Ok

موسیٰ جانتا تھا کہ وہ جو مرضی کر لے ذمل ابھی اس کی بات پر یقین نہی کرے گی اس لیے اس نے مزید بحث کرنا ضروری نہی سمجھا۔

اسی دن وہ لوگ واپس آ گئے۔

exponovels

ذمل کو اس کے گھر ڈراپ کیا اور حرا کے حوالے اس کی میڈیسنز کرنے کے بعد موسیٰ گھر واپس آ گیا۔

ابھی وہ کمرے میں آیا ہی تھا کہ رمشا کی کال آنے لگی۔

موسی نے کال اٹینڈ کی تو رمشا کے قہقے فون میں گونجنے لگے۔

چچچچچ، بہت برا ہوا تمہارے ساتھ۔

رمشا تم نے ٹھیک نہی کیا میرے ساتھ۔۔۔سچ سچ بتاو تم نے کیا بولا ذمل کو جو وہ مجھ سے اس قدر بدگمان ہو چکی ہے۔

کچھ خاص نہی۔۔۔بس ایک چھوٹا سا ڈیمو دکھایا تھا اسے، اس رات جب تم میری بانہوں میں مجھ سے لپٹ کر سو رہے تھے۔

Shut up rimsha.....

موسیٰ کا بس نہی چلا ورنہ اگر رمشا اس کے سامنے ہوتی تو اس کا گلا دبا دیتا وہ۔

اس نے غصے میں فون بند کر دیا۔

اسے سمجھ آ چکی تھی کہ ذمل اتنی بدگمان کیوں ہو چکی ہے اس سے، وہ تو سمجھ رہا تھا بس تصویروں کی وجہ سے مگر یہاں معاملہ کچھ اور ہی تھا۔

ایک ہفتے بعد ذمل گھر آ گئی مگر اس بارے میں دوبارہ کوئی بات نہی ہوئی ان کے درمیان۔

مگر ذمل کو آفس جاتے دیکھ موسیٰ تپ چکا تھا۔

exponovels

اگلے دن ذمل پھر سے آفس جا چکی تھی۔

موسیٰ خان صاحب سے بات کرنے گیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک ہفتے کے لیے ملک سے باہر جا چکے ہیں۔

ڈیڈ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟

ذمل کے حوالے سارا آفس کر کے آوٹ آف کنٹری کیسے جا سکتے ہیں۔

اگر اس نے کچھ الٹ پلٹ کر دیا تو پرابلم ہو جائے گی۔

پتہ نہی ڈیڈ نے کیا سوچ کر اسے اتنی بڑی زمہ داری دے دی۔

جو بھی ہو میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہی بیٹھ سکتا, کچھ کرنا پڑے گا۔

Good morning sir.....

جیسے ہی موسیٰ آفس پہنچا ہر طرف سے یہی آواز سنائی دینے لگی۔

وہ سب کو نظر انداز کرتے ہوئے خان صاحب کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

سر اندر کوئی نہی ہے۔۔۔وہ جیسے ہی کمرے کی طرف بڑھی سیکرٹری کی آواز پر واپس پلٹا۔

کیوں کہاں گئے ہیں سب؟

انتہائی غرور بھرے انداز میں بولا۔

سر تو ملک سے باہر گئے ہیں، آپ تو جانتے ہی ہو گے۔

exponovels

Yes,i know that....

اور میم میٹنگ روم میں ہیں۔۔۔۔ابھی موسیٰ دروازے کی طرف پلٹا ہی تھا کہ وہ بول پڑی۔

وہ اسی وقت میٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ ناک کیا بنا ہی اندر داخل ہو گیا۔

ذمل نے افسردگی سے سر ہلایا اور مسکرا دی۔

وہاں بھی سارا اسٹاف موسیٰ کے استقبال کے لیے کھڑا ہو گیا سوائے ذمل کے۔

Good Morning...please sit down.

چہرے پر گہری سنجیدگی لیے وہ کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

What'S going on here?

وہ مینیجر سے بولا۔

سر میٹنگ کی تیاری چل رہی ہے،بس پانچ منٹ تک ایک کمپنی کے ساتھ میٹنگ ہے۔

وہ لوگ بس آتے ہی ہو گے۔

اگر میم کو اور آپ کو بہتر لگا تو کنٹریکٹ سائن کر لیں گے۔

Hmm...ok

وہ ذمل پر نظریں جمائے بولا جو اسے مکمل نظر انداز کیے لیپ ٹاپ پر مصروف تھی۔

اتنی دیر میں دروازہ ناک ہوا اور کچھ لوگ کمرے میں داخل ہوئے۔

exponovels

welcome sir....

مینیجر آگے بڑھا اور ان کا استقبال کیا۔

ذمل شاکڈ سی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ سامنے کوئی اور نہی کاشف تھا اپنے مینیجر کے ساتھ۔

جتنی حیران ذمل تھی اسے یہاں دیکھ کر اتنا ہی حیران کاشف تھا۔

آئیں سر تشریف رکھیں۔۔۔۔ مینیجر نے ذمل کے ساتھ والی کرسی پر کاشف کو بیٹھنے کو بولا۔

وہ ہکا بکا سا ذمل کو دیکھتا رہ گیا۔

یہ ہیں مس ذمل ہماری جنرل مینیجر اور یہ ہیں اس کمپنی کے اونر۔

My self Moosa khan....

موسیٰ نے اپنا تعارف دے دیا۔

کاشف نے ایک نظر ذمل پر اور دوسری نظر موسیٰ کے حلیے پر ڈالی۔

ظبط سے مٹھی بھینچ لی مگر مجبوراً موسیٰ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

My self kashif...

موسیٰ نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا۔

Nice to meet you mr,kashif....

میٹنگ شروع ہوئی تو ذمل کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کے لیے مزید وہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔

exponovels

موسیٰ بھی اس کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا۔

Every thing's ok????

ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

Dont worry.....it will be fine.

اندر چلو بہت ضروری میٹنگ چل رہی ہے، تمہارا وہاں ہونا بہت ضروری ہے۔

نہی آپ چلیں جائیں۔۔۔۔میری طبیعت کچھ ٹھیک نہی ہے۔وہ وہاں سے جانے ہی والی تھی کہ موسیٰ نے اسے بازو سے دبوچ لیا۔

کہی نہی جا رہی تم۔۔۔۔۔یہ میٹنگ تم نے ہی تو سیٹ کی تھی مسٹر کاشف کے ساتھ۔

تو اب بھاگ کیوں رہی ہو؟

Stop this overacting.....

کمرے میں جاو اور ڈیل سائن کرو۔

Sorry i can't.....

آپ کو اگر بہتر لگتا ہے تو آپ سائن کر لیں۔

موسیٰ کی آنکھوں میں اپنے لیے شک دیکھ کر ذمل کی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں۔

اسے جس بات کا ڈر تھا ابھی وہی ہو رہا تھا۔

موسیٰ اس سے بد گمان ہو رہا تھا۔

exponovels

یہ میٹنگ تو خان صاحب نے فکس کی تھی اور وہ نہی جانتی تھی کہ یہ میٹنگ کاشف کی کمپنی کے ساتھ ہے۔

کاش وہ فائل کھول کر دیکھ لیتی تو یہ میٹنگ پہلے ہی کینسل کر دیتی مگر اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی۔

اور اسے کیا پتہ تھا کہ آج موسیٰ آفس آجائے گا۔

مجھے یہ کانٹریکٹ سائن نہی کرنا۔۔۔۔

Why?

وہ اس لیے کیونکہ۔۔۔۔۔۔ذمل بات کا جواب دیے بغیر ہی میٹنگ روم میں واپس چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی موسیٰ اس کی کسی بات پر یقین نہی کرے گا۔

موسیٰ بھی کمرے میں واپس آگیا۔

کاشف گہری سوچ میں گُم تھا۔ذمل کا اس طرح سے کمرے سے باہر جانا اور موسیٰ کا اس کا پیچھا کرنا، کاشف سمجھ چکا تھا کہ اس کی وجہ سے ذمل کی زندگی میں مشکلات پیدا ہونے والی ہیں۔

میٹنگ ختم ہوئی تو سٹاف نے کلیپنگ کی اور کاشف کی کمپنی کے کام کو سراہا۔۔۔۔مگر ذمل ایکسکیوز کرتے ہوئے کمرے سے باہر جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

مگر اسی پل موسیٰ نے اس کا ہاتھ تھام کر واپس بٹھا دیا۔

آپ کے بغیر یہ ڈیل سائن نہی ہو سکتی مسز خان۔

Sighn here.....

اس نے فائل ذمل کی طرف بڑھائی مگر ذمل نے سائن کرنے کی بجائے کاشف کی طرف دیکھا۔

exponovels

Sorry mr,kashif.

مجھے نہی لگتا ہم یہ کانٹریکٹ سائن کر پائیں گے۔

آپ کی کمپنی کو مزید امپروومنٹ کی ضرورت ہے۔

May b in next meeting we thought about that.....but know i am sorry.

کاشف مسکرا دیا۔

its ok....

Thanks for your time mr,and mrs,khan.

وہ شکریہ ادا کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کا مینیجر بھی۔

باقی سٹاف بھی مایوسی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

یہ کیا کر دیا ذمل؟

اتنی اچھی ڈیل تھی مسٹر کاشف کے ساتھ اور تم۔نے سائن ہی نہی کیے۔

ان سب کے جاتے ہی موسیٰ طنزیہ انداز میں بولا۔

کیونکہ مجھے مناسب نہی لگا،ذمل نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

مناسب نہی لگا یا پھر میری موجودگی میں مناسب نہی لگا؟

کیا مطلب ہے اس بات سے؟

مطلب تو تم اچھی طرح جانتی ہو ذمل۔۔۔۔یہ کاشف وہی تھاناں جس سے تمہاری شادی ہونی تھی؟

exponovels

I am right....?

اگر پتہ ہے تو پھر پوچھ کیوں رہے ہیں؟

اور شادی ہونی تھی ہوئی تو نہی ناں؟

آپ جیسا سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہی ہے، یہ میٹنگ ڈیڈ نے فِکس کی تھی۔

اگر آپ چاہیں تو فائل میں دیکھ سکتے ہیں، اس نے فائل موسیٰ کی طرف بڑھائی۔

موسیٰ نے فائل واپس ذمل کی طرف اچھالی اور دونوں ہاتھ میز پر جمائے اس کی طرف جھکا۔

کیوں کروں میں تمہارا یقین؟؟؟؟

کیا تم نے یقین کیا تھا میری بات پر؟؟؟؟؟؟؟

کتنا سمجھایا تمہیں۔۔۔کتنا چلایا میں مگر تم میری ایک نہی سنی۔

تو میں کیوں کروں تمہارا یقین۔۔۔۔میز پر غصے سے ہاتھ مارتے ہوئے چلایا۔

کیونکہ میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔اور وہ ثبوت آپ کے سامنے اس فائل میں ہے۔

میں کاشف سے محبت کرتی تھی مگر جس دن آپ سے نکاح ہوا اسی دن وہ محبت ختم کر دی میں نے، باقی آپ کی مرضی ہے جیسا سوچنا ہیں سوچتے رہیں۔

مجھے فرق نہی پڑتا۔

ثبوت چاہیے تمہیں؟

exponovels

ثبوت ملے گا مگر میرا اب تم پر یقین ختم ہو چکا ہے ذمل۔۔۔ جھوٹ بولتی ہو تم کہ تم کاشف سے محبت نہی کرتی۔۔۔ تم دونوں کی آنکھوں میں وہ محبت دیکھ چکا ہوں میں۔۔۔۔

کاش آپ آنکھوں میں دیکھنا جانتے اور جذبات کو سمجھ سکتے تو دیکھ لیتے کہ میری آنکھوں میں کاشف کے لیے محبت نہی نفرت تھی۔

خیر آپ نہی سمجھیں گے کیونکہ آپ خود دھوکا دینا جانتے ہیں اعتبار کیا خاک کریں گے۔

ذمل آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ثبوت چاہیے تمہیں تو وہ بہت جلد ملے گا۔

اس نے جیب سے فون نکالا اور کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

ایک تصویر بھیج رہا ہوں تمہیں اور ایڈریس بھی، یہ کام جتنی جلدی ہو سکت ختم کرو۔

کال کاٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور مینیجر سے انفارمیشن لینے لگا۔

اب چھوڑیں بھی مسز خان۔۔۔ اماں کی باتوں کو یوں دل پر مت لیا کرو۔

جانتی تو ہو ان کی عادت ہے اور اس معاملے میں وہ میری بھی نہی سنتیں۔

خیر چھوڑو اپنا موڈ ٹھیک کرو اب۔۔۔ خان صاحب موسیٰ کو دیکھتے ہوئے بولے۔

میں سمجھ سکتی ہوں اماں بہت فکر کرتی ہیں موسیٰ کی مگر میں بھی تو ماں ہوں اس کی۔

مگر شاید ان کو اچھا لگتا ہے مجھے ہر بار اس بات کا احساس دلانا کہ موسیٰ میری سوتیلی اولاد ہے۔

exponovels

میں تو ہر طرح سے خیال رکھتی ہوں موسیٰ کا پھر بھی ان کو یہی لگتا ہے کہ میں ٹھیک سے نہی سنبھال رہی اسے۔

میں مانتی ہوں میں اس کی سگی ماں نہی ہوں مگر میں اسے سگی ماں سے بڑھ کر پیار کرتی ہوں۔

لیکن اماں سمجھتی ہیں کہ میں ماں بننے کے لائک نہی ہوں۔اسی لیے اللہ نے مجھے اولاد جیسی نعمت سے محروم رکھا تھا۔

آپ ہی بتائیں کیا میں اچھی ماں نہی ہوں؟

ان کی آنکھوں سے آنسو جھلک رہے تھے۔

خان صاحب نے گاڑی سائیڈ پر پارک کی اور اپنی محبوب بیوی کے آنسو پونچھے۔

کیا میں نے کبھی ایسا کچھ بولا تم سے؟

مسز خان نے سر نفی میں ہلایا۔

تو پھر؟

کس بات کی ٹینشن ہے آخر؟

میں ہوں ناں تمہارے ساتھ زندگی کے ہر موڑ پر تو پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

بس اماں ڈرتی ہیں کہی موسیٰ بیمار نہ ہو جائے،گھر کا اکلوتا بچہ ہے یہ اور اماں جان دادی ہیں اس کی فکر کرنا تو بنتا ہے ان کا۔

ہے ناں؟؟؟

جی۔۔۔مسز خان نے سر ہاں میں ہلایا اور مسکرا دیں۔

exponovels

چلیں بھئی ہم پہنچ گئے۔

وہ گاڑی سے باہر نکلے اور ان کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر موسیٰ کو گود میں اٹھایا اور مسز کا ہاتھ تھامتے ہوئے ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گئے۔

سب اچھا چل رہا تھا مگر ایک رات مسز خان کی آنکھ کھلی تو خان صاحب کو کمرے میں نہ دیکھ کر پریشان ہو گئی اور کمرے سے باہر نکل گئیں ان کو ڈھوں ڈنے۔

موسیٰ کی دادو کے کمرے کی طرف بڑھی کیونکہ ڈر گئی کہی اماں جان کی طبیعت خراب تو نہی ہو گئی۔

وہ جیسے ہی ان کے کمرے کے پاس پہنچیں اندر سے آتی آوازیں سن کر ان کے قدم وہی رک گئے۔

یہ کیا کہی رہے ہو تم؟

ایسے کیسے کر سکتے ہو اس کے ساتھ؟

میں کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھی کہ تم طلاق کی بات کرو گے۔

اپنے بھائی کو کیا جواب دوں گی میں؟

لیکن اماں جان آپ بھی تو میری بات سمجھنے کی کوشش کریں، میں سیما سے بہت محبت کرتا ہوں اسے کھونا نہی چاہتا۔

آج نہی تو کل یہ سچ سامنے آجائے گا تو بہتر یہی ہے میں جلد از جلد اس معاملے کو ختم کر دوں۔

مسز خان کا سر چکرانے لگا اور ان کے دماغ نے کچھ غلط ہونے کی وارننگ دی۔

میں تمہیں ایسا نہی کرنے دوں گی، رخشندہ میری بھانجی ہے۔

exponovels

تمہاری بیوی اور سب سے بڑھ کر تمہارے بچے کی ماں ہے۔

بیٹا دیا ہے اس نے تمہیں۔۔۔۔۔کچھ تو خیال کرو۔

بھاڑ میں جائے وہ سیما۔۔۔۔اس نے تمہیں دیا ہی کیا ہے آٹھ سال میں؟

ایک بچہ تو وہ دے نہی سکی اور رخشندہ نے تمہیں اتنی بڑی خوشی دی۔

اگر تمہیں طلاق دینی ہے تو سیما کو دو، وہ تمہارے لِائق نہی ہے۔

تین سال سے تم نے موسیٰ کو اس کی ماں سے دور رکھا مگر اب اور نہی۔۔۔مجھ سے رخشندہ کی یہ حالت اب نہی دیکھی جاتی۔

اب اسے اس گھر میں آجانا چاہیے، یہی اس کا حق ہے۔

جتنا حق سیما کا تم پر ہے اتنا ہی رخشندہ کا بھی ہے تم پر بھی اور موسیٰ پر بھی۔

وہ دونوں ابھی باتیں کر ہی رہے تھے کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور سیما زمین پر بے سدھ گر گئی۔

خان صاحب تیزی سے آگے بڑھے اور جس بات سے وہ ڈر رہے تھے وہی ہوا۔

جب مسز خان کی آنکھ کھلی تو وہ اپنے کمرے میں تھیں ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی اور خان صاحب ان کا ہاتھ تھامے بیڈ پر بیٹھے سو رہے تھے۔

انہوں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچا تو خان صاحب کی آنکھ کھل گئی۔

شکر ہے تمہیں ہوش آگیا، میں تو پریشان ہو گیا تھا۔

وہ بول رہے تھے مگر مسز خان نے ان کی کسی بات کا جواب نہ دیا۔

exponovels

سیما میں تمہیں سچ بتا کر تکلیف نہی دینا چاہتا تھا۔

میں مجبور ہو گیا تھا۔۔۔۔

اماں نے میرے سامنے دو آپشنز رکھ دی تھیں۔

وہ چاہتی تھیں یا تو میں تمہیں طلاق دے دوں یا پھر ان کی بھانجی سے نکاح کر لوں۔

اب تم ہی بتاو میں کیا کرتا؟

اماں کو بہت سمجھایا میں نے کہ ہم کسی یتیم خانے سے بچہ گود لے لیں گے مگر وہ نہی مانیں، انہیں ہر حال میں میری اولاد چاہیے تھی۔

ایک طرف نکاح نامہ تھا اور دوسری طرف اماں ہاتھ میں ذہر لیے بیٹھی تھیں۔

تمہاری قسم میں جھوٹ نہی بول رہا وہ مسز خان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

وہ بس چپ چاپ بیٹھی ان کی بات سن رہی تھیں، آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں مگر وہ رونا نہی چاہتی تھیں۔

وہ تو شاید ہوش میں بھی نہی تھیں، ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی ہیں۔۔ آنکھ کھلنے پر سب ٹھیک ہو گا مگر یہی حقیقت تھی۔

اس حقیت سے انکار کرنا ناممکن تھا۔

مگر تم فکر مت کرو میں بہت جلد رخشندہ کو طلاق دے دوں گا۔

موسیٰ صرف تمہارا بیٹا ہے، میں کسی صورت رخشندہ کو اسے تم سے چھیننے نہی دوں گا۔

exponovels

خان صاحب ایک ہفتے کی بجائے مزید دو ہفتے واپس نہی آنے والے تھے۔

موسیٰ اب باقاعدگی سے آفس جارہا تھا اور نماز پڑھنے کی عادت بھی بنارہا تھا۔

کیونکہ ذمل روز نماز پڑھنے کی لیے اٹھتی تو موسیٰ کی بھی آنکھ کھل جاتی۔

اسی طرح وہ باقی نمازیں بھی باقاعدگی سے پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

آج ذمل گھر پر ہی تھی، طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے۔

مسز خان اور ہدہ کے ساتھ لنچ کرنے کے بعد وہ تینوں باہر گارڈن میں بیٹھی دھوپ انجوائے کر رہی تھیں تب ہی ثمر بھی گھر آگیا۔

واوو کتنا اچھا لگ رہا ہے آپ تینوں کو ایک ساتھ دیکھ کر۔

ذمل اپنی کالج لائف کا کوئی قصہ سنا رہی تھی جس پر مسز خان اور ہدہ ہنس رہی تھیں۔

کیوں آپ نے ہم تینوں کو جھگڑتے ہی کب دیکھا ہے؟

مسز خان مسکراتے ہوئے بولیں۔

.....Point۔

ثمر مسکراتے ہوئے بولا۔

ویسے بھابی کیا جادو کر دیا ہے آپ نے بھائی پر؟

وہ بندہ جو دوپہر سے پہلے کمرے سے باہر نہی نکلتا تھا اب وہ باقاعدگی سے فجر کی نماز پڑھتا ہے اور وہ بھی مسجد میں باجماعت۔

exponovels

اور آفس کے نام سے چڑنے والے موسیٰ خان صاحب آج آفس پورا آفس سنبھالے ہوئے۔

بیس دن میں اتنا چینج؟

اس میں میرا کوئی عمل دخل نہی ہے ثمر۔

"اللہ جسے ہدایت دینا چاہے اس کے لیے کوئی نا کوئی وسیلہ پیدا کر دیتا ہے"

اور رہی بات آفس جانے کی اس میں ڈیڈ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

جی بلکل۔۔۔۔خان صاحب کافی کا مگ اٹھائے کرسی کھینچتے ہوئے بولے۔

ثمر چونک گیا۔

ڈیڈ آپ تو؟؟؟؟؟

آپ تو گھر پر نہی تھے ناں؟

جی نہی میں گھر پر ہی تھا۔۔۔خان صاحب نے ثمر کا سر کھجایا تو سب ہنس دیے۔

مطلب میں کچھ سمجھا نہی۔۔۔ ثمر سب کے ہنسنے کی وجہ نہ سمجھ سکا۔

.....OMG۔

وہ سر تھامتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

مطلب آپ سب نے مل کر بھائی کو بے وقوف بنایا۔

.....Amazing۔

اونہوووو بری بات ثمر اب تم میرے شوہر کو میرے ہی سامنے بے وقوف تو مت بولو۔

exponovels

ذمل بولی تو سب نے قہقہ لگایا۔

افففف۔۔۔۔۔بھابی سوچیں اگر بھائی کو پتہ چل گیا تو؟؟؟؟

کم از کم آپ کی تو خیر نہی۔۔۔۔ ثمر ہنسی کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا۔

صرف میری ہی نہی ڈیڈ کی بھی۔۔۔۔ذمل کی بات پر سب مزید ہنسے۔

خیر جو بھی ہو ایک بات تو ہے ذمل کا آئیڈیا برا نہی تھا۔

سہی کہا آپ نے۔۔۔۔ مسز خان نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔

بس اب موسیٰ اسی طرح اپنی زمہ داریاں سنبھالنے لگے تو اس سے بڑھ کر خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

مسز خان کی بات پر خان صاحب نے محبت بھری نظروں سے ان کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کامیابی پر مبارک باد دی۔

ثمر کی ہنسی کو بریک لگی اور وہ چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈیڈ۔۔۔ ثمر حیرانگی سے بولا تو باقی سب بھی مخالف سمت پلٹے۔

موسیٰ دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے گہری سنجیدگی اور غصے سے ذمل کو گھورنے میں مصروف تھا۔

ذمل کے تو ہوش اڑ چکے تھے،وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک نظر مسز خان اور دوسری نظر خان صاحب پر ڈال کر موسیٰ کی طرف بڑھی۔

موسیٰ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہی رکنے کا اشارہ دیا اور خود وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

exponovels

ذمل نے پریشانی سے باقی سب کی طرف دیکھا۔

Best of luck bhabi....

ثمر نے آواز لگائی تو خان صاحب نے اسے گھورا اور مسز خان نے افسوس سے سر ہلایا۔

ذمل پریشان سی اندر کی جانب بھاگی۔

بہت بری بات ہے ثمر، ہم سب پریشان ہیں اور تمہیں مزاق سوجھ رہا ہے۔ مسز خان نے اسے خوب ڈانٹا۔

Dont worry mom....

آپ سب ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں، بھابھی سب سنبھال لیں گی۔

بیس دن میں جو بھائی کو سدھار سکتی ہیں، آگے بھی سنبھال لیں گی۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔ مسز خان بوجھل قدموں کے ساتھ اندر چلی گئیں۔

انشا اللہ ایسا ہی ہو گا, خان صاحب مزے سے کافی کا سِپ لیتے ہوئے بولے۔

ذمل کمرے میں پہنچی تو موسیٰ الماری سے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

کیا چاہیے آپ کو؟

لائیں میں ڈھونڈ دیتی ہوں۔۔۔۔ ذمل آگے بڑھی تو موسیٰ پیچھے ہٹ گیا۔

اچھی پلاننگ تھی تمہاری۔۔۔۔

موسیٰ کی آواز پر ذمل تیزی سے واپس پلٹی۔

دراصل وہ۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ ذمل کچھ بولتی موسیٰ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ اس کی زبان کو بریک لگی۔

exponovels

دراصل بات یہ ہے کہ تم بھی مسز خان کی طرح ہی نکلی، جیسے وہ ڈیڈ کو مجھ سے چھیننا چاہتی تھیں وہی مقصد تمہارا ہے۔

آج پہلی بار۔۔۔۔۔پہلی بار ڈیڈ نے مجھے اتنا بڑا دھوکا دیا ہے۔

صرف اور صرف تمہاری وجہ سے!

آخر چاہتی کیا ہو تم مجھ سے ایک ہی بار بتا دو؟

آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے۔۔۔۔ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

سہی کہا تم نے میں غلط سمجھ رہا تھا تمہیں مگر سچ تو یہ ہے کہ تم بھی مسز خان کی طرح دھوکے باز نکلی۔

مسز خان کے ساتھ مل کر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔

ہم نے جو کچھ بھی کیا آپ کی بھلائی کے لیے ہی کیا ہے،ماں باپ کبھی اپنے بچوں کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہی کرتے۔

Oh please.....

کتنی بار بولا ہے تم سے کہ وہ میری ماں نہی ہیں۔

میری ماں مر چکی ہے!

یہ بس ڈیڈ کی بیوی ہیں۔۔۔۔۔

Mind it....

بھولنا مت اس بات کو۔۔۔۔وہ چلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ذمل الماری بند کرتے ہوئے سر تھام کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

exponovels

کیسے سمجھاوں میں آپ کو کہ وہ کتنی محبت کرتی ہیں آپ سے۔۔۔انہوں نے تو آپ کو سوتیلا بیٹا سمجھا ہی نہی۔

وقتی طور پر غصہ ضرور کرتی ہیں مگر بعد میں تنہائی میں خود کو کوستی ہیں، آنسو بہاتی ہیں۔

پتہ نہی آپ کب سمجھیں گے۔

کب یہ سگی اور سوتیلی کے زون سے باہر نکلیں گے آپ؟

تھک گئی ہوں میں آپ کو سمجھا سمجھا کر۔

ابھی ذمل اسی سوچ میں گُم تھی کہ وہ دوبارہ کمرے میں آگیا۔

اپنے کمرے میں چلی جاو، مجھے آرام کرنا ہے۔

ٹائی کھینچ کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے بولا۔

ذمل چپ چاپ کمرے سے باہر چلی گئی، مزید بحث کرنا ضروری نہی سمجھا اس نے۔

کیا ہوا بھابی سب خیریت ہے ناں؟

مام نے بھیجا ہے مجھے۔۔۔۔۔

ذمل جیسے ہی کمرے سے باہر آئی ثمر اوپر آیا۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ ثمر کو ساتھ لیے نیچے چلی گئی۔

نیچے آئی اور مسز خان کو تسلی دی۔

اس کے بعد وہ دونوں کھانا بنانے میں مصروف ہو گئیں۔

آج بہت دن بعد ذمل کو کھانا بنانے کا موقع ملا۔

exponovels

کھانا بنانے کے بعد وہ فریش ہونے چلی گئی، چینج کیا اور واپس نیچے آ گئی۔

کھانا میز پر لگانے کے بعد وہ موسیٰ کے لیے ٹرے م کھانا سجائے اوپر چلی آئی۔

دروازہ پہلے سے ہی کھلا تھا، ٹرے میز پر رکھنے کے بعد وہ بیڈ کی طرف بڑھی۔

موسیٰ کمبل اوڑھے سو رہا تھا۔

جیسے ہی اس نے موسیٰ کو جگانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو نظر اس کے چہرے پر پڑی۔

موسیٰ کا چہرہ اس وقت سرخ ہو رہا تھا۔

ذمل نے ہاتھ بڑھا کر چھوا تو وہ بخار سے تپ رہا تھا۔

اتنا تیز بخار اور آپ نے مجھے بتایا ہی نہی؟

ذمل کے چھونے پر موسیٰ نے بہ مشکل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور دوبارہ منہ پر کمبل اوڑھ لیا۔

ذمل نے کمبل دوبارہ کھینچ دیا۔

جلدی سے اٹھ کر بیٹھیں، کھانا کھائیں تب تک میں میڈیسن لا رہی ہوں۔

یار تنگ نہی کرو مجھے۔۔۔۔ موسیٰ نے کمبل پھر سے اوڑھ لیا۔

ذمل نے افسوس سے سر ہلایا اور کچن میں بھاگی فرسٹ ایڈ باکس سے میڈیسن لے کر واپس کمرے میں آئی اور پھر سے کمبل کھینچ دیا۔

اب کی بار موسیٰ نے اسے غصے سے گھورا۔

جلدی سے اٹھ جائیں کھانا کھائیں اور میڈیسن کھا کر آرام سے سو جائیں۔

exponovels

بات نہی مانو گی ناں تم؟

موسیٰ سر تھامتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

بلکل بھی نہی۔۔۔ذمل کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھتے ہوئے بولی۔

بہت ضدی ہو تم ذمل۔۔۔

جب پتہ ہے تو پھر میری بات آرام سے مان لیا کریں آپ۔۔۔۔وہ کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

اتنا زیادہ کھانا تو نہی کھا سکتا میں، تم بھی کھاو میرے ساتھ۔

اوکے ذمل بریانی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

یہ کباب بھی لیں آپ۔۔۔ذمل نے زبردستی کباب پلیٹ میں رکھ دیے جس پر موسیٰ نے اسے گھوری سے نوازا۔

بارش کی وجہ سے سردی بہت بڑھ گئی ہے، اگر آپ کی طبیعت خراب تھی تو کم از کم مجھے بتا تو دیتے آپ۔

کیا فرق پڑتا بتانے سے تمہیں کیا لگے؟

تم تو ویسے بھی مجھ سے نفرت کرتی ہو۔

چاہے محبت ہو یا نفرت۔۔شوہر کی خدمت کرنا بیوی کا فرض ہے اور میں اپنے فرائض سے غفلت کرنے والوں میں سے نہی ہوں۔

چاہے شوہر دھوکے باز اور بے وفا ہی کیوں نہ ہو؟

موسیٰ کے سوال پر ذمل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔

جی ہر حال میں۔۔۔۔

exponovels

ہممم۔۔۔۔

اور شوہر پر شک کرنا اور بنا جانچ پڑتال کے آنکھوں دیکھا سچ مان لینا کیا یہ بھی فرض ہے بیوی پر؟

آنکھوں دیکھا جھوٹ نہی ہوتا۔۔۔ذمل کے لہجے میں تلخی تھی، چہرے کی مسکراہٹ اب ماضی کے درد میں بدل چکی تھی۔

"آنکھوں دیکھا ہمیشہ سچ بھی نہی ہوتا"

کبھی کبھی ہم سچ کو ویسے ہی دیکھتے ہیں جیسے کوئی ہمیں دِکھا رہا ہو مگر اس دکھاوے کی پیچھے چھپی سچائی دیکھنے والے کبھی دھوکا نہی کھاتے۔

آپ کھانا کھانے کے بعد میڈیسن کھالیں، میں ابھی آتی ہوں۔

اس سے پہلے کہ ذمل وہاں سے جاتی موسیٰ اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

پہلے کھانا ختم کرلو پھر چلی جانا اور میری بات بھی ادھوری ہے ابھی۔

کیا میں اتنا بُرا ہوں جو مجھے اپنی خود کو ثابت کرنے کا ایک موقع بھی نہی دینا چاہتی تم؟

آپ کی طبیعت ٹھیک نہی ہے ابھی آپ آرام کریں ہم۔اس بارے میں بعد میں بات کرلیں گے۔

نہی بعد میں نہی ابھی۔۔۔۔کھانا کھالیتے ہیں پہلے آرام سے پھر بات کرتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد ذمل نے اس کی طرف میڈیسن بڑھائی اور پانی کا گلاس بھی۔

برتن سمیٹ کر نیچے چھوڑ دیے اور واپس اوپر آگئی کیونکہ موسیٰ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

ذمل دروازہ بند کرنے کے بعد موسیٰ کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

exponovels

جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے، مجھے اب آپ سے کوئی شکایت نہی ہے۔

اس وقت میں صدمے میں تھی، نہی برداشت کر سکی۔

جو کچھ ہوا سچ تھا یا جھوٹ میں نہی جانتی اور نہ ہی جاننا چاہتی ہوں۔

آپ نے مشکل وقت میں میرے ماں باپ پر احسان کیا اور مجھے اپنا نام دیا، اپنے گھر میں جگہ دیا، میں زندگی بھر آپ کے ان احسانات کا بدلہ نہی چکا سکتی۔

ہم انسان ہیں، ہم سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

ہم ایک دوسرے کو معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں، جو کچھ ہوا وقتی طور پر مجھے صدمہ لگا تھا مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ مجھے صبر ملتا گیا۔

"وقت ایک مرہم ہے جو گزرتے لمحوں کے ساتھ ساتھ سارے زخم بھر دیتا ہے"

میں نے کوئی احسان نہی کیا تم پر اور نہ ہی تمہارے گھر والوں پر۔

ہمارا ملنا خدا نے ایسے ہی لکھا تھا۔

جو کچھ تم نے اس دن دیکھا وہ بس ایک غلط فہمی تھی، تم نے وہی دیکھا جو رمشا تمہیں دِکھانا چاہتی تھی۔

وہ ہمارے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتی تھی۔

آج سے تین سال پہلے میری رمشا سے ملاقات ہوئی، ویسے تو میرا آنا جانا تھا نانو گھر لیکن بس نانو کے کمرے تک۔۔۔ماموں تو یہاں تھے نہی اور ممانی جان کی خود غرضی کے باعث میں ان سے ملنا پسند ہی نہی کرتا تھا۔

exponovels

رہی بات رمشا کی تو وہ بچپن سے ہی بہت موڈی تھی، اپنے کمرے سے باہر نکل کر گھر آئے مہمان کو ویلکم کرنا اس کی فطرت ہی نہی تھی۔

اتنے سال میں کبھی اس سے ملاقات ہی نہی ہوئی۔

مگر پھر تین سال پہلے اس نے مجھے دیکھا پارٹی میں، اس دن کے بعد سے میرے پیچھا کرنا اس کا مشغلہ بن گیا۔

ایک رات میں دیر سے گھر آیا اور آتے ہی بیڈ پر گر گیا اس بات سے انجان کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

میری آنکھ کھلی تو رمشا بیڈ پر تھی میرے ساتھ اور جیسا کہ میری عادت تھی شرٹ اتار کر سونے کی میں اسی حالت میں تھا۔

رمشا مجھے دیکھ کر شرمندہ نہی ہوئی بلکہ مسکرا دی۔

میں جلدی سے اپنی شرٹ ڈھونڈنے لگا، شرٹ پہن کر واپس پلٹا تو رمشا میری پکچرز بنا رہی تھی۔

what the hell is this?

میں نے غصے سے اس کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ بھی رات کے اس وقت؟

میں اسے نظر انداز کرتا رہا ہر بار لیکن مجھے نہی پتہ تھا کہ اس بات کی اتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی مجھے۔

جب میں سو رہا تھا اس نے میری حالت کا فائدہ اٹھایا اور گھٹیا پن کی انتہا کرتے ہوئے میرے ساتھ پکچرز بنا لیں اور اس دن کے بعد سے مجھے بلیک میل کرنا شروع ہو گئی۔

exponovels

میں نے اس کا فون سے وہ تصویریں ڈیلیٹ کرنے کی کوشش بھی کی مگر ناکام رہا جسنے وہ کس کسکو وہ تصویریں سینڈ کر چکی تھی امسنت کے طور پر تا کہ اگر اس سے مِس ہو بھی جائیں تو ٹینشن نہ ہو۔

اس کام میں ممانی صاحبہ بھی بیٹی کا ساتھ دے رہی تھیں۔

اس دن کے بعد تو دونوں ماں بیٹی نے مجھے غلام ہی سمجھ لیا ہو، رمشا کو کہی بھی جانا ہو چاہے وہ پارلر ہوتا یا اس کی دوست کا گھر مجھے اس کس باڈی گارڈ بن کر اس کے ساتھ رینس ہوتا تھا۔

میرے کمرے تک رسائی بھی اس کے لیے کوئی بڑی بات نہی تھی۔

رمشا کی وجہ سے مجھے سموکنگ اور نشے کی عادت بن گئی کیونکہ وہ خود بھی ان چیزوں کی عادی تھی۔

میں ڈیڈ کے ساتھ آفس جوائن کرنا چاہتا تھا مگر میری عادتیں اتنی خراب ہو چکی تھیں کہ میں خود نہی سمجھ پایا کی میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دن بدن میں ڈپریشن میں جا رہا تھا۔

میں بس ڈرتا تھا اگر اس نے وہ تصویریں ڈیڈ تک پہنچا دی تو کیا ہو گا، مسز خان ڈیڈ کی تربیت پر انگلی اٹھائیں گی۔

بس اسی ڈر سے ان ماں بیٹی کی ہر بات مانتا رہا۔

کئی بار سوچا ڈیڈ کو بتا دوں مگر ہمت نہی کر پایا اور آخر کار بات یہاں تک آ پہنچی۔

دراصل اس دن ہوا یہ تھا کہ جب تم سو رہی تھی کچھ ہی دیر بعد دروازہ ناک ہوا۔

جب میں نے دروازہ کھولا تو سامنے رمشا تھی، نا جانے کیسے وہ یہاں تک پہنچ گئی۔

میں نے تو نانو سے بھی مری کا ذکر نہی کیا تھا۔

exponovels

پھر رمشا نے بتایا کہ مسز خان نے اسے بتایا ہمارے مری آنے کا۔

تم جاگ نا جاو اسی ڈر سے میں رمشا کو اس کے کمرے میں لے گیا اسے سمجھانے کہ یہاں سے چلی جائے۔

مگر وہ یہاں پوری پلاننگ کے ساتھ آئی تھی۔

اس نے میرے بازو پر کچھ لگایا، میں بے ہوش ہو گیا اور اس کے بعد کیا ہوا مجھے کچھ یاد نہی۔

جب آنکھ کھلی تو خود کو بستر پر دیکھا، فوراً تمہارا خیال آیا۔

جیسے ہی کمرے میں آیا تم بے ہوش پڑی تھی۔

ابھی میں ہاسپٹل ہی تھا کہ رمشا کی کال آئی، وہ تمہیں بہت اچھی طرح بدگمان کر چکی تھی۔

میں نے کوشش کی تمہیں سمجھانے کی مگر تمہاری ضد تھی ثبوت۔۔۔۔

تو آج میں یہاں ثبوت کے ساتھ حاضر ہوں۔

تمہارے سارے سوالات کے جواب یہاں ہیں، اس نے فون ذمل کی طرف بڑھایا۔

ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

اس کی ضرورت نہی ہے، کوئی بات نہی۔

نہی یہ تمہیں دیکھنا پڑے گا، موسیٰ نے اسرار کیا تو مجبوراً ذمل نے فون لے لیا اور ویڈیو پلے کر دی۔

جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھتی گئ حیرت اور شرمندگی کے دلدل میں خود کو دھنستی ہوئی محسوس کرتی گئی۔

جیسے ہی ویڈیو ختم ہوئی اس نے فون موسیٰ کی طرف بڑھایا اور شرمندگی سے سر جھکائے آنسو بہانے لگی۔

I'm sorry....

exponovels

میں بہت شرمندہ ہوں، میں نے آپ پر شک کیا، جبکہ آپ کی تو کوئی غلطی ہی نہی تھی۔

ہمم۔۔۔۔ غلطی تو کی ہے تم نے اور سزا کی حقدار ہو تم۔۔۔۔

بتاو کیا سزا دوں تمہیں؟

موسیٰ کے سوال پر ذمل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

موسیٰ مسکرا دیا اور ذمل کا بازو تھام کر اپنے قریب لایا اور اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے۔

ذمل تو حیران ہی رہ گئی، موسیٰ سے اس حرکت کی بلکل بھی توقع نہی تھی اسے۔

موسیٰ خود بھی مسکرا رہا تھا، سمجھ نہی پا رہا تھا آخر اتنی ہمت کہاں سے آئی اس میں۔

دراصل یہ نکاح کی طاقت تھی۔

"دل میں محبت پیدا کرنا یہ خدا کا فیصلہ ہوتا ہے"

"نکاح کے دو بول احساس تک بدل دیتے ہیں، اپنی زندگی اپنے ہم سفر کے نام لکھ دینے کا نام ہے نکاح"

تمہاری سزا یہ ہے کہ آج سے تم یہی رہو گی اس کمرے میں، میرے ساتھ جو تمہارا حق ہے۔

ذمل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، یہ الفاظ اس کے صبر کا پھل تھے۔

کتنی کوشش کی تھی اس نے موسیٰ کے دل میں جگہ بنانے کی مگر ہر بار ناکام ہو جاتی مگر آج وہ خود اسے اپنے دل کی ملکہ بننے کی نوید سنا رہا تھا۔

بھابی۔۔۔۔ ثمر کی آواز پر ذمل تیزی سے پیچھے ہٹی۔

ثمر ٹی وی لاونج میں کھڑا چلا رہا تھا۔

exponovels

میں ابھی آئی۔۔۔وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

موسیٰ نے افسوس سے سر ہلایا۔

آ گئی کباب میں ہڈی۔۔۔۔یہ سب سے بڑا دشمن ہے میرا۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے بیڈ سے اتر کر باہر چل دیا۔

Bhabi,i really need your help....

تھوڑی سا سمجھا دیں پلیز۔۔۔

..-Ok

کوئی ضرورت نہی۔۔۔۔ابھی ذمل بیٹھی ہی تھی کہ موسیٰ آ گیا۔

میری بیوی کوئی ٹویٹر نہی ہے، کوئی اکیڈمی جوائن کر لو یا پھر ٹویٹر لگوا لو۔

آپ کی بات ٹھیک ہے بھائی مگر بھابھی بہت اچھا لیکچر دیتی ہیں۔

its ok....

میں پڑھا دوں گی کوئی مسئلہ نہی ہے۔

کیوں مسئلہ نہی ہے؟

یہ اکیڈمی بھی تو جا سکتا ہے۔

جی بھائی جا سکتا ہوں مگر جاوں گا نہی جب گھر میں اتنی اچھی ٹیچر ہیں تو باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔

جی۔۔سہی تو کہہ رہا ہے، آپ جائیں آرام کریں۔

ذمل کے جواب پر وہ اسے گھورتے ہوئے کمرے میں واپس چلا گیا۔

exponovels

کچھ دیر بعد ذمل کمرے میں واپس آئی تو اسے نماز پڑھتے دیکھ کمرے سے باہر چل دی۔

اپنے کمرے میں واپس گئی، وضو کیا اور جائے نماز لے کر موسیٰ کی جائے نماز کے پیچھے بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔

موسیٰ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو ذمل کو نماز پڑھتے دیکھ مسکرا دیا اور اس کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

جیسے ہی ذمل دعا مانگ کر اٹھی تو وہ بھی اٹھ گیا۔

جائے نماز تہہ لگا کر الماری میں رکھ دی۔

ذمل دروازہ بند کرنے کے بعد بیڈ پر لیٹ گئی، موسیٰ نے ریموٹ اٹھا کر لائٹ بند کر دی۔

ذمل۔۔۔ موسیٰ نے اسے پکارا۔

جی۔۔ ذمل تیزی سے اٹھ بیٹھی۔

میرے سر میں بہت درد ہے، پین کلر لا دو۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو کھائی تھی آپ نے، زیادہ میڈیسنز کھانا بھی اچھا نہیں ہوتا۔

لیکن سر میں بہت درد ہے کیا کروں؟

ذمل سوچ میں پڑ گئی۔

میں دبا دیتی ہوں، وہ آگے بڑھی اور موسیٰ کا سر دبانے لگی۔

وہ مسکرا دیا اور ذمل کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

ذمل سمجھ گئی یہ موسیٰ کی چال تھی اسے اپنے قریب بلانے کے لیے۔

وہ ہاتھ واپس کھینچ کر اپنی پر واپس جانے ہی والی تھی مگر اس کی یہ کوشش ناکام ثابت ہوئی۔

exponovels

No more....

موسیٰ اس کے کان پر جھکا تو ذلل شرماتے ہوئے چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔

نہی دیں گے آپ رخشندہ کو طلاق۔۔۔بیوی ہے وہ آپ کی اور آپ کے بچے کی ماں بھی۔

بہت اچھا فیصلہ کیا اماں جان نے آپ کے لیے، میں آپ کو ساری زندگی اولاد نہی دے سکتی تھی مگر رخشندہ نے آپ کو اتنی بڑی خوشی دی ہے۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم سیما؟

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

موسیٰ تمہارا بیٹا ہے، اسے تم سے کوئی جدا نہی کر سکتا۔

اماں نے جو کیا وہ غلط تھا۔

انہیں میری اولاد چاہیے تھی ناں؟

وہ تو مل گئی۔۔۔اب رخشندہ کا کوئی کام نہی میری زندگی میں۔

آپ اتنے پتھر دل ہو سکتے ہیں میں نے کبھی سوچا نہی تھا خان صاحب۔۔۔۔

آپ ایک عورت کے سامنے ایک عورت کو برباد کرنے کا عہد کر رہے ہیں؟

ایک بار سوچیں۔۔۔۔رخشندہ پر کیا گزرے گی اور اس کے ماں باپ۔۔۔ان کا کیا؟

ان کو کس بات کی سزا ملے گی، بہن پر اعتبار کرنے کی؟

exponovels

نہی خان صاحب۔۔۔۔یہ نہی ہو سکتا۔

میں آپ کو ایسا نہی کرنے دوں گی، آپ کو رخشندہ کو اپنانا ہو گا میری خاطر۔

سیما یہ تم کیا کہی رہی ہو؟

تم پاگل تو نہی ہو گئی؟

میں کل ہی طلاق کے پیپرز منگواتا ہوں۔

آپ کو میری قسم۔۔۔۔آپ نے اگر ایسا کیا تو میں خود کو ختم کر لوں گی۔

تو پھر کیا کروں میں؟

اسے اس گھر میں لے آوں تمہاری سوتن بنا کر؟

اسے تم پر فوقیت دے دوں؟

یہ سب نہی ہو گا مجھ سے۔۔۔۔

آپ کو کرنا ہو گا، میری خاطر۔۔۔۔موسیٰ کی خاطر۔

اگر آپ نے اسے چھوڑ دیا تو وہ موسیٰ کو مجھ سے چھین کر لے جائے گی۔

وہ ایسا نہی کرے گی سیما، میں موسیٰ کے برتھ سرٹیفکیٹ پر تمہارا نام لکھوا چکا ہوں۔

وہ موسیٰ کو تم سے نہی چھین سکتی۔۔۔

نام لکھوانے سے رشتہ نہی بدل جاتا خان صاحب، حقیقت تو نہی بدلے گی۔

میں اپنے بیٹے کی خاطر دل پر پتھر رکھ لوں گی۔

exponovels

آپ رخشندہ کو لے آئیں یہاں۔۔۔

سیما تم واقعی پاگل ہو گئی ہو، سو جاو ابھی اس بارے میں صبح بات کریں گے۔

وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

میرے پاس زیادہ وقت نہی ہے خان صاحب، کیا پتہ کب زندگی کی شام ہو جائے۔

کیسے سمجھاوں آپ کو۔۔۔۔

خان صاحب نے رخشندہ کو طلاق تو نہی دی مگر اسے اس گھر میں لانے کی ضد نہ مانی۔

دن گزرتے گئے اور موسیٰ سکول جانے لگا۔

سیما کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی تھی مگر وہ اپنی بیماری کا ذکر نہی کر پائی کسی سے بھی۔

خان صاحب نے کئی ٹیسٹ کروائے مگر سیما کے بھاری رقم ادا کرنے پر رپورٹس نارمل آتی رہیں۔

مگر اب تو اس کی حالت کچھ زیادہ ہی خراب رہنے لگی۔

شادی سے کچھ ماہ بعد طبیعت خراب ہونے پر ٹیسٹ کروائے تو پتہ چلا انہیں بلڈ کینسر ہے۔

جب سیما پر یہ قیامت ٹوٹی تو اسے موت سے زیادہ ڈر موت سے پہلے خان صاحب سے جدائی کا تھا۔

وہ سمجھتی تھی اگر اماں جان کو پتہ چل گیا تو وہ ان کو مجھ سے الگ کر دیں گی۔

ایک اور بڑا فیصلہ اسے کرنا پڑا، اولاد کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی ختم کرنا پڑا اور بچی کچی زندگی خود کو بے اولاد کہلوانے کے لیے تیار کیا۔

exponovels

وہ نہی چاہتی تھیں کہ ان کے گھر اولاد ہو کیونکہ اگر اسے بھی یہ بیماری ہوئی تو وہ اپنی اولاد کو تڑپتے ہوئے نہی دیکھ سکتی تھیں۔

مسز خان اب آپ کو اپنے شوہر کو سب بتا دینا چاہیے میرے خیال سے، آپ کی کنڈیشن ٹھیک نہی ہے۔

وہ ابھی ہاسپٹل میں ہی تھیں کہ ڈاکٹر نے مشورہ دیا۔

نہی ڈاکٹر صاحبہ، میں ایسا نہی کر سکتی، وہ برداشت نہی کر پائیں گے۔

وہ اس وقت آئی_سی_یو کے بیڈ پر تھیں۔

اچانک طبیعت خراب ہونے پر اماں جی نے ایمبولینس بلائی اور انہیں ہاسپٹل منتقل کر دیا گیا۔

خان صاحب اس وقت شہر سے باہر تھے اور اماں جی موسیٰ کے پاس تھیں۔ ملازمہ کو سیما کے ساتھ یا سپٹل بھیج دیا۔

آپ ایسا کریں اس نمبر پر کال کر دیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ڈاکٹر نے اس نمبر پر کال کی تو کچھ ہی دیر بعد وہ وہاں آ گئی۔

وہ نمبر رخشندہ کا تھا۔

سیما کو اس دردناک حالت میں دیکھ کر وہ اپنے آنسو نہ روک سکی۔

آپی یہ سب کیا ہو گیا، آپ اس حال میں یہاں؟

سیما بہ مشکل مسکرا دی۔

بس قسمت میں یہی لکھا تھا۔

میں نے ان کو کال کر دی ہے، وہ جلدی آ جائیں گے۔

exponovels

شاید ان کو آنے میں دیر ہو جائے۔۔۔۔

آپی ایسا مت بولیں آپ، آپ کو کچھ نہی ہو گا۔

مجھے تم سے ایک وعدہ چاہیے رخشندہ اس نے رخشندہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

وعدہ کرو مجھ سے تم خان صاحب کا خیال رکھو گی اور ان کو میری کمی کبھی محسوس نہی ہونے دو گی۔

وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔

نہی آپی میں آپ کو کچھ نہی ہونے دوں گی، آپ ٹھیک ہو جائیں گی وی روتے ہوئے سیما کو تسلیاں دے رہی تھی۔

نہی تم وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔

رخشندہ نے مجبوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

خان صاحب پر تم حق رکھو گی مگر موسیٰ پر نہی، وعدہ کرو مجھ سے اسے میرا ہی بیٹا رہنے دو گی۔

ایک پل کے لیے رخشندہ نے سر نفی میں ہلایا مگر پھر نا چاہتے ہوئے بھی اس نے سر ہاں میں ہلایا اور سیما کا ہاتھ آنکھوں سے لگا لیا۔

میرا نام ہی رہے گا موسیٰ کے نام کے ساتھ، وہ بس مجھ سے محبت کرے۔۔ تم اسے مجھے بھولنے نہی دو گی۔

تم اس کی سگی ماں ہو، یہ بات اسے کبھی نہی بتاو گی۔

وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔

وہ بس میرا بیٹا ہے، میرا بیٹا رہے گا۔۔ اسی کے ساتھ ہی اس کا سانس اکھڑنے لگا۔

نرس اور ڈاکٹر جلدی سے آگے بڑھیں

exponovels

وہ ہوش و حواس سے بیگانی وینٹی لیٹر پر پڑی تھی۔

ڈاکٹر نے رخشندہ کو اس کی بیماری اور بے اولادی کی وجہ بتادی۔

ایسا نہی تھا کہ وہ ماں نہی بن سکتی تھی، بس وہ نہی چاہتی تھی کہ اس کی آنے والی اولاد کسی تکلیف سے گزرے۔۔اسی لیے اس نے وقت سے پہلے ہی خود کو یہ ازیت دی۔

یہ سچائی سن کر رخشندہ پر تو جیسے سکتہ طاری ہو گیا۔

شام تک خان صاحب ہاسپٹل پہنچ گئے مگر اس سے پہلے ہی سیما اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

انہیں آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔

وہ پورا دن ان کے انتظار میں زندگی اور موت کی یہ جنگ لڑتی رہی مگر منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی سانس ساتھ چھوڑ گئی۔

سیما کی وفات کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا، سب سے زیادہ تکلیف میں اس وقت خان صاحب تھے اور موسیٰ کی حالت بھی نازک تھی۔

اتنی چھوٹی سی عمر میں اس نے ماں کو کھو دیا۔

ماں کی موت کا صدمہ ایسا لگا کہ وہ بخار سے نڈھال رہنے لگا۔

رخشندہ اس دن خان صاحب کے آنے کے بعد ہاسپٹل سے ہی اپنے گھر واپس چلی گئی اور دوبارہ پلٹ کر نہی دیکھا۔

خان صاحب یہ سوچ سوچ کر پریشان تھے کہ آخر سیما کو ایسا کیا ہوا جو اچانک وہ ہاسپٹل پہنچ گئی۔

exponovels

ڈاکٹرز سے بات کرنے کا موقع ہی نہی ملا صدمہ ہی بہت گہرا تھا اور اس کے بعد سے وہ بس خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے اور اپنے لختِ جگر کے ساتھ وقت گزارتے۔

ابھی وہ موسیٰ کو دوائی پلا کر سلا کر بیٹھے ہی تھے کہ اماں جی کمرے میں آئیں۔

بس کر دو اب یہ رونا دھونا، بچے کی حالت تو دیکھو کیا ہو گئی ہے۔

آخر تم کب تک سنبھالو گے اسے؟

اسے ماں کی ضرورت ہے۔۔۔رخشندہ کو اس گھر میں لے آو۔

بچے کو ماں کی ضرورت ہے۔۔۔

ہر گز نہی!

وہ اس گھر میں نہی آسکتی۔۔۔۔

یہ گھر سیما کا ہے اور موسیٰ سے اس کا کوئی رشتہ نہی ہے اور ویسے بھی اسے خود خیال ہونا چاہیے۔

اس نے تو یہاں آنے تک کی توفیق نہی کی اور اس دن میرے ہاسپٹل پہنچتے ہی وہاں سے ایسے غائب ہوئی جیسے بہت بڑا احسان کیا ہو مجھ پر۔

آپ زبردستی مت کریں اس کے ساتھ، اسے آنا ہوتا تو کب کی آچکی ہوتی۔

میرا انہی تو کم از کم موسیٰ کا ہی سوچ لیتی۔

تمہارے کہنے سے حقیقت بدل تو نہی جائے گی ناں؟

سچ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی۔۔۔۔رخشندہ موسیٰ کی حقیقی ماں ہے اس بات کو جھٹلا نہی سکتے تم۔

exponovels

وہ یہاں کیوں نہی آئی یہ تمہاری کمزوری ہے۔

بیوی اپنے شوہر کی منتظر ہوتی ہے اور تمہیں تو اس کی فکر ہی نہی ہے تو وہ کیسے آجاتی یہاں؟

اور وہ کوئی لاوارث نہی ہے۔اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھی ہے جبکہ اس کا اصل گھر یہ ہے۔

اب اس کا یہاں آنا بہت ضروری ہے۔

قسمت میں یہی لکھا تھا۔

جو خدا کو منظور۔۔۔۔

کل میں لینے جارہی ہوں اسے،مجھے امید ہے وہ میری بات ضرور مانے گی۔

تمہیں وہ اس گھر میں قبول ہو یا نا ہو اس بات سے مجھے فرق نہی پڑتا۔

مجھے بس اپنے پوتے کی فکر ہے اس وقت،بہتر ہو گا تم اس معاملے سے دور ہی رہو۔۔وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

اگلے دن وہ رخشندہ کو گھر لے آئیں اور اس دن کے بعد سے وہ موسیٰ کو سنبھالنے لگی مگر ایک ملازمہ بن کر۔

وہ سیما سے کیا وعدہ نہی توڑنا چاہتی تھی۔

دل چاہتا تھا اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے اس کا ماتھا چومے مگر بے بس تھی۔

اس نے موسیٰ کو یہی بتایا کہ وہ اس کی ملازمہ ہے،اس کے ڈیڈ نے اسے تمہاری دیکھ بھال کے لیے رکھا ہے۔

خان صاحب بھی آفس میں مصروف ہو چکے تھے،ویسے تو وہ رخشندہ سے بات چیت نہی کرتے تھے مگر جب سے وہ یہاں آئی تھی وہ موسیٰ کے حوالے سے بے فکر ہو گئے۔

وہ ایک اچھی ماں کی طرح اس کی دیکھ بھال کر رہی تھی اور موسیٰ کی طبیعت بھی اب نارمل تھی۔

exponovels

سیما کی وفات کو دوماہ گزر چکے تھے۔

آج چھٹی کا دن تھا۔۔۔خان صاحب گارڈن میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے کہ وکیل صاحب کی آمد ہوئی۔

خیریت سے آنا ہوا؟

رسمً سلام دعا کے بعد خان صاحب حیرت سے بولے۔

جِی۔۔۔مسز خان کی وفات کا بہت دکھ ہوا۔

میں ملک سے باہر تھا آ نہی سکا۔

یہ آپ کی امانت تھی، سوچا آپ کو واپس کر دوں۔

کیسی امانت؟

خان صاحب حیرت سے فائل تھامتے ہوئے بولے۔

مسز خان کا وصیت نامہ۔۔۔

وصیت نامہ؟؟

خان صاحب نے فائل کھولی اور وصیت نامہ پڑھنے لگے، جیسے جیسے پڑھتے گئے صدمے سے نڈھال ہوتے چلے گئے۔

خان صاحب یہاں سائن کر دیں، مجھے زرا جلدی ہے۔

وہ خواب سی کیفیت میں سائن کرنے کے بعد اندر کی جانب بڑھ گئے۔

رخشندہ کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھی کہ اچانک خان صاحب کو دروازے پر دیکھ کر چونک اٹھیں۔

exponovels

آآآپ۔۔۔۔؟

کچھ چاہیے تھا آپ کو؟

آپ کسی ملازم کے ہاتھ پیغام بھجوا دیتے۔

وہ بولتی چلی گئیں۔

خان صاحب نے فائل آگے بڑھائی۔

یہ پڑھو۔۔۔

رخشندہ نے کانپتے ہاتھوں سے وہ فائل تھام لی،وہ کچھ اور ہی سمجھ رہی تھی کہ نظر وصیت نامہ پر پڑی۔

وہ ساری باتیں جو سیمانے اس سے کہی تھیں وہ وصیت نامہ میں درج تھی اور ساتھ ان کہ بیماری کا ذکر تھا۔

پڑھتے پڑھتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

پڑھ لیا تم نے؟؟؟

اب یہاں سے جانے کی تیاری کرو۔

تم یہاں نہی رہ سکتی!

تمہارا سایہ بھی موسیٰ پر برداشت نہی کر سکتا میں۔

مگر خان صاحب۔۔۔۔

مگر و گر کچھ نہی چلو یہاں سے۔۔۔۔وہ رخشندہ کو بازو سے کھینچتے ہوئے کچن سے باہر لے آئے۔

موسیٰ سیڑھیوں میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

exponovels

خان صاحب یہ ظلم مت کریں مجھ پر، میں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہی دوں گی۔

جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا مگر مجھے اس گھر سے مت نکالیں۔

خان صاحب کی نظر موسیٰ پر پڑی جو سیڑھیوں میں سہم کر سب دیکھ رہا تھا۔

اپنے کمرے میں جائیں بیٹا۔۔۔خان صاحب بولے تو وہ تیزی سے اوپر بھاگ گیا۔

کیا لکھا ہے ان پیپرز میں تم نے پڑھا نہی؟

سیما نہی چاہتی تھی کہ تم موسیٰ پر حق جتاو۔

وہ تمہارا نہی سیما کا بیٹا ہے اور اسی کا رہے گا۔

ابھی اسی وقت یہاں سے چلی جاو ورنہ مجھے کوئی فیصلہ کرنا ہو گا وہ بھی ابھی۔۔۔۔

نہی خان صاحب ایسا مت بولیں آپ، میں چلی جاوں گی۔

وہ اپنے کمرے میں گئیں، بیگ اور شال لے کر آنسو بہاتی ہوئی چلی گئیں۔

اس دن کے بعد اماں جی نے بہت واویلہ مچایا مگر خان صاحب نے ان کی ایک نا سنی۔

وہ موسیٰ کا خیال خود رکھنے لگے تا کہ اسے ماں کی کمی محسوس نا ہو۔

موسیٰ ان سے پہلے سے زیادہ مانوس ہو گیا۔

ایک سال بعد مجبوراً خان صاحب کو رخشندہ کو واپس گھر لانا پڑا کیونکہ اماں جی کی طبیعت بہت ناساز رہنے لگی تھی اور انہیں لگا کہ وہ میری وجہ سے اس حال میں پہنچی ہیں۔

وہ پھر سے موسیٰ کی زمل داریاں سنبھالنے لگیں مگر ایک ملازمہ کی حیثیت سے۔

exponovels

موسیٰ کا رویہ اب رخشندہ کے ساتھ بلکل ٹھیک نہی تھا،وہ خان صاحب کی توجہ چاہتا تھا مگر وہ رخشندہ کے آنے کے بعد پھر سے لاپرواہ سے رہنے لگے۔

ایک دن وہ موسیٰ کو سمجھا رہے تھے کہ یہ آنٹی نہی آپ کی مام ہیں، آج کے بعد آپ انہیں مام ہی بولا کریں گے۔

آہستہ آہستہ خان صاحب کا دل رخشندہ کے لیے نرم ہونے لگا۔

وہ سب دیکھ رہے تھے کہ رخشندہ ایک نیک اور زمہ دار لڑکی ہے، کہی میں اس کے ساتھ زیادتی تو نہی کر رہا؟

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ وہ رخشندہ کے لیے اپنے جزبات ظاہر کرنے لگے اور اسے بیوی کا مقام دے دیا، جس عزت کی وہ حقدار تھیں وہ عزت انہیں میسر کرنے لگے۔

مگر موسیٰ کے لیے باپ کی رخشندہ کی طرف توجگی ناقابلِ برداشت تھی۔

وہ دن بدن بدتمیز ہونے لگا اور مسز خان کے لیے اس کی نفرت دن بدن بڑھتی چلی گئی۔

ثمر کی پیدائیش سے کچھ ماہ بعد اماں جی اس دنیا سے رخصت ہو گئی اور گھر کی ساری زمہ داری رخشندہ یعنی (مسز خان) پر آ گئی۔

وہ ہر طرح سے کوشش کرتیں موسیٰ کو سمجھانے کی مگر اس کا دن بدن بدلتے رویے نے انہیں موسیٰ پر سختی کرنے پر مجبور کر دیا اور اس طرح وہ موسیٰ کی نظر میں ظالم ماں کہلانے لگیں۔

وہ سمجھ نہی پاتی تھیں موسیٰ کی نفرت کی وجہ اور ایک طرف سے وہ مطمئن بھی تھیں کہ وہ انہیں ماں نہی سمجھتا کیونکہ سیما بھی تو یہی چاہتی تھی۔

exponovels

موسیٰ کی آنکھ کھلی تو ذمل کمرے سے جا

چکی تھی،وہ فریش ہو کر آفس کے لیے تیار ہو کر نیچے پہنچا تو سب ناشتے کہ میز پر موجود تھے۔

ذمل اسے نیچے آتے دیکھ نظریں چراتی ہوئی کچن میں بھاگ گئی۔

Good Morning dad...

آپ تیار ہیں آفس کے لیے؟

Yes gentleman....

آو ناشتہ کرو ہمارے ساتھ۔۔۔

نہی ڈیڈ میں آفس جا کر کر لوں گا، آپ کریں۔

waaaaaoooo bhai,you are looking so handsome.

ثمر کی تعریف پر موسیٰ نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے اسے دیکھا۔

میں تو روز ہی ہینڈسم لگتا ہوں، تمہاری ہی غلطی ہے تم نے آج غور سے دیکھا ہے۔

میں زرا ذمل سے پوچھ لوں وہ آفس کے لیے تیار نہی ہوئی ابھی تک۔۔۔وہ بہانہ بناتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ویسے ڈیڈ مجھے تو یقین نہی ہو رہا بھائی اتنے بدل جائیں گے۔

مجھے تو لگا تھا آج وہ واویلا مچائیں گے آپ کی بے وفائی پر مگر یہاں تو سین ہی کچھ اور ہے۔

چُپ کرو تم اب، نظر لگانی ہے کیا میرے بیٹے کو؟

exponovels

مسز خان نے اسے ٹوکا۔

کچن میں کیا کر رہی ہو تم؟

میں باہر انتظار کر رہا ہوں تمہارا اور تم یہاں چھپی بیٹھی ہو۔

ذمل کچن میں بیٹھی چائے پی رہی تھی، موسیٰ کو دیکھ کر ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی اور کرسی سائیڈ پر رکھ کر چولہے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

ذمل۔۔۔ میں تم سے بات کر رہا ہوں، وہ آگے بڑھا اور ذمل کا رخ اپنی جانب موڑا۔

وہ میں ٹفن۔۔۔ ٹفن پیک کر رہی تھی۔

موسیٰ مسکرا دیا۔

ایک سیکنڈ۔۔۔۔۔ تم شرما رہی ہو مجھ سے؟

نننہی تو۔۔ ذمل پھر سے واپس پلٹ گئی۔

موسیٰ نے بازو کھینچ کر پھر سے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔

Good bye..

آفس جا رہا ہوں، شام کو ملتے ہیں تیار رہنا کہی جانا ہے۔

چلتا ہوں۔۔۔ دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر سے واپس پلٹا۔

exponovels

ذمل کے ماتھے پر ہونٹ رکھے اور مسکراتے ہوئے کچن سے باہر چل دیا۔

ذمل اپنی بے چین دھڑکن کو سنبھالتی مسکرا دی۔

ذمل شام کو تیار ہو کر نیچے پہنچی تو باقی سب بھی تیار بیٹھے تھے۔

کہاں جانا ہے بھابی آپ کو تو پتہ ہو گا؟

ثمر گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولا۔

نہی مجھے بھی نہی پتہ، مجھے بس شام کو ریڈی رہنے کو بولا انہوں نے۔

چلیں ابھی جائیں گے تو پتہ چل جائے گا۔

لیں جی آ گئے۔۔۔۔

گاڑی کے ہارن پر سب باہر چل دیے۔

موسیٰ اپنی گاڑی میں ذمل کا انتظار کر رہا تھا اور خان صاحب اپنی گاڑی میں سب کا انتظار کر رہے تھے۔

ذمل گاڑی کی طرح بڑھی تو ثمر بھی جلدی سے پچھلی سیٹ پر براجمان ہو گیا۔

کدھر۔۔۔۔؟؟

موسیٰ نے اسے گھورا۔

بھائی ہماری منزل ایک ہی تو کیا فرق پڑتا ہے میں اس گاڑی میں بیٹھوں یا اِس میں؟

فرق پڑتا ہے، یہ میری گاڑی ہے۔ موسیٰ بنا کوئی لحاظ رکھے بولا۔

exponovels

اور یہ صرف آپ ہی کی نہی میرے بڑے بھائی کی گاڑی ہے، ثمر بھی کسی صورت گاڑی سے باہر نکلنے کو تیار نہی تھا۔

اس سے پہلے کہ موسیٰ کچھ بولتا خان صاحب نے ہارن دیا تو مجبوراً موسیٰ کو گاڑی سٹارٹ کرنی پڑی۔

بھائی ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں؟

تمہارے لیے لڑکی دیکھنے۔۔۔ موسیٰ جل بھن کر بولا۔

whattt????

میرے لیے لڑکی مگر کیوں؟

مجھے نہی کرنی کوئی شادی وادی۔۔۔۔

ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔۔۔ اور بھائی میری سٹڈی کا تو سوچیں۔

کیا بنے گا میرا؟

پلیز پلیز پلیز۔۔۔۔۔ یہ ظلم مت کریں مجھ پر۔

ذمل کی تو ہنسی ہی نہی رک رہی تھی ثمر کی ایکٹنگ دیکھ کر۔

موسیٰ بھی مسکرا دیا۔

نہی اب تو کچھ نہی ہو سکتا، ڈیڈ بات کر چکے ہیں اور آج ہی نکاح ہے تمہارا، موسیٰ نے اسے مزید تپایا۔

نہی بھائی ایسا مت بولیں۔

آپ سمجھائیں ڈیڈ کو مجھے نہی کرنا کوئی نکاح۔

ابھی تو میری زندگی شروع ہوئی ہے اور آپ مرنے کی باتیں کر رہے ہیں، بیوی مطلب دن رات چِک چِک۔

exponovels

مجھے آپ یہی اتار دیں گاڑی سے۔

کیا مطلب؟

ذمل نے پلٹ کر ثمر کو گھورا۔

نہی بھابی میرا مطلب آپ تو اچھی والی بیوی ہیں مگر ضروری نہی سب آپ جیسی ہی ہو۔

بھائی کی قسمت اچھی تھی، ضروری نہی میری قسمت بھی ان کے جیسی ہو گی۔

پلیز بھابی آپ ہی سمجھائیں ڈیڈ کو۔

ثمر شدید صدمے میں تھا۔

نا بھئی میں کچھ نہی کر سکتی، مجھے اس معاملے سے دور رکھیں۔

میں ڈیڈ کا حکم۔ نہی ٹال سکتی۔

اب تو کچھ نہی ہو سکتا۔

موسیٰ نے گاڑی سائیڈ پر پارک کی اور مسکراتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل آیا اسی کے ساتھ ذمل بھی گاڑی سے باہر آ گئی۔

میں باہر نہی آوں گا، ثمر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

مگر خان صاحب کو گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھ ثمر گاڑی سے باہر آ گیا۔

ڈیڈ یہ ٹھیک نہی ہے۔۔۔وہ خان صاحب سے رازدانہ انداز میں بولا۔

کیا؟؟؟

exponovels

خان صاحب چونک کر بولے۔

وہی جو آپ کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔۔۔ ثمر کے لہجے میں افسردگی تھی۔

ہم اس بارے میں گھر جا کر بات کریں گے۔ خان صاحب آگے بڑھ گئے۔

گھر جانے تک تو بہت دیر ہو جائے گی۔ وہ برا سا منہ بناتے ہوئے آگے بڑھا۔

حیرت تب ہوئی جب دروازے پر ذمل کے بابا کو دیکھا۔

اس کا مطلب میری شادی حرا سے۔۔۔ صدمے کی جگی اب خوشی نے لے لی، وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اندر کی جانب چل دیا۔

حرا سب کے لیے چائے لے کر آئی تو ثمر نے نظریں جھکائے چائے کا کپ تھام لیا۔

سب باتوں میں مصروف تھے جبکہ ثمر کی نظریں حرا پر ہی جمی تھیں۔

حرا اسے اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اسے گھوری ڈال کر ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئی۔

بھابی یہ آپ کے دیور کو کیا مسئلہ ہے؟

کب سے دیکھ رہی ہوں مجھے ہی گھور رہا ہے۔

ذمل ڈائینگ ٹیبل پر کھانا لگانے میں مصروف تھی کہ حرا وہاں آگئی۔

کیا مطلب؟

تمہیں کیا مسئلہ ہے ثمر سے؟

ذمل کو حرا کا رویہ بہت عجیب لگا۔

exponovels

ہاں اب تو آپ کو میں ہی غلط لگوں گی، آپ سمجھا لیں اپنے دیور کو مجھے عجیب نظروں سے گھورتا ہے۔

اوہو حراحد ہوتی ہے بدگمانی کی بھی، وہ ویسے ہی دیکھ رہا ہو گا۔

تم دونوں ہم ایج ہو شاید تم سے سٹڈی سے ریلیٹڈ کوئی بات کرنا چاہتا ہو، تم پوچھ لو اس سے۔

ڈرنے والی کوئی بات نہی بہت اچھا ہے ثمر۔

----Hunnn,i dont care

آپ بتائیں آپ کو کوئی ہیلپ تو نہی چاہیے؟

نہی یہاں سب ہو گیا، ایسا کرو تم سب کو بلا لاو کھانے کے لیے۔

ٹھیک ہے آپی۔۔۔۔وہ برا سا منہ بنا کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

سب آ چکے تھے سوائے موسیٰ اور ذمل کے بابا کے۔

ذمل ان کو بلانے گئی تو قدم دروازے پر ہی تھم گئے۔

آپ شکریہ بول کر مجھے شرمندہ مت کریں انکل، میں بھی تو آپ کا بیٹا ہوں رضا کی طرح اور رضا کے لیے میں جو کچھ کر رہا ہوں بڑا بھائی ہونے کے حق سے کر رہا ہوں۔

میرے لیے رضا میں اور ثمر میں کوئی فرق نہی ہے۔

وہ یہاں رہے گا تو وہ لڑکے اس کا پیچھا نہی چھوڑنے والے، اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا۔

پانچ سال کب گزر جائیں گے پتہ ہی نہی چلے گا اور آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

exponovels

میں اسے اپنے بہت اچھے دوست کے پاس بھیج رہا ہوں، وہ اس کا بہت خیال رکھے گا اور پڑھائی میں بھی ہر طرح کی مدد کرے گا۔

بس آپ خیریت سے دعاوں کے ساتھ رخصت کریں بیٹے کو۔

انشا اللہ۔۔۔ آو کھانا کھائیں۔

وہ موسیٰ کو ساتھ لیے ڈرائینگ روم سے باہر آ گئے۔

ذمل دروازے کے پیچھے چھپ گئی اور ان کے جانے کے بعد کچن کی طرف بڑھی۔

ماما یہ رضا کہاں جا رہا ہے؟

عجلت میں ان کے پاس رکتے ہوئے بولی۔

کیوں تمہیں نہی بتایا موسیٰ نے؟

وہ حیرت زدہ بولیں۔

نہی۔۔۔۔ ذمل نے سر نفی میں ہلایا۔

رضا پڑھائی کے لیے امریکہ جا رہا ہے پانچ سال کے لیے، سارا انتظام موسیٰ نے خود کیا ہے مگر اس نے تمہیں کیوں نہی بتایا۔

رات دو بجے کی فلائٹ ہے رضا کی۔

آپ میرے گھر والوں کے لیے اتنا سوچیں گے میں سوچ بھی نہی سکتی تھی۔

ذمل آنکھ سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے کچن سے باہر نکل گئی۔

exponovels

یہ لڑکی بھی ناں، بات بات پر رونے لگ جاتی ہے، وہ مسکراتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئیں۔

بہت اچھا وقت گزرا آج، خیریت سے الوداع کریں بیٹے کو اور رضا بیٹا دل لگا کر پڑھائی کرنا۔۔خان صاحب رضا کا کندھا تھپتپاتے ہوئے بولے۔

جی انکل۔۔۔رضا نے نہایت ادب سے جواب دیا۔

وہ لوگ خدا حافظ بول کر گھر آ گئے سوائے موسیٰ اور ذمل کے جبکہ ثمر زبردستی وہاں رک گیا۔

بھائی مجھے کوئی اعتراض نہی اس رشتے پر۔۔ثمر ہچکچاتے ہوئے بولا۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہی؟

کونسا رشتہ؟

وہ دونوں اس وقت اکیلے ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے، ثمر موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بولا۔

بھائی اب بنیں مت آپ۔۔۔۔میرا اور حرا کا رشتہ!

What????

Are You mad?

موسیٰ کو تو جیسے شاک لگا۔

آپ نے خود ہی تو کہا تھا آپ لوگ میرے لیے لڑکی دیکھنے جا رہے ہیں اور اس گھر میں لڑکی بس حرا ہی بچی ہے اب۔

مزاق کر رہا تھا میں، خبردار ایسا سوچا بھی تو۔۔۔

exponovels

تم تو سیریس ہی ہو گئے۔۔۔۔

چلو اب گھر۔۔۔۔میں کچھ دیر بعد واپس آ جاوں گا۔

Very Bad bhai...

کوئی ایسا مزاق بھی کرتا ہے؟

جب میں ایگری نہی تھا تو آپ سیریس تھے اور اب میں سیریس ہوا تو آپ نے کہہ دیا مزاق تھا۔

آئیں چلتے ہیں گھر۔۔۔ ثمر غصے سے باہر چل دیا۔

موسیٰ حیرانگی سے کندھے اچکاتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیا۔

ایسا سوچ بھی کیسے لیا تم نے کہ میں تمہاری شادی حرا سے کرواوں گا؟

موسیٰ کو رہ رہ کر ثمر پر غصہ آ رہا تھا۔

مجھے کوئی ضرورت نہی ہے آپ کی نک چڑی سالی سے شادی کرنے کی، وہ تو آپ نے کہا تو میں مان گیا ورنہ مجھے کونسا لڑکیوں کی کمی ہے۔

ثمر بھی خوب بھڑاس نکالنے لگا۔

تو پھر ابھی کچھ دیر پہلے جو بولا وہ کیا تھا؟

کیا؟

وہی کہ میں حرا سے شادی کے لیے تیار ہوں، مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہی۔

exponovels

سوچو اگر تمہاری یہ بات ذمل سن لیتی تو کیا سوچتی؟

تمہیں چھوٹا بھائی سمجھتی ہے وہ اور تم اس کا بہنوئی بننے کی پلاننگ کر رہے تھے۔

وہ تو میں آپ دونوں کی وجہ سے۔۔۔۔ ثمر بولتے بولتے رک گیا۔

کیا؟

موسیٰ بھنویں اچکاتے ہوئے بولا۔

آپ دونوں نے ہی تو بات شروع کی تھی میرے رشتے کی اور اس گھر میں تو لڑکی اکیلی حرا ہی ہے، اب میں رضا سے تو شادی کر نہی سکتا۔

تو مجھے یہی لگا کہ حرا۔۔۔۔

ہممممم کیا حرا؟

موسیٰ کا موڈ اب کچھ نارمل ہوا۔

کچھ نہی بھائی۔۔۔ ثمر چڑتے ہوئے بولا۔

کیا تم انٹرسٹڈ ہو حرا میں؟؟؟؟

موسیٰ کے سوال پر ثمر نے چونک کر اسے دیکھا۔

ننننہی تو میں چلتا ہوں صبح یونیورسٹی جانا ہے۔

وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے، ثمر تیزی سے گاڑی سے باہر نکل کر اندر کی طرف چل دیا۔

Hey...listen?

exponovels

اپنا گفٹ تو لیتے جاو۔

ثمر واپس پلٹا تو موسیٰ نے اس کی طرف گاڑی کی کیز اچھالی۔

ثمر نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

موسیٰ نے گیراج میں کھڑی نئ گاڑی کی طرف اشارہ کیا، ثمر اپنی ہی دھن میں مگن گاڑی دیکھ ہی نہ سکا۔

Your Birthday Gift....

Happy Birthday.....

ثمر کے چہرے پر حیرانگی چھا گئی اور مسکراتے ہوئے موسیٰ کی طرف بھاگا اور گلے لگ گیا۔

Thanks Bhai....

آپ کو یاد تھا میرا برتھڈے؟

اور گاڑی تو میں نے ڈیڈ سے بولا تھا، آپ کو کیسے پتہ چلا؟

اس بات کی تم فکر مت کرو۔

Enjoy your gift....

موسیٰ نے اسے خود سے الگ کیا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔,

I hope it will be a good Ride,lets go?

off course...

ثمر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔

exponovels

خان صاحب مسز خان اور ہدہ ٹیرس پر کھڑے سب دیکھ رہے تھے۔

کتنا اچھا لگ رہا ہے دونوں کے ایک ساتھ دیکھ کر۔

بھائی میں بھی آ رہی ہوں۔۔۔ہدہ تیزی سے نیچے بھاگی۔

تم جانتی تھی ناں کہ اس دن موسیٰ ہماری باتیں سن رہا تھا؟

جی میں جانتی تھی، وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اگر اس کی اسی میں خوشی ہے تو میں اپنے بیٹے کی خوشی میں خوش ہوں۔

تمہیں نہی لگتا اب ہمیں موسیٰ کو سچ بتا دینا چاہیے؟

نہی خان صاحب!

اب اسے سچ بتانے کا بھی کوئی فائدہ نہی ہے، نفرت کے جس مقام پر وہ پہنچ چکا ہے وہاں محبت کا بیج بونا بے مقصد ہے۔

ضروری نہی کہ ایسا ہی ہو۔

ہو سکتا جب اسے پتہ چلے تو وہ بدل جائے۔

نہی آپ اسے سیما کا بیٹا ہی رہنے دیں، رخشندہ کا بیٹا بننے پر مجبور مت کریں۔

وہ مسکراتی ہوئی نیچے چل دیں اور خان صاحب بھی۔

ثمر واپس آیا تو خان صاحب اور مسز خان نے بھی اسے سالگرہ کی مبارکباد دی۔

چلیں بھئی اب گفٹ کی خوشی ہے تو سونا نہی کیا؟

exponovels

کل کی پارٹی بھی ارینج کرنی ہے۔

خان صاحب بولے تو سب اپنے اپنے کمروں کی طرف چل دیے سوائے مسز خان اور موسیٰ کے۔

مسز خان ابھی اندر جانے ہی لگی تھیں کہ موسیٰ کی آواز پر واپس پلٹیں۔

کر دی آپ کے بیٹے کی خواہش پوری!

اب تو خوش ہیں ناں آپ؟

آئیندہ میری وجہ سے ڈیڈ کو ٹارچر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

ان کی کمائی پر جتنا حق میرا ہے اتنا ہی ثمر اور ہدہ کا بھی ہے۔

وہ الگ بات ہے کہ آپ اس بات کو کبھی نہی سمجھ پائیں گی مگر میں آج آپ کو صاف صاف بتادوں ہدہ اور ثمر میرے سگے بہن بھائی نہی ہیں مگر میں انہیں بہت عزیز سمجھتا ہوں۔

اور بڑا بھائی ہونے کے ناطے اتنا حق رکھتا ہوں کہ ان کی خواہشات پوری کر سکوں۔

آئیندہ ڈیڈ کو میرے حوالے سے ٹارچر مت کرنا آپ۔

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اندر چل دیا۔

چینج کر کے سو گیا اور کچھ دیر بعد ذمل کے گھر جانے کے لیے تیار ہو گیا۔

رضا کو ائیر پورٹ چھوڑ کر ذمل کو ساتھ لیے گھر واپس آ گیا۔

Thanks...

ذمل ائیر رنگز اتار کر ڈریسنگ پر رکھتے ہوئے بولی۔

exponovels

Thanks for what?

موسیٰ نے اسے وہی سے گھورا، ذمل اسے آئینے میں سے دیکھ رہی تھی۔

آپ نے جو رضا کے لیے سوچا۔۔۔۔۔

آئیندہ اس بارے میں کوئی بات نہی ہونی چاہیے ذمل، چھوٹے بھائی کی طرح ہے وہ میرے اور میں نے کوئی احسان نہی کیا اس پر کل جب وہ پڑھ لکھ کر ایک مکمل بزنس مین بن جائے گا تو وہ سارے پیسے مجھے واپس کرے گا۔

سمجھی تم۔۔۔۔۔؟

جی، ذمل مسکرا دی اور الماری سے کپڑے نکال کر چینج کرنے چلی گئی۔

یہ نیو گاڑی کس لیے ہے؟

ذمل کو یاد آیا تو پوچھ لیا۔

ثمر کو گفٹ کی ہے میں نے، وہ لیپ ٹاپ پر تیز تیز ٹائپنگ کرتے ہوئے مصروف سا بولا۔

کل برتھ ڈے ہے اس کا۔

کیا؟

ثمر کا برتھ ڈے ہے اور آپ نے مجھے بتایا تک نہی اور خود گاڑی بھی بُک کروالی۔

مجھے بھی بتا دیتے میں بھی کچھ گفٹ پلان کر لیتی۔

میں ابھی آتی ہوں اسے وِش کر کے۔

کہاں؟

exponovels

موسیٰ لیپ ٹاپ بند کر کے میز پر رکھتے ہوئے ذمل کی طرف بڑھا۔

ثمر کو برتھ ڈے وِش کرنے۔۔۔۔ذمل ڈرتے ہوئے بولا،اسے لگا شاید موسیٰ کو برا لگا اس کا اس وقت ثمر کے کمرے میں جانا۔

ٹائم دیکھا؟

چار بج رہے ہیں،سو رہا ہو گا وہ اس وقت اور وہ گاڑی ہم دونوں کی طرف سے ہے۔

ہم دونوں الگ تھوڑی ناں ہیں۔

چلو آرام سے سو جاو اب۔

مگر گفٹ۔۔۔۔۔

ذمل۔۔۔تم بیڈ پر خود جاو گی یا میں تمہیں خود اٹھا کر لے جاوں؟

نننہی نہی میں چلی جاوں گی وہ تیزی سے بیڈ کی طرف بھاگی اور کمبل میں منہ چھپائے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

موسیٰ مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ لاک کرتے ہوئے بیڈ پر واپس آ گیا۔

کل برتھڈے پارٹی ہے ثمر کی،اس کے لیے گفٹ لے آنا اور ایک اچھا سا ڈریس اپنے لیے بھی لے آنا پارٹی کے لیے۔

وہ ذمل کے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے بولے۔

ذمل نے سر ہاں کے انداز میں ہلایا۔

اگلے دن باہر لاونج میں ثمر کی برتھڈے پارٹی ارینج کی گئی۔

exponovels

ذمل گرے میکسی پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور موسیٰ نے بھی گرے تھری پیس پہن رکھا تھا۔

خان صاحب سب مہمانوں سے ذمل کا تعارف کروا رہے تھے۔

ذمل سٹیج پر موسیٰ کے ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی۔

ایسا لگ رہا ہے جیسے آج ثمر کا نہی ہمارا ڈے ہے۔

off course.....

ہمارا ریسپشن ہے اور ثمر کا برتھ ڈے جو ڈیڈ پہلے سے ہی پلان کر چکے تھے، اسی لیے تو ہمیں بھی گفٹ مل رہے ہیں۔

ہمممم مگر آپ نے تو نہی بتایا مجھے اس بارے میں؟؟؟

اب تو بتا دیاناں۔۔۔۔

Yes,so funny....

ذمل مسکرا دی۔

کچھ دیر بعد ذمل کے گھر والے بھی آ گئے۔

ثمر نے کیک کاٹا اور گفٹس وصول کیے۔

Samar,Come here

خان صاحب نے اسے پکارا۔

جی ڈیڈ وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آ ٹھہرا۔

آج کچھ فیصلہ کیا ہے میں نے تمہارے لیے۔

exponovels

کیاڈیڈ؟

تمہارا نکاح ہے ابھی اور اسی وقت!

نکاح؟؟؟؟؟

ابھی؟

مگر کس کے ساتھ؟

ثمر پر تو جیسے صدمہ طاری ہو گیا۔

جس کے ساتھ بھی ہو تمہیں قبول ہونا چاہیے!

خان صاحب نے اس کا بازو تھامت صوفے کی طرچ بڑھے۔

ثمر نے مدد کُن نگاہوں سے موسیٰ اور ذمل کی طرف دیکھا۔

وہ دونوں کچھ نا بولے بلکہ چُپ چاپ سب دیکھنے لگے۔

ڈیڈ۔۔۔۔ ثمر نے کچھ کہنا چاہا مگر خان صاحب نے اسے چُپ رہنے کا اشارہ دیا۔

وہ بن کچھ سنے بس قبول ہے قبول ہے بول کر سائن کرتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بیٹھ گیا۔

مبارک ہو، مبارک ہو۔۔ ہر طرف سے یہی آوازیں گونجنے لگیں۔

Congratulations little bro

موسیٰ نے اسے دور سے ہی مبارک باد دی۔

وہ بے بس سا سٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

exponovels

This is not fair.....

میرا سر چکر رہا ہے بھائی، یہ کیا کر دیا ڈیڈ نے میرے ساتھ۔

کیا مطلب؟

میں کچھ سمجھا نہی؟

تم نے کل رات تو کہا تھا کہ تم شادی کے لیے تیار ہو مگر اب کہہ رہے ہو، موسیٰ ناسمجھی سے بولا۔

میں تو حرا کی بات کر رہا تھا بھائی، ثمر گہرے صدمے میں تھا۔

تو کیا نکاح کے وقت تمہارے کان بند تھے؟

موسیٰ حیرت زدہ انداز میں بولا۔

مطلب؟

ثمر نے چونک کر موسیٰ کی طرف دیکھا۔

مطلب تمہارے سامنے ہے، موسیٰ نے ذمل کے ساتھ سٹیج کی طرف بڑھتی حرا کی طرف اشارہ کیا۔

ثمر تو بس حرا کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

مطلب میرا نکاح حرا سے؟

Yes.

موسیٰ نے اس کے سر پر تھپکی لگائی۔

Oh my God.....i cant believe this.....

exponovels

اب یہی کھڑے رہو گے کیا؟

موسیٰ نے اسے گھورا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور حرا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

حرا نے بے رخی سے اپنا ہاتھ ثمر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

i cant believe this.

تم اس طرح میرے ساتھ، ثمر حرا کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہی ہے، اپنی خیر مناو۔

اب تم کبھی خوش نہی رہ پاو گے، بہت شوق تھا مجھ سے شادی کا!

تمہارے سارے شوق ختم کر دوں گی میں!

Just wait and watch.....

Ok,,Let see.....

دیکھتے ہیں کون کس کا جینا حرام کرے گا مسز ثمر خان۔

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

حرا نام ہے میرا۔

Dont Call me Mrs Samar khan!

کیا فرق پڑتا ہے حرا بولوں یا مسز ثمر، یہ جنگلی بلی اب میری ہے۔

What?

exponovels

تم نے مجھے جنگلی بولا؟

حرا نے اسے غصے سے گھورا۔

آ ہمممم۔۔۔۔ذمل نے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔

تم دونوں بعد میں جھگڑ لینا، جھگڑا کرنے کے لیے ساری زندگی پڑی ہے مگر کچھ دیر خاموش بیٹھو۔

ذمل نے ڈانٹا تو دونوں چُپ ہوئے۔

کچھ دیر بعد سب مہمان اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ذمل کے گھر والے بھی کر جانے کی تیاری کرنے لگے۔

موسی نے صبح خان صاحب سے بات کی ثمر اور حرا کے رشتے کے بارے میں اور اس کے بعد وہ دونوں خود ذمل کے بابا سے ملنے گئے اور حرا کا رشتہ ثمر کے لیے مانگ لیا اور نکاح کی اجازت لی جبکہ شادی ان دونوں کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طے پائی۔

ثمر کی خوشی دیکھنے لائق تھی،وہ خوشی سے پھولے نا سما رہا تھا مگر جیسے ہی حرا وہاں سے گئی وہ اداس ہو گیا۔

ابھی صرف نکاح ہوا ہے،رخصتی نہی۔

پڑھائی پر توجہ دو اب،،اتنی خوشی بہت ہے،،جب پڑھائی مکمل ہو جائے گی تو شادی کر دیں گے۔

ان سب کے جاتے ہی خان صاحب ثمر کو سمجھانے لگے۔

مسز خان بھی مہمانوں کو رخصت کر کے وہی آ گئیں۔

اور کوئی جگہ نہی تھی بیٹھنے کی سٹیج پر تو وہ موسیٰ کے پاس بیٹھ گئیں۔

موسیٰ تیزی سے وہاں سے اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

exponovels

ذمل بھی تیزی سے اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں پہنچی۔

آپ ٹھیک نہی کر رہے مام کے ساتھ۔

وہ ماں ہیں آپ کی، آخر کب تک ناراضگی چلے گی آپ کی؟

نہی ہیں وہ میری ماں!

کتنی بار سمجھایا ہے تمہیں کہ میری ماں مر چکی ہے، وہ غصے سے ذمل کی طرف بڑھا اور اسے دونوں بازووں سے جھنجوڑتے ہوئے چلایا۔

ذمل آنسو بہانے لگی۔

موسیٰ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو فوراً اسے چھوڑ دیا اور تیزی سے خود سے لگا لیا۔

I am really sorry meri jan ....

میں تمہیں ہرٹ نہی کرنا چاہتا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے، میں غلط ہوں۔

میرا رویہ ٹھیک نہی ہے مسز خان کے ساتھ مگر اس کے پیچھے ایک وجہ ہے۔

جاننا چاہو گی؟

چلو میرے ساتھ۔۔۔وہ ذمل کے آنسو پونچھتے ہوئے کمرے سے باہر آیا اور اسے چھت پر موجود سٹور روم میں لے آیا۔

ایک سیکنڈ۔۔۔۔میں کیز لے کر آیا۔

exponovels

وہ تیزی سے اپنے کمرے سے کیز لے کر اوپر آیا۔

دروازے کا لاک کھول کر اندر آیا اور الماری کی طرف بڑھا۔

الماری کھول کر ایک فائل نکالی اور ایک پیپر ذمل کی طرف بڑھایا۔

ذمل حیرانگی سے وہ پیپر پڑھتی چلی گئی۔

اس کا مطلب۔۔۔۔۔ مسز خان یعنی رخشندہ ماما آپ کی سگی ماں ہیں؟

ہاں یہی سچ ہے!

موسیٰ کا لہجہ افسوس بھرا تھا۔

یہ سچ ہے کہ وہ میری سگی ماں ہیں مگر صرف نام کی، ویسے وہ مجھے اپنی سوتن کا بیٹا ہی سمجھتی ہیں۔

بس ایک وعدے کی خاطر!

ایک وعدے کی خاطر انہوں نے میری ماں ہونے کا حق چھین لیا مجھ سے۔

جانتی ہو کتنا ترسا ہوں میں بچپن سے لے کر آج تک ان کی شفقت کو؟

نہی تم کیسے جانو گی۔۔۔۔ تم نہی سمجھ سکتی بن ماں کے بچے کی کیفیت۔

صرف اس ڈر سے کہ ماما سے کیا ہوا وعدہ ناٹوٹ جائے وہ مجھ سے دور رہی۔

مگر کیا انہوں نے کبھی یہ نہی سوچا کہ مجھے کتنی ضرورت تھی ماں کی، کتنی ضرورت تھی مجھ ان کے پیار بھرے ہاتھوں کے لمس کی۔

exponovels

جیسے وہ ثمر اور ہدہ کو چومتی تھیں، مجھے کیوں نہی؟؟؟؟

کیا ایک وعدہ اولاد کی خوشی سے زیادہ اہم تھا؟

کیا میرے لیے ان کے دل میں کبھی نرمی پیدا نہی ہوئی؟

کیا میں اتنا بُرا تھا؟

بتاوناں ذمل؟؟؟

تم جانتی ہو میں کیوں اتنا بگڑ چکا تھا' کیوں میں الکوحل اور سگریٹ جیسی عادتوں کا شکار بنا؟

کیونکہ میں تنہائی کا شکار تھا، مجھے کوئی راستہ نہی دکھائی دیتا تھا سوائے اس راستے کے۔

میری ماں کے زندہ ہوتے ہوئے مجھے سب کو یہ کہنا پڑتا تھا کہ میری ماں مر چکی ہیں۔

جانتی ہو کتنا تکلیف دہ لمحہ ہوتا تھا وہ میرے لیے؟

جب پیرنٹس میٹنگ میں سب کی ماں اپنے بچوں کے ساتھ ہوتی تھیں تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ سب کی نظریں میرا مزاق اڑا رہی ہیں۔

پھر مجبوراً مجھے سب کو بتانا پڑتا کہ "میری ماں مر چکی ہیں"

یہ تب کی بات ہے جب مجھے واقعی یہ لگتا تھا کہ میری ماں مر چکی ہیں مگر جب میں میٹرک کے ایگزامز دے کر فری ہوا تو دادو نے مجھے یہ پیپر دکھایا اور بتایا کہ میری ماں تو کبھی مری ہی نہی تھی وہ تو زندہ تھیں۔

مگر وقت گزر چکا تھا، میں یہ مان چکا تھا کہ میری ماں سچ میں مر چکی ہیں۔

exponovels

اس دن اس سچائی کو اس الماری میں دفن کرتے ہوئے ایک وعدہ میں نے بھی خود سے کیا کہ آج سے میری ماں واقعی مر چکی ہیں۔

وہ ذمل کے کے کندھے پے سر ٹکائے آنسو بہا رہا تھا۔

ذمل کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے۔

وہ موسیٰ کو ساتھ لیے نیچے آ گئی۔

وہ دونوں تو نیچے آ گئے مگر کوئی اور بھی تھا وہاں جو آنسو بہا رہا تھا اور وہ تھی مسز خان جو چھت کی لائٹ جلتی دیکھ اوپر آئی تھیں مگر اندر سے آتی آوازیں سُن کر قدم آگے نا بڑھا سکیں۔

وہ اپنے آنسو پونچھتی ہوئیں نیچے کی طرف بڑھیں، اپنے پورشن میں نہی بلکہ موسیٰ کے پورشن میں اور اس کے کمرے میں جا رکیں۔

ان کو اس حالت میں دیکھ کر ذمل تیزی سے آگے بڑھی۔

مام کیا ہوا آپ کو، آپ رو کیوں رہی ہیں؟

ذمل کی آواز پر موسیٰ نے نظریں اٹھا کر ان کو دیکھا۔

مسز خان موسیٰ کی طرف بڑھیں اور اس کے سامنے زمین پر ہاتھ جوڑے بیٹھ گئی۔

موسیٰ چونک کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کے ہاتھ تھام کر چوم لیے اور آنکھوں سے لگا کر آنسو بہانے لگا اور انہیں ساتھ لیے صوفے کی طرف بڑھا۔

ذمل دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکرا دی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

exponovels

کچھ دیر دونوں آنسو بہاتے رہے، سمجھ ہی نہی آ رہا تھا کیسے بات شروع کریں۔

I am sorry,sorry for every thing...

موسیٰ پھر سے ان کے ہاتھ آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

I am sorry too....

مسز خان موسیٰ کے آنسو پونچھتے ہوئے بولیں۔

میں مجبور تھی، بس سیما سے کیا وعدہ نبھا رہی تھی مگر تم سچ جانتے ہو یہ نہی جانتی تھی۔

سہی کہا تم نے ایک وعدہ اولاد کی خوشی سے بڑھ کر نہی ہو سکتا، میں غلط تھی۔

مگر میں کبھی بھی تمہارے معاملے میں لاپرواہ نہی تھی، ہر پی۔ٹی میں تمہارے سکول آتی تھی مگر تم سے ملے بغیر ہی واپس چلی جاتی تھی۔

ایسا نہی تھا کہ مجھے تمہاری فکر نہی تھی، مجھے تمہاری فکر تھی مگر کبھی اس بات کا احساس نہی دِلاتی تھی۔

مگر اب اور نہی۔۔۔ آج سے سب بدل جائے گا، میں نہی مانتی کسی وعدے کو میں اپنے بیٹے کے آنسو نہی برداشت کر سکتی۔

ذمل باقی سب کو لے کر کمرے میں آئی، سب خان صاحب کی آنکھیں بھی اشک بار ہو گئیں دونوں کو ساتھ دیکھ کر۔

وہ آگے بڑھے اور موسیٰ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

موسیٰ نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا اور مسکرا دیا۔

exponovels

ہدہ اور ثمر بھی خوشی سے مسکرا دیے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ بھائی ہمارے سوتیلے نہی سگے بھائی ہیں اور ہماری ماما ان کی بھی ماما ہیں، ثمر چہکتے ہوئے آگے بڑھا اور موسیٰ کے پاس جا کر بولا۔

وہ صوفے پر جھکا ہوا تھا۔

موسیٰ نے اس کا کان کھینچا۔

میں نے سوتیلے بھائیوں والا سلوک کب کیا تمہارے ساتھ؟

نہی بھائی میرا وہ مطلب نہی تھا، میرا کان چھوڑ دیں پلیز۔۔۔

موسیٰ نے اسے چھوڑا تو سب نے قہقہ لگایا۔

آئیندہ ایک بات یاد رکھیئے گا بھائی اب میں صرف آپ کا بھائی نہی ہوں بلکہ آپ کی اکلوتی سالی صاحبہ کا شوہر بھی ہوں۔

اچھا۔۔۔ابھی سے میرے ہسبینڈ کو دھمکیاں، اب کی بار ذمل نے اس کے کان کھینچے۔

افففف بھابی پلیز چھوڑ دیں مجھے۔۔۔۔ آپ دونوں میاں بیوی دن بدن بہت ظالم ہوتے جا رہے ہیں۔

اچھا جی اب ہم ظالم ہو گئے، اپنا مطلب نکل گیا تو ہم ظالم واہ۔۔۔

ذمل کی بات پر سب کا قہقہ گونجا۔

چلیں بیگم اب اپنے کمرے میں، بچوں کو آرام کرنے دیں۔

جی مسز خان مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر چل دیں اور باقی سب بھی۔

exponovels

ذمل دروازہ بند کرتے ہوئی موسیٰ کے پاس آگئی۔

دیکھا آپ نے ہر معاملے کا کوئی نا کوئی حل ضرور ہوتا ہے اگر آپ یہ سچ پہلے ہی انہیں بتا دیتے تو آپ کو ان کی محبت سے محروم نہ رہنا پڑتا۔

ماں کا دل ہی ایسا ہوتا ہے، اپنی اولاد کے آنسو نہی دیکھ سکتی ماں۔

دیکھیں آج کیسے انہوں نے آپ کی خاطر برسوں پہلے کیا وعدہ ایک سیکنڈ میں توڑ دیا۔

ہاں دیکھ لیا میں نے۔۔۔۔یہ سب پہلے اس لیے ممکن نہی ہوا کیونکہ تم میری زندگی میں جو نہی تھی۔

"سچ کہتے ہیں کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہوتا ہے"

تو کیا آپ کی زندگی میں ہے کوئی ایسی عورت؟

ذمل اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتی ہوئی بولی۔

موسیٰ اس کی بات پر مسکرا دیا اور آگے بڑھ کر ذمل کو سینے میں چھپا لیا۔

Yes,you are my lovely wife.

ذمل مسکرا دی اور سکون سے آنکھیں بند کیے اس خوبصورت لمحے کو محسوس کرنے لگی۔

Ohhhh No.....

ایک دم چونک کر پیچھے ہٹی۔

ہمیں گھر جانا ہو گا، حرا بہت رو رہی تھی۔

What????

exponovels

گھر اور اس وقت ؟

No way.....

ہم کل جائیں گے، ابھی بہت ٹائم ہو چکا ہے۔

ٹھیک ہے، ذمل مسکرا دی۔

میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔ذمل جانے ہی لگی تھی کہ موسیٰ نے اسے واپس کھینچا۔

کدھر ؟؟؟؟؟

جی بھر کر دیکھ تو لینے دو مجھے۔۔۔۔

ذمل شرما کر نظریں جھکا گئی۔

پھر پتہ نہی کب اتنی پیاری لگو گی، وہ تو شکریہ پارلر والوں کا۔

کیا؟؟؟؟؟

ذمل کے چہرے کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی۔

مزاق کر رہا تھا میری جان، موسیٰ اس کے بدلتے تیور دیکھ کر فوراً ہنس دیا۔

جا رہی ہوں میں منہ دھونے۔۔۔وہ منہ بنا کر واش روم کی طرف بڑھی مگر موسیٰ اس کے سامنے آ رکا اور وہ اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔

مزاق کر رہا تھا یار رر۔

ذمل مسکرا دی۔

exponovels

اچھا ٹھیک ہے، ابھی ذمل اتنا بولی تھی کہ موسیٰ کا فون بجنے لگا۔

وہ فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

جی ماموں جان۔۔اس نے کال کاٹ دی۔

ماموں کی کال تھی، وہ رمشا کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔

یہی بتانے کے لیے کال کی تھی انہوں نے۔

رمشا کی وجہ سے ہمارا رشتے پر کوئی اثر نا پڑے اس لیے مجبوراً مجھے ماموں کو سب بتانا پڑا۔

اسی لیے انہوں نے رمشا کو یہاں سے دور لیجانے کا فیصلہ کیا۔

ہمممم۔۔۔اس کے لیے یہی بہتر رہے گا، ذمل چینج کرنے چلی گئی۔

اگلی شام وہ دونوں ذمل کے گھر موجود تھے۔

حرا منہ پھلائے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔

ذمل کی ماما اور ذمل اس کو سمجھانے میں لگی تھیں۔

رہنے دیں ماما، مجھے لگتا ہے میں بوجھ تھی آپ پر جو آپ نے اتنی جلدی مجھے پرایا کر دیا۔

اور آپی آپ۔۔۔آپ تو اپنے سسرال والوں کی ہی سائیڈ لیں گی۔

ذمل کی ماما سر پکڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئیں۔

حرا کیا ہو گیا ہے تمہیں؟

exponovels

ثمر اچھا لڑکا ہے، بہت خوش رکھے گا تمہیں۔

ہم نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے تمہارے لیے۔

مگر آپی اس کی نظریں ٹھیک نہی ہے، میں نے بتایا تھا کہ وہ مجھے گھور رہا تھا اور آپ نے اسی سے میرا نکاح کر دیا۔

پاگل وہ تمہیں گھور نہی رہا تھا بلکہ پیار سے دیکھ رہا تھا۔

ثمر تمہیں پسند کرتا ہے اور یہ نکاح کا فیصلہ اسی کا تھا۔

ہم تو انگیجمنٹ کرنا چاہتے تھے مگر اس کی ضد تھی نکاح کی۔

اگر وہ غلط ہوتا تو کبھی تم سے نکاح نہ کرتا۔

اب اپنا موڈ ٹھیک کرو، ثمر آنے ہی والا ہو گا۔

میں نے اسے بلایا ہے یہاں تاکہ تم دونوں آپس میں ناراضگی کو یہی ختم کر دو اور اپنی آنے والی زندگی کا سوچو۔

مجھے دیکھو کیا میں۔خوش نہی ہوں؟

جن حالات میں میرا موسیٰ سے نکاح ہوا کیا میں اتنی خوشیوں کی حق دار تھی؟

کوئی بھی مرد کسی دوسرے مرد کی ٹھکرائی ہوئی عورت کو نہی اپناتا۔

مگر موسیٰ نے ایسا نہی کیا انہوں نے ہر طرح کے حالات میں میرا ساتھ دیا، محبت، عزت ان الفاظ کا مطلب سمجھایا

مجھے تو ثمر اس سے الگ تو نہی ہے۔

اسکی تربیت بھی اسی گھر میں ہوئی ہے۔

خود کو سنبھالو اور حلیہ درست کرو۔

exponovels

ثمر آ گیا ہو گا میں بھیجتی ہوں اسے۔

حرا اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہوئی، کچھ دیر بعد ثمر دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں آیا۔

حرا نے اسے دیکھتے ہی منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

ثمر چپ چاپ اس کے پاس بیٹھ گیا۔

حرا نے اسے غصے سے گھورا۔

کیا؟؟؟

ثمر نے کندھے اچکائے۔

شوہر ہوں تمہارا، اتنا حق تو بنتا ہے۔

بھابی نے بتایا تم اپ سیٹ ہو تو مجھے آنا پڑا۔

کیوں؟

میرے دُکھی ہونے سے تمہیں کیا؟

کیا مطلب مجھے کیا؟

شوہر ہوں تمہارا۔۔۔۔

کیا شوہر شوہر لگا رکھا ہے تم نے جاو یہاں سے۔

دھوکے سے رشتہ جڑا ہے یہ۔۔۔۔

دھوکے سے ہی سہی مگر سہی بندے سے رشتہ جڑا ہے تمہارا۔

exponovels

میں باقی لڑکوں کی طرح نہی ہوں جو دوستی اور محبت کے نام پر زندگی برباد کر دیتے ہیں۔

میں نے تو نکاح کیا ہے تم سے۔۔۔۔۔

کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو؟؟؟

نہی۔۔۔۔۔ حرا نے چونک کر ثمر کی طرف دیکھا۔

فون کہاں ہے تمہارا؟

حرا نے ڈرتے ڈرتے اپنا فون ثمر کی طرف بڑھایا۔

کچھ دیر بعد ثمر نے اسے فون واپس کر دیا، اپنا نمبر سیو کر دیا ہے میں نے۔

اگر بات کرنے کو دل چاہے تو کال کر لینا، وہ غصے سے کمرے سے باہر آ گیا۔

ثمر کو گھر آ کر احساس ہوا کہ مجھے حرا سے ایسا سوال نہی کرنا چاہیے تھا، حرا کی ڈری سہمی سی صورت اس کی آنکھوں کے سامنے چھلکنے لگی۔

وہ پہلے ہی دُکھی تھی اور میں اسے اور دُکھی کر آیا۔

اب دوبارہ تو وہاں جانے سے رہا، ایسا کرتا ہوں کال کر لیتا ہوں۔

ہمت کرتے ہوئے حرا کا نمبر ڈائل کیا۔

حرا نے کال پک کر لی۔

i am really sorry.۔۔۔

مجھے ایسا سوال نہی پوچھنا چاہیے تھا تم سے، دراصل میں ڈر گیا تھا کہ کہی تمہارے ساتھ زیادتی تو نہی کر دی میں نے۔

exponovels

Its ok....

ایسی کوئی بات نہی ہے،بس میں اچانک نکاح پر تھوڑا گھبرا گئی تھی۔

مجھے کچھ وقت لگے گا اس رشتے کو سمجھنے میں۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے تمہیں جتنا وقت چاہیے لے لو۔

لیکن تب تک ہم دوستی تو کر سکتے ہیں ناں؟

دوستی؟

میں اس بارے میں سوچوں گی۔۔۔۔

مطلب اب اپنی بیوی سے دوستی کرنے کے لیے بھی انتظار کرنا پڑے گا مجھے۔

جی بلکل۔۔۔۔ حرا کے جواب پر ثمر مسکرا دیا۔

اچھا بہانہ ہے ویسے، خیر کوئی بات نہی میں ویٹ کر لوں گا۔

خدا حافظ۔۔۔ حرا مسکراتے ہوئے بولی۔

اتنی جلدی خدا حافظ؟

جی کیونکہ مجھے پڑھائی کرنی ہے، حرا چہرے پر آئے بالوں کو سمیٹتے ہوئے بولی۔

ہمم ٹھیک ہے، دل لگا کر پڑھو تا کہ پڑھائی جلدی مکمل ہو اور ہماری شادی بھی جلدی ہو۔

مجھے کوئی جلدی نہی ہے شادی کی اگر آپ کو ہے تو پڑھیں دل لگا کر حرا نے مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی۔

ثمر بھی مسکرا دیا اور فون سائیڈ پر رکھ کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

exponovels

موسیٰ خان صاحب کے کمرے سے باہر نکلا تو اس کی نظر ثمر پر پڑی، وہ بناناک کیے کمرے میں آ گیا۔

ہمم دل لگا کر پڑھائی ہو رہی ہے۔

جججی بھائی، ثمر ایسے ڈرا جیسے اس کی چوری پکڑ لی گئی ہو۔

Good luck for your feature....

موسیٰ اس کا کندھا تھپتپاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

جی بلکل۔۔۔۔ حرا کے جواب پر ثمر مسکرا دیا۔

اچھا بہانہ ہے ویسے، خیر کوئی بات نہی میں ویٹ کر لوں گا۔

خدا حافظ۔۔۔ حرا مسکراتے ہوئے بولی۔

اتنی جلدی خدا حافظ ؟

جی کیونکہ مجھے پڑھائی کرنی ہے، حرا چہرے پر آئے بالوں کو سمیٹتے ہوئے بولی۔

ہمم ٹھیک ہے، دل لگا کر پڑھو تا کہ پڑھائی جلدی مکمل ہو اور ہماری شادی بھی جلدی ہو۔

مجھے کوئی جلدی نہی ہے شادی کی اگر آپ کو ہے تو پڑھیں دل لگا کر حرا نے مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی۔

ثمر بھی مسکرا دیا اور فون سائیڈ پر رکھ کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

موسیٰ خان صاحب کے کمرے سے باہر نکلا تو اس کی نظر ثمر پر پڑی، وہ بناناک کیے کمرے میں آ گیا۔

ہمم دل لگا کر پڑھائی ہو رہی ہے۔

جججی بھائی، ثمر ایسے ڈرا جیسے اس کی چوری پکڑ لی گئی ہو۔

exponovels

Good luck for your feature....

موسیٰ اس کا کندھا تھپتپاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

تین سال بعد۔۔۔

ذمل کہاں رہ گئی ہو یار جلدی کر لو، دیر ہو رہی ہے۔

بس آ گئی یہ لیں اٹھائیں اپنے شہزادے کو، ذمل نے گول مٹول سا ایان موسیٰ کی طرف بڑھایا۔

یار اسے کپڑے تھوڑے کم پہنایا کرو، ہر وقت اوور لوڈ کیا ہوتا ہے۔

باہر برف پڑ رہی اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کپڑے تھوڑے کم پہنایا کریں؟

آج دو سال بعد وہ لوگ پھر سے مری آئے تھے، اپنے دو سالہ بیٹے ایان کے ساتھ اور باقی فیملی بھی ساتھ تھی۔

آپ فون سائیڈ پے رکھ دیں اور ایان کا خیال رکھیں۔ میں چینج کر کے آتی ہوں۔

چلیں بھئی ایان صاحب آپ کی دادو پاس چلتے ہیں, کبھی ماما بابا کو بھی اکیلے رہنے دیا کرو۔

جب سے تم آئے ہو میری بیوی کو مجھ سے زیادہ تمہاری فکر رہتی ہے۔

ایان نا سمجھی سے کھکھلانے لگا۔

موسیٰ اسے پیار کرتے ہوئے باہر چل دیا اور مسز خان کی طرف بڑھایا۔

آ گیا میرا شہزادہ دادو کی جان، وہ اسے پیار کرنے لگیں۔

مام دیکھیں زرا ذمل کے کام، ہر وقت اسے اوور لوڈ کیے رکھتی ہے۔

exponovels

ہاں تو اچھی بات ہے، بچوں کو سردی جلدی لگ جاتی ہے۔

جب تم چھوٹے تھے تو ایک بار۔۔۔۔وہ بولتی ہوئی رک گئیں۔

مام۔۔۔موسیٰ ان کے پاس آیا اور ماتھا چومتے ہوئے ان کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔

خان صاحب نے بتایا تھا جب تم چھوٹے تھے تو تمہیں بہت جلدی سردی لگ جاتی تھی۔

بھائی آپ یہاں ہیں اور بھابی آپ کو ڈھونڈ رہی ہیں، ثمر ایان کو گود میں اٹھا کر خان صاحب کے پاس لے گیا، جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔

وہ دونوں ایان سے کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔

بھائی آپ لوگ جائیں ہم ایان کو سنبھال لیں گے، ہدہ بھی وہی آ گئی۔

اوکے, موسیٰ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ذمل تیار ہو رہی تھی۔

آپ نے جیکٹ نہی پہنی، ایسے ہی باہر جانے کا ارادہ ہے کیا؟

یہ لیں پہنیں جیکٹ، وہ موسیٰ کی طرف جیکٹ بڑھا کر شیشے کی طرف واپس پلٹی مگر موسیٰ نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنی طرف کھینچا۔

Looking so pretty....

وہ ذمل کے چہرے پر بکھرے ہوئی لٹیں کان کے پیچھے سمیٹتے ہوئے بولا۔

ایان کہاں ہے؟؟؟؟

exponovels

ذمل اپنی ہی دھن میں مگن تھی۔

کبھی بیٹے سے دھیان ہٹا کر شوہر کو بھی دیکھ لیا کرو، وہ منہ بناتے ہوئے جیکٹ پہننے میں مصروف ہو گیا۔

آپ دونوں میں میری جان بستی ہے، ذمل اس کے دونوں گال کھینچتے ہوئے بولی۔

بابا کے پاس ہے ایان، وہ سب کہہ رہے ہیں ایان کو ہمارے پاس رہنے دیں تا کہ ہم دونوں کو ایک ساتھ وقت گزارنے کا موقع مل جائے۔

دیکھو سب کو کتنا خیال ہے ہمارا اور ایک تم ہو۔

ہمم ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔۔ذمل شال اوڑھتی ہوئی موسیٰ کے پاس آ رکی۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھ گیا۔

Lets go.....

چند ماہ بعد ثمر اور حرا کی شادی طے پائی، سب خیریت سے ہو گیا۔

رضا بھی واپس آیا ہوا تھا۔

حرا رخصت ہو کر یہاں آئی تو خان صاحب نے رضا اور ہدہ کا بھی نکاح کر دیا اور ایک سال بعد شادی طے کر دی۔

دونوں خاندان ایک دوسرے سے جڑ چکے تھے۔

رضا واپس چلا گیا اور واپس آیا تو ہدہ کو رخصت کر کے اپنے گھر لے گیا۔

اب وہ پہلے والا لاپرواہ رضا نہی رہا بلکہ ایک مکمل بزنس مین بن چکا تھا۔

exponovels

حرا اور ثمر کی نوک جھونک سے گھر میں ہنسی بکھرتی رہتی اور ایان گھر بھر کا لاڈلا بچہ بنا رہتا۔

سب اپنی اپنی زندگی میں خوش تھے۔

ارے بھئی کیسی ہو؟

تم اس دن کے بعد گئی نہی آپا جی کے پاس، وہ تمہیں یاد کر رہی تھیں۔

کاشف کی اماں کی دوست کئی دن بعد آج گھر آئیں۔

"قسمت خدا لکھتا ہے"

یہ پیر ویر کچھ نہی ہوتے بہن۔

وہ کاشف کی بیٹی کو گود میں لیے مسکراتی ہوئی بولیں۔

ارے کیا کہہ رہی ہو؟

بھول گئی وہ وقت جب تیرا بیٹا تیری ایک نہی سنتا تھا اور آج دیکھ توں اس کی اولاد کو گود میں کھلا رہی ہے۔

یہ بھی یاد رکھ یہ اولاد بھی آپا جی کی دعاوں سے ہے، بھول گئی دو سال تک تیری بہو کی گود خالی تھی۔

نہی میں نہی بھولی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ دو سال تک میری بہو بے اولاد تھی۔

مگر اب اللہ نے اسے دو بچوں سے نوازا ہے۔

ایک طرف پوتا جھولے میں سو رہا ہے اور دوسری طرف میری پوتی میری گود میں کھیل رہی ہے۔

مگر یہ نعمت اور رحمت مجھے اللہ کے فضل و کرم سے ملی ہے, آپا جی کی دعاوں سے نہی۔

exponovels

جاو اپنے گھر اور آج کے بعد میرے گھر میں قدم مت رکھنا۔

وہ غصے سے بولیں تو وہ منہ بگاڑتے ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔

شکر ہے اللہ کا جو اس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا اور مجھے برباد ہونے سے بچالیا۔

جب شادی سے دو سال تک کاشف کے گھر اولاد نہ ہوئی تو وہ آئے دن آپا جی کے پاس پہنط جاتی تھیں، دعا کروانے اور بدلے میں آپا جی ہزاروں روپے چلے اور صدقے کے نام پر بٹور لیتیں۔

ایک دن وہ اکیلی آپا جی کے آستانے پر جارہی تھیں کہ ایک لڑکی رورہی تھی۔

میں نے اپنا سب کچھ برباد کر لیا صرف اور صرف اس لالچی عورت کے جھانست میں آکر۔

جھوٹی عورت ہے یہ۔۔۔۔اس نے تو کہا تھا میرا شوہر میرا غلام۔بن جائے گا مگر اس نے تو مجھے اپنی زندگی سے ہی باہر نکال دیا اور اپنا گھر بسالیا۔

میری پسند کی شادی تھی، اب نہ تو میں اپنے گھر کی رہی اور نہ ہی ماں باپ کے گھر کی۔

کہاں جاوں میں؟

وہ چلارہی تھی مگر کوئی اس کی بات سننے کو راضی نا تھا۔

اسے دھکے دے کر وہاں سے نکال دیا گیا۔

اس لڑکی نے اپنے بیگ سے چھری نکالی اور اپنی نبض کاٹ کر وہی زمین بوس ہو گئی۔

اسے ہاسٹل پہنچایا گیا مگر اس سے پہلے ہی وہ جان کی بازی ہار چکی تھی۔

اس دن کے بعد سے وہ دوبارہ کبھی آپا جی کے آستانے پر نہی گئیں۔

exponovels

گھر آکر رو رو کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔

ایک ماہ بعد ہی ڈاکٹر نے عاشی کو ماں بننے کی نوید سنا دی۔

سچ کہا جاتا ہے۔

وتعز من تشاو تزل من تشا

"اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت"

اور ہدایت بھی قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے۔

ختم شدہ

exponovels